مکمل ناول
رقص محبت
کرن رفیق

"آہ۔"

ایک چیخ نما آواز خان ہائوس میں گونجی تھی۔لائونج میں موجود تسبیح پڑھتے ہاتھ تھمے تھے۔چہرے پر پریشانی کا تاثر ابھرا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ بے ساختہ کیچن کی جانب گئی تھیں جہاں سے آواز آئی تھی۔سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے لبوں پر مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا۔

"اماں جان وہ دیکھیں وہ اپنی بڑی بڑی مونچھوں سمیت میری طرف دیکھ رہا ہے۔"

یسرا بیگم کو دیکھ کر وہ خوفزدہ لہجہ لئے بولی تھی۔

Urdu Novels Ghar

دودھیا رنگت، کالے لمبے بال جو اس وقت چٹیا میں مقید تھے، چند آوارہ لٹیں چہرے پر گردش کر رہی تھیں، تیکھے نین نقش لئے وہ معصومیت چہرے پر سجائے گلابی لبوں سے اماں جان کا نام پکارے مقابل کو متوجہ کر گئی تھی۔ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا جبکہ خوف سے چہرہ مزید سفید ہو گیا تھا۔

"انفال کب بڑی ہوں گی آپ؟"

اماں جان نے بائیس سالہ انفال سے کہا جو بے بسی سے سامنے شیلف پر بیٹھے کاکروچ کو دیکھ رہی تھی۔

"اماں جان اس کو بولے پہلے یہاں سے جائے۔۔۔۔یہ ہمارے گھر میں کیا کرنے آیا ہے؟اس کے باپ کی ملکیت ہوں نا میں جو یہ ہمارے گھر میں گھس کر مجھے ایسے گھور رہا ہے۔"

انفال چڑتے ہوئے بولی تھی۔دنیا میں دو چیزیں تھیں جن کا اس شدید فوبیا تھا ایک تھا کاکروچ اور دوسرا ثمامہ احمر خان لیکن ثمامہ احمر خان سے اس کا فوبیا الٹ قسم کا تھا وہ ثمامہ کو دیکھ کر صرف منہ کے زاویے بگاڑ سکتی تھی بولنا تو بھول ہی جاتی تھی۔

"انفال میری گڑیا ادھر آئیں وہ چلا جاتا ہے۔"

یسرا بیگم نے پیار سے پچکارا تھا۔

"اماں جان میں بتا رہی ہوں اگر اس نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو میں ہراسمنٹ کا کیس کر دوں گی اس کے اوپر۔"

انفال آنکھوں میں غصے کی سرخی لئے کاکروچ کو گھورتے ہوئے بولی۔اس کی بات پر یسرا بیگم نے بمشکل ہنسی دبائی تھی۔

"اچھا نا وہ نہیں لگاتا ہاتھ آپ ادھر آئیں میرے پاس۔"

یسرا بیگم کی بات پر وہ ان کی طرف بڑھی تھی لیکن نگاہوں کا مرکز ابھی بھی کاکروچ کی ذات تھی۔ابھی وہ دو قدم دور ہی تھی یسرا بیگم سے جب کاکروچ اڑا اور انفال خان کی چیخیں سارے گھر میں گونجی تھیں۔انفال دوڑ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر باہر کی جانب جاتی کسی سے بے دھیانی میں ٹکرائی تھی۔ گرنے سے پہلے ہی وہ کسی کی پناہوں میں محفوظ ہو چکی تھی۔آنکھیں بند کئے وہ مخصوص خوشبو سے سمجھ گئی تھی کہ حفاظت کرنے والا شخص

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

کون تھا۔ ثمامہ جو ابھی گھر میں بنی جم سے فارغ ہو کر لائونج میں داخل ہوا تھا۔انفال کو گرتے دیکھ کر جلدی سے اسے تھاما تھا۔

"بلی کی طرح آنکھیں بند کرنے سے خطرہ ٹل نہیں جاتا مسز۔۔۔سو اوپن یور آئیز۔"

ثمامہ کی دھیمی آواز مگر سرد لہجے میں کی گئی سرگوشی پر وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔آنکھیں کھول کر وہ جلدی سے اس سے الگ ہوئی تھی۔

"سوری۔"

منمناتے لہجے میں بولتے ہوئے وہ سر جھکا گئی تھی۔

"کس بات کے لئے؟"

وہ انجان بنتے ہوئے ٹراوزر کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"آپ سے ٹکرانے کے لئے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

سادگی سے اعتراف جرم کیا گیا تھا۔

"تم جانتی ہو باہر لان میں اس وقت کم از کم دو مرد کام کر رہے ہیں اور تم بغیر ڈوپٹے کے وہاں بھاگ رہی تھی۔ کیوں؟"

ثمامہ کی بات پر اس نے نظریں اٹھائیں تھیں۔ دودھیا رنگت میں گھلی غصے کی سرخی، تیکھے نین نقش لئے، لمبی کھڑی مغرور ناک، عنابی لب جو سختی سے پیوست کئے ہوئے تھے، کالے پیشانی پر بکھرے بال، ہلکی سی داڑھی اور اونچا قد مقابل کو کچھ لمحوں کے لئے مبہوت کر گئے تھے۔

"مسز کچھ پوچھا ہے میں نے؟"

ثمامہ اس کی محویت نوٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ڈوپٹہ لیا ہوا ہے میں نے یہ دیک۔۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اپنے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ باقی لفظوں کا گلا گھونٹ گئی تھی کیونکہ اس کا ڈوپٹہ یسرا بیگم لا رہی تھیں جو یقیناً بھاگتے ہوئے گر گیا تھا۔ ثمامہ نے طنزیہ انداز میں آبرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

"ثمامہ خان وہ غلطی سے گر گیا تھا وہاں۔۔ میں آوازیں دے رہی تھی بچی کو لیکن وہ کاکروچ سے ڈر ہی اتنا گئی تھی کہ سنی نہیں میری۔"

یسرا بیگم نے ثمامہ کی گھوری دیکھ کر جلدی سے کہا تو وہ اپنا سر اثبات میں ہلائے وہاں سے چلا گیا۔

"اماں جان قسم سے آج اگر آپ نہ میرے حق میں بولتی تو آپ کے لاڈلے نے مجھے زندہ دفنا دینا تھا۔"

انفال کی بات پر یسرا بیگم نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگایا تھا۔

"پاگل۔۔۔ جائیں اور جا کر محزل کو دیکھیں کہاں رہ گئی ہے کالج نہیں جانا کیا اس نے؟"

"اماں جان ام اٹھ گیا ہے اور تیار بھی ہو گیا ہے جانے کے لئے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کی آواز پر وہ دونوں پلٹ کر اسے دیکھنے لگی جو ہو بہو اپنی ماں پر گئی تھی۔ دودھیا رنگت، معصوم سے نین نقش، گلابی لب، پتلی سی ناک اور مسکراتے ہوئے وہ دونوں کی مسکراہٹ گہری کر گئی تھی۔

"آج جلدی تیار کیسے ہو گئی تم؟"

انفال کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

"آج امرے امو جان اور ادا جان کی شادی کا سالگرہ اے تو ام نے سب سے پہلے ان کو وش کرنے کے لئے جلدی اٹھا۔"

محزل کی بات پر انفال نے اسے گھورا تھا۔

"تو کر دیا وش تم نے یا کوئی کسر باقی ہے؟"

انفال کی بات پر محزل نے مسکراہٹ لبوں پر روکی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"آپو جان تم غصے میں بہت پیارا لگتا ہے۔ تمہارا منہ بالکل لال ٹماٹر کی طرح ہو جاتا ہے۔"

محزل یہ بول کر وہاں سے بھاگی تھی کیونکہ انفال اس کی طرف خطرناک ارادوں سے بڑھ رہی تھی۔

"امو جان بچاؤ ورنہ آپو جان قتل کر دے گا تمہاری جگر کے ٹکڑے کا۔"

ہانم کے کمرے میں گھس کر وہ ہانم کے پیچھے چھپی تھی جبکہ ہانم نے انفال کو گھورا تھا۔

"ماما اس بھنڈی کو باہر نکالیں ذرا اس نے مجھے ابھی ٹماٹر کہا ہے۔"

انفال کے غصے پر اکثم جو سویا ہوا تھا اٹھ کر دیکھنے لگا جبکہ ہانم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا کیونکہ وہ واقعی حد سے زیادہ سرخ ہو چکی تھی۔

"بابا جان کا بچہ ادھر تو آئے بابا کے پاس۔"

Urdu Novels Ghar

اکشم کی آواز پر وہ پلٹ کر اکشم خان کے پاس بیٹھی تھی اور ان کے سینے پر سر رکھے وہ اپنا سارا غصہ لمحوں میں بھول گئی تھی۔

"آپ کا بیٹا اور بیٹی مجھے تنگ کرتے ہیں۔"

دھیمی آواز میں شکایت لگاتے ہوئے وہ اکشم خان کو بالکل ہانم کا پرتو لگ رہی تھی۔

"اچھا میں سمجھاؤں گا اپنے بیٹے اور بیٹی کو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تم دونوں کو یونیورسٹی چھوڑ کر ہاسپٹل جاؤں گا۔"

اکشم خان نے اس کے سر پر شفقت بھرا بوسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر جواب میں ان کے گال پر بوسہ دے کر پیچھے ہٹی اور پر جوش لہجے میں بولی۔

"میری ماما کو تیس سالوں سے جھیلنے کے لئے شکریہ آپ کا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انوکھے انداز میں بول کر وہ ہانم کی گھوری کو نظرانداز کئے وہاں سے بھاگی تھی۔ محزل بھی قہقہ لگاتے ہوئے اس کے پیچھے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ اکشم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو لبوں پر روکا تھا۔

"خان آپ کی بیٹی بہت بگڑ چکی ہے میں بتا رہی ہوں آپ کو۔"

ہانم کی بات پر اکشم مسکرایا تھا۔

"بیٹی وہ میری ضرور ہے لیکن یاد کرو بھئی ضد وہ تمہاری تھی۔"

اکشم خان کی ذو معنی بات پر ہانم نے انہیں گھورا اور وہاں سے باہر گئی تھیں جبکہ اکشم نے مسکرا کر اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

"بچائو۔۔۔بچائو ڈیڈ۔۔۔مام۔۔۔پلیز ہیلپ می۔"

موسی کی آواز پر زیب نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔ جانتی تھی یہ چیخ اس کے روز کا معمول ہے کیونکہ اس کی ہر صبح کا آغاز اس کا باپ اسے عجیب طریقے سے اٹھا کر کرتا تھا۔

اسامہ جو ہاتھ میں پانی کا خالی جگ لئے کھڑے تھے موسی کو گھورنے لگا۔

"بچ گئے ہو تم اب آنکھیں کھولو اور جلدی سے آفس کے لئے ریڈی ہو جائو۔"

اسامہ کی آواز پر موسی نے آنکھیں کھول کر اپنے جلاد باپ کو دیکھا جو صرف موسی کے معاملے میں ہی اپنی ساری سنجیدگی دکھاتا تھا جبکہ اس کی جانی دشمن محزل پر تو اس کا باپ جان بھی لوٹانے کو تیار تھا۔

"ڈیڈ یار ایسے کون اٹھاتا ہے؟"

اپنے گیلے کپڑے دیکھ کر وہ خفگی چہرے پر سجائے اسامہ سے پوچھنے لگا۔

"تمہارا باپ اٹھاتا ہے ایسے اب کپڑے خود بدلو گے یا میں کچھ مدد کروں؟"

اسامہ کی بات پر موسی کرنٹ کھا کر اٹھا تھا کیونکہ صبح صبح وہ اپنے باپ کا مزید ٹھنڈے پانی والا ٹارچر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"جا رہا ہوں ریڈی ہونے اب آپ نیچے جائیں گے یا میری ڈولی اٹھا کر لے جانے کا ارادہ ہے؟"

موسی جل کر بولا تو اسامہ نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا اور اسے گھور کر نیچے آ گئے۔
ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے وہ مسکرا کر زیب کو دیکھنے لگے جو انہیں دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھیں۔

"زیب یار اب تم ناراض نہیں ہونا۔۔ایک تو تمہارا نکما بیٹا۔۔۔۔میرا مطلب ہے ہمارا بیٹا ہی کافی ہے ناراض ہونے اور منانے کے لئے۔"

اسامہ نے زیب کی گھوری پر جلدی سے بات بدلی تھی۔

"آپ ہر بار اس کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔۔میرا معصوم بچہ کیا کہتا ہے آپ کو جو آپ صبح ہی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں۔"

زیب کی آواز ڈائننگ ٹیبل کی طرف آتے ہوئے موسی نے بھی سنی تھی۔

"یقین کریں مام یہ جلتے ہیں ہماری محبت سے۔"

زیب کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وہ مسکرا کر اسامہ کو تپانے لگا تھا۔

"موسی اگر تم نہیں چاہتے کہ آج رات میں تمہیں آفس میں لاک کر کے آئوں تو شرافت کا مظاہرہ کرو۔"

موسی کے کان میں دھیمی آواز میں دھمکی دیتے ہوئے اسامہ نے اسے گھورا ابھی تھا جبکہ زیب نے ناسمجھی سے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا تھا۔

"فری کدھر ہے مام؟"

اپنی چھوٹی بہن کا پوچھتے ہوئے موسی مسکرا رہا تھا۔

"وہ سوئی ہوئی ہے اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تو اس لئے۔۔۔۔"

ابھی زیب کے الفاظ منہ میں تھے جب وہ جلدی سے فارا کے کمرے کی جانب گیا تھا۔

"لو جی ہو گئی تمہارے صاحبزادے کی آفس سے چھٹی۔"

اسامہ کی بات پر زیب مسکرائی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھی موسی فارا کو چھوڑ کر کبھی آفس نہیں جائے گا۔وہ فارا کے معاملے میں کافی حساس تھا یہ سب ہی جانتے تھے لیکن اس تنگ کرنا بھی موسی کے فرائض میں جیسے شامل تھا۔اسامہ ناشتے کے بعد آفس چلے گئے تھے جبکہ موسی واقعی اپنی بہن کے پاس رک گیا تھا۔

"ہیپی ویڈنگ اینورسری موم ڈیڈ۔"

طلحہ کی آواز اسپیکر سے ابھری تو ہانم نے مسکرا کر اکشم کو دیکھا جو اسے کال کر رہے تھے۔

"تھینکس بیٹا لیکن تمہیں فرصت مل گئی ہم دونوں کو وش کرنے کی؟"
اکشم خان کی طنزیہ آواز پر مقابل کا قہقہہ موبائل میں سے گونجا تھا۔

"اس میں غلطی بھی آپ دونوں کی ہے۔"

مسکراہٹ کو لبوں پر روکے، آنکھوں میں شرارت لئے وہ بولا تھا۔

"کونسی غلطی؟"

ہانم کی ناسمجھی پر اکشم نے مسکراہٹ کو لبوں پر مقید کیا تھا۔

"اگر میں آپو جان سے پہلے اس دنیا میں آتا تو یقین کریں میں آپ دونوں کو پہلے وش کرتا لیکن آپ۔۔۔۔"

"شٹ اپ طلحہ۔"

اکشم خان نے اس کے لفظوں کو اپنی ڈانٹ سے روکا تھا کیونکہ ہانم کا چہرہ کافی سرخ ہو گیا تھا۔

"سوری موم ڈیڈ آج کے فنکشن میں، میں آپ کو جوائن نہیں کر سکوں گا۔"

طلحہ کی آواز میں افسردگی دونوں نے نوٹ کی تھی۔

"ٹوڈے وی ول مس یو طلحہ خان۔"

اکشم خان کا نرم لہجہ مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"مس یو ٹو ڈیڈ۔"

طلحہ کی بات پر ہانم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"او کے طلحہ ٹیک کیئر میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"

اکشم نے یہ بول کر کال ڈراپ کر دی تھی۔

"خان آپ نے میرے بیٹے کو مجھ سے دور کر کے اچھا نہیں کیا۔"

ہانم کا معمول کے مطابق کیا گیا شکوہ اکشم کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔ طلحہ کی کال کے بعد اس کا یہ شکوہ وہ ہزاروں دفعہ سن چکا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اچھا چلورات کے کھانے کی تیاری دیکھ لو ورنہ تمہارے بڑے بیٹے کی شان میں کوئی کمی رہ گئی تو وہ گھر سر پر اٹھا لے گا۔"

اکثم کا اشارہ ثمامہ کہ جانب تھا۔ہانم نے اسے گھورا اور وہاں سے منہ بنا کر کیچن کی جانب چلی گئی تھی۔

\-

"آہ۔"

ایک چیخ نما آواز خان ہاؤس میں گونجی تھی۔لاؤنج میں موجود تسبیح پڑھتے ہاتھ تھمے تھے۔چہرے پر پریشانی کا تاثر ابھرا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ بے ساختہ کیچن کی جانب گئی تھیں جہاں سے آواز آئی تھی۔سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے لبوں پر مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا۔

"اماں جان وہ دیکھیں وہ اپنی بڑی بڑی مونچھوں سمیت میری طرف دیکھ رہا ہے۔"

یسرا بیگم کو دیکھ کر وہ خوفزدہ لہجہ لئے بولی تھی۔

دودھیا رنگت، کالے لمبے بال جو اس وقت چٹیا میں مقید تھے، چند آوارہ لٹیں چہرے پر گردش کر رہی تھیں، تیکھے نین نقش لئے وہ معصومیت چہرے پر سجائے گلابی لبوں سے اماں جان کا نام پکارے مقابل کو متوجہ کر گئی تھی۔ ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا جبکہ خوف سے چہرہ مزید سفید ہو گیا تھا۔

"انفال کب بڑی ہوں گی آپ؟"

اماں جان نے بائیس سالہ انفال سے کہا جو بے بسی سے سامنے شیلف پر بیٹھے کاکروچ کو دیکھ رہی تھی۔

"اماں جان اس کو بولے پہلے یہاں سے جائے۔۔۔۔ یہ ہمارے گھر میں کیا کرنے آیا ہے؟ اس کے باپ کی ملکیت ہوں نا میں جو یہ ہمارے گھر میں گھس کر مجھے ایسے گھور رہا ہے۔"

انفال چڑتے ہوئے بولی تھی۔ دنیا میں دو چیزیں تھیں جن کا اس شدید فوبیا تھا ایک تھا کاکروچ اور دوسرا ثمامہ احمر خان لیکن ثمامہ احمر خان سے اس کا فوبیا الٹ قسم کا تھا وہ ثمامہ کو دیکھ کر صرف منہ کے زاویے بگاڑ سکتی تھی بولنا تو بھول ہی جاتی تھی۔

Urdu Novels Ghar

"انفال میری گڑیا ادھر آئیں وہ چلا جاتا ہے۔"

یسرا بیگم نے پیار سے پچکارا تھا۔

"اماں جان میں بتا رہی ہوں اگر اس نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو میں ہراسمنٹ کا کیس کر دوں گی اس کے اوپر۔"

انفال آنکھوں میں غصے کی سرخی لئے کاکروچ کو گھورتے ہوئے بولی۔اس کی بات پر یسرا بیگم نے بمشکل ہنسی دبائی تھی۔

"اچھا نا وہ نہیں لگاتا ہاتھ آپ ادھر آئیں میرے پاس۔"

یسرا بیگم کی بات پر وہ ان کی طرف بڑھی تھی لیکن نگاہوں کا مرکز ابھی بھی کاکروچ کی ذات تھی۔ابھی وہ دو قدم دور ہی تھی یسرا بیگم سے جب کاکروچ اڑا اور انفال خان کی چیخیں سارے گھر میں گونجی تھیں۔انفال دوڑ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر باہر کی جانب جاتی کسی سے بے دھیانی میں ٹکرائی تھی۔ گرنے سے پہلے ہی وہ کسی کی پناہوں میں محفوظ ہو چکی تھی۔آنکھیں بند کئے وہ مخصوص خوشبو سے سمجھ گئی تھی کہ حفاظت کرنے والا شخص

کون تھا۔ ثمامہ جو ابھی گھر میں بنی جم سے فارغ ہو کر لائونج میں داخل ہوا تھا۔ انفال کو گرتے دیکھ کر جلدی سے اسے تھاما تھا۔

"بلی کی طرح آنکھیں بند کرنے سے خطرہ ٹل نہیں جاتا مسز۔۔۔ سو اوپن یور آئیز۔"

ثمامہ کی دھیمی آواز مگر سرد لہجے میں کی گئی سرگوشی پر وہ کانپ کر رہ گئی تھی۔ آنکھیں کھول کر وہ جلدی سے اس سے الگ ہوئی تھی۔

"سوری۔"

منمناتے لہجے میں بولتے ہوئے وہ سر جھکا گئی تھی۔

"کس بات کے لئے؟"

وہ انجان بنتے ہوئے ٹراوزر کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"آپ سے ٹکرانے کے لئے۔"

Urdu Novels Ghar

سادگی سے اعتراف جرم کیا گیا تھا۔

"تم جانتی ہو باہر لان میں اس وقت کم از کم دو مرد کام کر رہے ہیں اور تم بغیر ڈوپٹے کے وہاں بھاگ رہی تھی۔ کیوں؟"

ثمامہ کی بات پر اس نے نظریں اٹھائیں تھیں۔ دودھیا رنگت میں گھلی غصے کی سرخی، تیکھے نین نقش لئے، لمبی کھڑی مغرور ناک، عنابی لب جو سختی سے پیوست کئے ہوئے تھے، کالے پیشانی پر بکھرے بال، ہلکی سی داڑھی اور اونچا قد مقابل کو کچھ لمحوں کے لئے مبہوت کر گئے تھے۔

"مسز کچھ پوچھا ہے میں نے؟"

ثمامہ اس کی محویت نوٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ڈوپٹہ لیا ہوا ہے میں نے یہ دیک۔۔۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اپنے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ باقی لفظوں کا گلا گھونٹ گئی تھی کیونکہ اس کا ڈوپٹہ یسرا بیگم لا رہی تھیں جو یقیناً بھاگتے ہوئے گر گیا تھا۔ ثمامہ نے طنزیہ انداز میں آبرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

"ثمامہ خان وہ غلطی سے گر گیا تھا وہاں۔۔ میں آوازیں دے رہی تھی بچی کو لیکن وہ کاکروچ سے ڈر ہی اتنا گئی تھی کہ سنی نہیں میری۔"

یسرا بیگم نے ثمامہ کی گھوری دیکھ کر جلدی سے کہا تو وہ اپنا سر اثبات میں ہلائے وہاں سے چلا گیا۔

"اماں جان قسم سے آج اگر آپ نہ میرے حق میں بولتی تو آپ کے لاڈلے نے مجھے زندہ دفنا دینا تھا۔"

انفال کی بات پر یسرا بیگم نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگایا تھا۔

"پاگل۔۔۔ جائیں اور جا کر محزل کو دیکھیں کہاں رہ گئی ہے کالج نہیں جانا کیا اس نے؟"

"اماں جان ام اٹھ گیا ہے اور تیار بھی ہو گیا ہے جانے کے لئے۔"

محزل کی آواز پر وہ دونوں پلٹ کر اسے دیکھنے لگی جو ہو بہو اپنی ماں پر گئی تھی۔ دودھیار نگت، معصوم سے نین نقش، گلابی لب، پتلی سی ناک اور مسکراتے ہوئے وہ دونوں کی مسکراہٹ گہری کر گئی تھی۔

"آج جلدی تیار کیسے ہو گئی تم؟"

انفال کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

"آج امرے امو جان اور ادا جان کی شادی کا سالگرہ اے تو ام نے سب سے پہلے ان کو وش کرنے کے لئے جلدی اٹھا۔"

محزل کی بات پر انفال نے اسے گھورا تھا۔

"تو کر دیا وش تم نے یا کوئی کسر باقی ہے؟"

انفال کی بات پر محزل نے مسکراہٹ لبوں پر روکی تھی۔

"آپو جان تم غصے میں بہت پیارا لگتا ہے۔ تمہارا منہ بالکل لال ٹماٹر کی طرح ہو جاتا ہے۔"

محزل یہ بول کر وہاں سے بھاگی تھی کیونکہ انفال اس کی طرف خطرناک ارادوں سے بڑھ رہی تھی۔

"اموجان بچاؤ ورنہ آپو جان قتل کر دے گا تمہاری جگر کے ٹکڑے کا۔"

ہانم کے کمرے میں گھس کر وہ ہانم کے پیچھے چھپی تھی جبکہ ہانم نے انفال کو گھورا تھا۔

"ماما اس بھنڈی کو باہر نکالیں ذرا اس نے مجھے ابھی ٹماٹر کہا ہے۔"

انفال کے غصے پر اکثم جو سویا ہوا تھا اٹھ کر دیکھنے لگا جبکہ ہانم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا کیونکہ وہ واقعی حد سے زیادہ سرخ ہو چکی تھی۔

"باباجان کا بچہ ادھر تو آئے بابا کے پاس۔"

اکشم کی آواز پر وہ پلٹ کر اکشم خان کے پاس بیٹھی تھی اور ان کے سینے پر سر رکھے وہ اپنا سارا غصہ لمحوں میں بھول گئی تھی۔

"آپ کا بیٹا اور بیٹی مجھے تنگ کرتے ہیں۔"

دھیمی آواز میں شکایت لگاتے ہوئے وہ اکشم خان کو بالکل ہانم کا پرتو لگ رہی تھی۔

"اچھا میں سمجھاؤں گا اپنے بیٹے اور بیٹی کو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تم دونوں کو یونیورسٹی چھوڑ کر ہاسپٹل جاؤں گا۔"

اکشم خان نے اس کے سر پر شفقت بھرا بوسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر جواب میں ان کے گال پر بوسہ دے کر پیچھے ہٹی اور پرجوش لہجے میں بولی۔

"میری ماما کو تیس سالوں سے جھیلنے کے لئے شکریہ آپ کا۔"

انوکھے انداز میں بول کر وہ ہانم کی گھوری کو نظرانداز کئے وہاں سے بھاگی تھی۔ محزل بھی قہقہ لگاتے ہوئے اس کے پیچھے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ اکشم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو لبوں پر روکا تھا۔

"خان آپ کی بیٹی بہت بگڑ چکی ہے میں بتا رہی ہوں آپ کو۔"

ہانم کی بات پر اکشم مسکرایا تھا۔

"بیٹی وہ میری ضرور ہے لیکن یاد کرو بھئی ضد وہ تمہاری تھی۔"

اکشم خان کی ذو معنی بات پر ہانم نے انہیں گھورا اور وہاں سے باہر گئی تھیں جبکہ اکشم نے مسکرا کر اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"بچائو۔۔۔بچائو ڈیڈ۔۔۔مام۔۔۔پلیز ہیلپ می۔"

موسی کی آواز پر زیب نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔ جانتی تھی یہ چیخ اس کے روز کا معمول ہے کیونکہ اس کی ہر صبح کا آغاز اس کا باپ اسے عجیب طریقے سے اٹھا کر کرتا تھا۔

اسامہ جو ہاتھ میں پانی کا خالی جگ لئے کھڑے تھے موسی کو گھورنے لگا۔

"بچ گئے ہو تم اب آنکھیں کھولو اور جلدی سے آفس کے لئے ریڈی ہو جائو۔"

اسامہ کی آواز پر موسی نے آنکھیں کھول کر اپنے جلاد باپ کو دیکھا جو صرف موسی کے معاملے میں ہی اپنی ساری سنجیدگی دکھاتا تھا جبکہ اس کی جانی دشمن محزل پر تو اس کا باپ جان بھی لوٹانے کو تیار تھا۔

"ڈیڈ یار ایسے کون اٹھاتا ہے؟"

اپنے گیلے کپڑے دیکھ کر وہ خفگی چہرے پر سجائے اسامہ سے پوچھنے لگا۔

"تمہارا باپ اٹھاتا ہے ایسے اب کپڑے خود بدلو گے یا میں کچھ مدد کروں؟"

اسامہ کی بات پر موسی کرنٹ کھا کر اٹھا تھا کیونکہ صبح صبح وہ اپنے باپ کا مزید ٹھنڈے پانی والا ٹارچر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"جا رہا ہوں ریڈی ہونے اب آپ نیچے جائیں گے یا میری ڈولی اٹھا کر لے جانے کا ارادہ ہے؟"

موسی جل کر بولا تو اسامہ نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا اور اسے گھور کر نیچے آ گئے۔
ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے وہ مسکرا کر زیب کو دیکھنے لگے جو انہیں دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھیں۔

"زیب یار اب تم ناراض نہیں ہونا۔۔ایک تو تمہارا نکما بیٹا۔۔۔۔میرا مطلب ہے ہمارا بیٹا ہی کافی ہے ناراض ہونے اور منانے کے لئے۔"

اسامہ نے زیب کی گھوری پر جلدی سے بات بدلی تھی۔

"آپ ہر بار اس کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔۔میرا معصوم بچہ کیا کہتا ہے آپ کو جو آپ صبح ہی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں۔"

زیب کی آواز ڈائننگ ٹیبل کی طرف آتے ہوئے موسی نے بھی سنی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"یقین کریں مام یہ جلتے ہیں ہماری محبت سے۔"

زیب کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وہ مسکرا کر اسامہ کو تپانے لگا تھا۔

"موسی اگر تم نہیں چاہتے کہ آج رات میں تمہیں آفس میں لاک کر کے آئوں تو شرافت کا مظاہرہ کرو۔"

موسی کے کان میں دھیمی آواز میں دھمکی دیتے ہوئے اسامہ نے اسے گھورا ابھی تھا جبکہ زیب نے ناسمجھی سے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا تھا۔

"فری کدھر ہے مام؟"

اپنی چھوٹی بہن کا پوچھتے ہوئے موسی مسکرا رہا تھا۔

"وہ سوئی ہوئی ہے اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تو اس لئے۔۔۔۔"

ابھی زیب کے الفاظ منہ میں تھے جب وہ جلدی سے فارا کے کمرے کی جانب گیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"لو جی ہو گئی تمہارے صاحبزادے کی آفس سے چھٹی۔"

اسامہ کی بات پر زیب مسکرائی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھی موسی فارا کو چھوڑ کر کبھی آفس نہیں جائے گا۔ وہ فارا کے معاملے میں کافی حساس تھا یہ سب ہی جانتے تھے لیکن اس تنگ کرنا بھی موسی کے فرائض میں جیسے شامل تھا۔ اسامہ ناشتے کے بعد آفس چلے گئے تھے جبکہ موسی واقعی اپنی بہن کے پاس رک گیا تھا۔

"ہیپی ویڈنگ اینورسری موم ڈیڈ۔"

طلحہ کی آواز اسپیکر سے ابھری تو ہانم نے مسکرا کر اکثم کو دیکھا جو اسے کال کر رہے تھے۔

"تھینکس بیٹا لیکن تمہیں فرصت مل گئی ہم دونوں کو وش کرنے کی؟"
اکثم خان کی طنزیہ آواز پر مقابل کا قہقہ موبائل میں سے گونجا تھا۔

"اس میں غلطی بھی آپ دونوں کی ہے۔"

مسکراہٹ کولبوں پر روکے، آنکھوں میں شرارت لئے وہ بولا تھا۔

"کونسی غلطی؟"

ہانم کی ناسمجھی پر اکشم نے مسکراہٹ کو لبوں پر مقید کیا تھا۔

"اگر میں آپو جان سے پہلے اس دنیا میں آتا تو یقین کریں میں آپ دونوں کو پہلے وش کرتا لیکن آپ۔۔۔۔"

"شٹ اپ طلحہ۔"
اکشم خان نے اس کے لفظوں کو اپنی ڈانٹ سے روکا تھا کیونکہ ہانم کا چہرہ کافی سرخ ہو گیا تھا۔

"سوری موم ڈیڈ آج کے فنکشن میں، میں آپ کو جوائن نہیں کر سکوں گا۔"

طلحہ کی آواز میں افسردگی دونوں نے نوٹ کی تھی۔

"ٹوڈے وی ول مس یو طلحہ خان۔"

Urdu Novels Ghar

اکشم خان کا نرم لہجہ مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"مس یو ٹو ڈیڈ۔"

طلحہ کی بات پر ہانم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"اوکے طلحہ ٹیک کیئر میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"

اکشم نے یہ بول کر کال ڈراپ کر دی تھی۔

"خان آپ نے میرے بیٹے کو مجھ سے دور کر کے اچھا نہیں کیا۔"

ہانم کا معمول کے مطابق کیا گیا شکوہ اکشم کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔ طلحہ کی کال کے بعد اس کا یہ شکوہ وہ ہزاروں دفعہ سن چکا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اچھا چلورات کے کھانے کی تیاری دیکھ لو ورنہ تمہارے بڑے بیٹے کی شان میں کوئی کمی رہ گئی تو وہ گھر سر پر اٹھا لے گا۔"

اکثم کا اشارہ ثمامہ کہ جانب تھا۔ہانم نے اسے گھورا اور وہاں سے منہ بنا کر کیچن کی جانب چلی گئی تھی۔

"ناشتہ کر کے دونوں آجائو میں دونوں کو یونیورسٹی چھوڑ کر آفس جائوں گا۔"

ثمامہ کی بھاری آواز ڈائینگ ٹیبل پر گونجی تو انفال نے بے ساختہ اکثم خان کو دیکھا تھا۔چہرے پر بیچارگی سجائے وہ اکثم خان کو اشاروں میں منع کرنے کے لئے بول رہی تھی جب ثمامہ نے اسے دیکھا۔

"محزل اپنی آپو جان کے ساتھ جلدی باہر آئو۔"

چائے کا آخری سپ لے کر وہ انفال کو دیکھ کر وہاں سے باہر کی جانب چلا گیا تھا۔

"آپو جان چلیں۔"

محزل بھی ناشتے سے فارغ ہو کر انفال سے بولی جو منہ بسورتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"چلو۔"

اپنی بکس کو ہاتھ میں پکڑے سب کو اللہ حافظ بول کر وہ دونوں باہر نکلی تو سامنے ہی ثمامہ گاڑی سٹارٹ کیئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"تمہارے لالہ جان کبھی جو برف پر بیٹھ جائیں ہر وقت بس چولہے پر بیٹھ کر آگ برسانی ہوتی ہے۔"

محزل کو دیکھ کر وہ ہلکی آواز میں بولی تو محزل نے خفگی سے اسے گھورا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"مسز آگے آئو۔"

انفال کو پچھلا دروازہ کھولتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ گرین آنکھیں اس وقت بے تاثر تھیں۔انفال محزل کو بے بسی سے دیکھ کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔انفال کے بیٹھتے ہی ثمامہ نے گاڑی خان حویلی سے باہر کی جانب بڑھادی تھی۔

"لالہ جان تم سے ایک بات پوچھنا ہے ام کو؟"

محزل کی آواز پر گاڑی میں موجود خاموشی ٹوٹی تھی۔

"کیا پوچھنا ہے میرے بچے نے؟"

لہجے کی نرمی محسوس کرکے انفال بے ہوش ہونے کو تھی کیونکہ انفال کے سامنے وہ کم ہی نرم لہجہ اختیار کرتا تھا۔

"لالہ جان تم آپو جان سے محبت نہیں کرتا کیا؟"

محزل کے سوال پر جہاں انفال کے کان کھڑے ہوئے تھے وہیں ثمامہ کا چہرہ بے تاثر ہوا تھا۔

"محزل بچے اپنی پڑھائی پر توجہ دو یہ باتیں آپ کے جاننے کے لئے نہیں ہیں۔"

ثمامہ کے جواب پر انفال نے اپنی گود میں رکھی کتاب کو گھورا تھا۔

"کاش میں یہ کتاب ذور سے آپ کے سر پر مار سکتی لیکن ہائے یہ حسرت ہی رہ جانی میری۔"

انفال سوچتے ہوئے لمبی سانس فضا میں خارج کر کے ثمامہ کی توجہ ایک لمحے کے لئے اپنی جانب مبذول کروا گئی تھی۔

"سوری لالہ جان ام بس اس لئے پوچھا رہا تھا کیونکہ آپو جان تم کو جل ککڑ بولتا اے۔"

محزل کی بات پر جہاں انفال کو کھانسی کا دورا پڑا تھا وہیں ثمامہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور اس کی جانب پانی کی بوتل ڈیش بورڈ سے پکڑ کر بڑھائی۔انفال نے بنا اس کی طرف دیکھے پانی کی بوتل کو پکڑ کر پینا شروع کر دیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"محزل بچے تم جائو مجھے ذرا تمہاری آپو جان سے کچھ بات کرنی ہے۔"

ثمامہ گاڑی یونیورسٹی کے گیٹ کے آگے روک کر محزل سے مخاطب ہوا تو انفال نے معصومیت چہرے پر طاری کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔ محزل سر ہلا کر گاری سے اتری اور وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ انفال گاڑی سے باہر دیکھنا شروع ہو گئی تھی۔

"کل رات کال پر کس سے بات کر رہی تھی؟"

ثمامہ کا غیر متوقع سوال سن کر انفال نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"میں تو کسی سے بات نہیں تھی کر رہی ایس کے۔"

"مجھے پاگل سمجھا ہوا ہے کیا؟ کل رات میں نے خود تمہیں موبائل پر کسی سے ہنس کر بات کرتے ہوئے سنا تھا۔"

انفال کے جواب پر ثمامہ نے اس کا بایاں بازو دبوچ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ گرین آنکھیں جہاں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں وہیں نیلی آنکھیں تکلیف سے نم ہو رہی تھیں۔

"ایس کے آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں؟"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ لبوں سے ادا کر گئی تھی۔

"تم جیسی لڑکیوں کو تکلیف ہوتی ہے سٹرینج۔"

خود سے دور دھکیلتے ہوئے وہ تمسخرانہ انداز میں بولا تھا۔انفال نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا۔

"میری ایک غلطی کو میرے لئے وبال جان مت بنائیں ایس کے۔"

"تم نے غلطی نہیں گناہ کیا تھاانفال اکشم خان جس کی معافی تمہیں سب دے سکتے ہیں لیکن ثمامہ احمر خان نہیں۔"

سرد انداز میں تکلیف دہ لفظوں کا استعمال کرتے ہوئے وہ انفال کو تکلیف کے گہرے سمندر میں غرق کر چکا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"جان سے مار دیتے تب ہی پھر کم از کم آپ کی جان تو چھوٹ جاتی مجھ جیسی بد کر۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ اپ مسز۔۔۔اس سے پہلے کہ میں واقعی تمہیں قتل کر دوں دفعہ ہو جائو اور واپسی پر آج سے تم دونوں کو میں ہی لینے آئوں گا۔"

ثمامہ کی دھاڑ نما آواز پر وہ سہم کر دروازے کے ساتھ لگی تھی۔ جلدی سے آنسو صاف کر کے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔

"کاش تم وہ سب کچھ نہیں کرتی انفال تو آج میری نفرت میری محبت پر غالب نہ آتی۔"

ثمامہ کے ذہن میں ایک سوچ ابھری جسے وہ سر جھٹک کر خود سے دور کرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔

"ہیلو انفال کیسی ہو؟"

انفال کلاس سے باہر آرہی تھی جب اس کا ایک کلاس فیلو کامران اس کے پیچھے آکر اس سے پوچھنے لگا۔انفال نے نیلی آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔

"سٹے آئوٹ آف می؟"

انفال کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے وہ انفال کو دیکھنے لگا جس کی نیلی آنکھیں سرخی کے باعث مزید دلکش لگ رہی تھیں۔

"نہیں رہ سکتا تم سے دور میں۔"

چہرے پر بیچارگی سجائے وہ مقابل کو مزید غصے میں مبتلا کر رہا تھا۔پچھلے ایک مہینے سے اس کا معمول تھا وہ ایسے ہی انفال کو زچ کرتا تھا اور انفال اسے اچھی خاصی سناتی تھی۔آج اس کا ثمامہ کی وجہ سے موڈ آف تھا اس لئے وہ خاموش تھی لیکن یہ خاموشی بس چند لمحوں کے لئے تھی۔

"شٹ یور مائوتھ اگر اب تم نے میرا پیچھا کیا یا مجھ سے اس طرح بات کرنے کی کوشش کی تو آئی سوئیر میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال اسے دھمکی دے کر آگے بڑھ گئی جبکہ کامران اپنے موبائل پر آنے والی کال کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"سمجھو شکار مل گیا۔"

کامران انفال کی پشت کو دیکھ کر خباثت سے موبائل پر بولا تھا۔ایک عجیب سی مسکراہٹ وہ چہرے پر سجائے وہاں سے یونیورسٹی کیفے کی جانب چلا گیا تھا۔

"آپو جان تمہارا طبیعت ٹھیک ہے؟"

چھٹی کے وقت محزل نے اس کی سوجھی آنکھیں دیکھ کر فکرمندی سے پوچھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

انفال نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔

"سوری آپو جان۔۔۔ام تو صبح بس مذاق میں تم کو تنگ کرنے کے لئے لالہ جان سے بولا تھا۔ام کو معاف کردو لیکن ایسے ناراض تو مت ہو۔"

انفال کے دوسری طرف دیکھنے پر محزل نے معصومیت سے کہا تو وہ مسکرادی تھی۔

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں محزل بس میرے سر میں درد ہے۔"

"تم سچ میں ام سے ناراض نہیں ہے نا؟"

"اومیری ماں سچ میں ناراض نہیں ہوں میں اب چلو گاڑی آگئی ہو گی۔"

انفال نے مسکرا کر کہا تو محزل بھی مسکرا کر اس کے ساتھ چلنے لگی۔پارکنگ میں پہنچ کر ثمامہ کی جگہ موسی کو دیکھ کر جہاں انفال نے سکھ کا سانس لیا تھا وہیں محزل کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔

"موسی تم یہاں کیسے؟"

انفال نے موسی کے پاس پہنچ کر پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔

"ہانم آنٹی نے شاپنگ پر جانا تھا تو ثمامہ بھائی کے پاس ٹائم نہیں تھا کیونکہ ان کی ایک اہم میٹنگ تھی اس لئے انہوں نے مجھے بھیج دیا تم دونوں کو لینے اور پھر شاپنگ پر جانے کے لئے۔"

موسی کے تفصیلی جواب پر وہ مسکرائی تھی۔

"لالہ جان کسی ڈرائیور کو بھیج دیتی تم کو کیوں بھیج دی؟"

"کیونکہ وہ سب سے زیادہ مجھ پر یقین کرتے ہیں۔"

موسی نے پلٹ کر محزل کو گھورا اور دانت پیس کر جواب دیا۔

"تم پر تو مارا جو تا یقین نہ کرے لالہ کیا خاک کرے گی۔"

محزل منہ بسور کر بولی تھی۔

Urdu Novels Ghar

"بی بی جا کر پہلے اپنے مذکر اور مونث سیکھو پھر مجھ سے بات کرنا۔"

موسی اسے گھور کر بولا تو مجبوراً انفال کو ان دونوں کے درمیان مداخلت کرنی پڑی۔

"اچھا چلو لیٹ ہو رہے ہیں تم دونوں اب لڑنا شروع مت ہو جانا۔"

"آپو جان یہ موسی لالہ لڑتی ہے ام سے۔"

محزل گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر منہ بسورتے ہوئے بولی تھی۔

"انفال اپنی بہن سے بولو مذکر مونث سیکھ لے خوامخواہ اگلے بندے کا جینڈر مشکوک کر دیتی ہے۔"

موسی کی بات پر انفال نے قہقہ لگایا تھا جبکہ محزل نے موسی کو گھورا تھا۔

"تم ہو ہی مشکوک موسی لالہ۔"

Urdu Novels Ghar

"اچھا بس نا اب چلو ورنہ لیٹ ہو جائیں گے تو تمہارے ثمامہ لالہ تمہاری خبر لینے یہاں پہنچ جائیں گے۔"

موسی کو منہ کھولتے دیکھ کر انفال جلدی سے بولی تو موسی بس محزل کو گھور کر رہ گیا تھا۔

\-------------

خان حویلی کو ہر سال کی طرح دلہنوں جیسا سجایا گیا تھا۔ مختلف روشنیاں ہر طرف بکھر کر ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھیں لیکن ہر سال کی طرح آج بھی صرف گھر کے لوگ ہی اس تقریب کا حصہ تھے۔ موسی تو دوپہر سے یہاں تھا اور اسامہ زیب کے ہمراہ اب آیا تھا۔ ثمامہ ابھی آفس ہی تھا جبکہ شاپنگ پر موسی کے ساتھ جانے سے انفال کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا۔

اب وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ لائیٹ بلیو کلر کا ڈریس پہنے وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو تیار کر رہی تھی۔ میک اپ کر کے وہ جیسے ہی پلٹی اپنے بیڈ پر ثمامہ کو دیکھ کر اس کی سانس سینے میں اٹکی تھی۔ بے ساختہ اس نے اپنے کمرے کے دروازے کو دیکھا تھا۔ جو اب بند تھا۔ وہ یقیناً اس کے کمرے کا کھلا دروازہ دیکھ کر کمرے میں آیا تھا۔ یہ سوچ انفال کے ذہن میں ابھری تھی۔

ثمامہ جو آفس سے سیدھا انفال کے کمرے کی طرف آیا تھا اس کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی انفال کو تیار ہوتے دیکھ کر وہ دروازہ لاکڈ کر کے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ انفال اپنی تیاری میں اتنی مصروف تھی کہ اس کا داخل ہونا وہ نوٹ ہی نہیں کر سکی تھی۔ بغیر ڈوپٹے کے وہ ثمامہ خان کو چند لمحوں کے لئے مبہوت کر گئی تھی۔

"کس کی اجازت سے تم یہ کلر پہن رہی ہو؟"

ثمامہ کی سرد آواز پر انفال نے اپنا جھکا سر اٹھایا تھا۔ نیلی آنکھوں میں جہاں نا سمجھی کا تاثر ابھرا تھا وہیں گرین آنکھیں وحشت سے بھری جا رہی تھیں۔

"وہ ماما نے آج یہ ڈریس لے کر دیا ہے فنکشن کے لئے۔"

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ خود کو کوس رہی تھی کہ دروازہ لاکڈ کیوں نہیں کیا تھا۔

"ڈریس چینج کرو فوراً۔"

تحکم بھرا انداز مقابل کو تلملانے پر مجبور کر گیا تھا۔ خفگی سے اس نے ثمامہ کو دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"لیکن اس ڈریس میں کیا خرابی ہے؟"

"مجھ سے سوال کرنے میں وقت ضائع نہیں کرو اور جا کر کپڑے بدلو ورنہ آج کے فنکشن میں اپنی شمولیت بھول ہی جائو۔"

اس کی خوبصورتی سے نظریں چرا کر وہ سنجیدگی سے بولا تو انفال نے دانت پیسے تھے۔ یہ شخص اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"میرے پاس دوسرا کوئی ڈریس نیا نہیں ہے تو پلیز آج کے لئے۔۔۔۔۔"

"تمہاری الماری میں جو سفید رنگ کا ڈریس ہے اسے پہن لو اور آئندہ غلطی سے بھی یہ رنگ مت پہننا مسز۔"

انفال کی بات درمیان میں کاٹ کر وہ بولا تھا۔

"مجھے سفید رنگ نہیں پسند۔"

دبی دبی آواز میں جیسے احتجاج کیا گیا تھا۔ ثمامہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کی جانب بڑھا تھا۔ انفال سے چند انچ دور رک کر وہ جھکا اور اس کے کان میں اپنے لفظوں سے کاری ضربیں لگانے لگا تھا۔

"دوسروں کی زندگی کو بے رنگ کرنے والوں کو اپنے لئے رنگوں کا انتخاب نہیں کرنا چاہیے۔ ویسے بھی شکر کرو سفید رنگ تو ہے تمہارے پاس پہننے کے لئے اور مزید یہ کہ اس پر کوئی داغ نہیں ہے۔"

ثمامہ کی بات پر انفال نے سختی سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے اپنے آنسو روکے تھے۔

"میں معافی۔۔۔"

"چینج کرو انفال خان اور کوشش کرنا کہ موسی سے تمہارا سامنا نہ ہو کیونکہ میں آج سے چار سال پہلے والا ثمامہ خان نہیں ہوں جو تمہاری حرکتوں کو نظر انداز کر دوں گا۔"

بے تاثر انداز میں بولتے ہوئے وہ پیچھے ہٹا اور انفال کو دیکھنے لگا جو سر جھکا گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

نیلی آنکھوں پر گری پلکوں کی کپکپاتی جھالر کو دیکھا۔لپ اسٹک سے مزین سرخ لب دانتوں تلے سختی سے پیوست تھے۔وہ جھکا اور اپنے لبوں کو اس کی پلکوں سے چھوتے ہوئے مقابل کا سانس روک گیا تھا۔

"اپنی خوبصورتی کو صرف مجھ تک محدود رکھو مسز۔"

اس کے لہجے کی تپش پر اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا جو اس کی دھڑکنوں کو منتشر کرتے ہوئے اس کے گالوں پر سرخیاں پھیلا گیا تھا۔ثمامہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ انفال نے ناگواری سے اس انسان کی خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کیا تھا۔

"آئی ہیٹ یو ایس کے۔"

گالوں پر بہتی نمی کو صاف کر کے وہ الماری کی جانب بڑھی تھی کیونکہ فنکشن تو وہ ہر حال میں اٹینڈ کرنا چاہتی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیا ہوا اتنی خاموش کیوں بیٹھی ہو؟"

محزل خاموشی سے صوفے پر بیٹھی چائے پی رہی تھی جب موسی اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

"ام خاموش ہو کر ہی چائے پیتا ہے۔"

محزل نے موسی کو دیکھ کر کہا تو موسی مسکرا دیا تھا۔

"چلو کوئی کام تو ہے جو تم خاموشی سے کرتی ہو۔"

موسی بڑبڑا کر اپنے موبائل پر آنے والے میسج کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"کس کا میسج پڑھ کر تم مسکرا رہی ہو؟"

موسی کی مسکراہٹ دیکھ کر محزل نے مشکوک لہجے میں پوچھا تھا۔

"تمہارے منگیتر کا تھا بول رہا ہے کہ میری طرف سے محزل کو بولنا کہ کم کھائے۔"

Urdu Novels Ghar

طلحہ کے ذکر پر محزل کی دودھیا رنگت میں سرخی گھلی تھی۔ وہ ایک سال چھوٹا تھا اس سے لیکن گھر والوں نے ان کی نسبت بچپن سے طے کر دی تھی۔ طلحہ پاکستان سے باہر تھا اور تقریباً روز ہی محزل سے کال پر بات کرتا تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے کافی محبت کرتے تھے۔

"وہ ام کو کبھی بھی ایسے نہیں بولی گی۔"

محزل پر یقین لہجے میں بولی تھی۔

"ہاہاہا وہ گدھا جو ٹھہرا تمہاری ہر بات پر آمین بولتا ہے۔"

موسی کی بات پر محزل نے اسے گھورا تھا۔

"طلحہ کے بارے میں کوئی الٹی بات نہیں سنے گا ام اس لئے موسی لالہ اب تم اس کے بارے میں کچھ نہیں بولے گی۔"

"اچھا میری ماں نہیں بولتا اب یہ بتاؤ انفال کہاں ہے؟ جب سے بھائی آئے ہیں وہ نظر ہی نہیں آئی۔"

موسی کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

"آپو جان اداجان کے کمرے میں ہیں۔"

"او میں نے سوچا کہیں تمہارے جلاد ثمامہ لالہ نے اسے بیچاری کو اپنے دانتوں تلے پیس نہ دیا ہو۔"

"اور وہ جلاد تمہارے بخیے بھی ابھی ادھیڑ سکتا ہے۔"

ثمامہ کی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر صوفے سے اچھلا تھا۔

"بھائی میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔"

ثمامہ کی گھوری دیکھ کر موسی جلدی سے بولا تھا۔

"اور میں مذاق بالکل نہیں کرتا۔"

ثمامہ اسے گھور کر وہاں سے کیچن کی جانب چلا گیا تھا جبکہ محزل کے قہقہے پر موسی نے اسے گھورا تھا۔

"بتا نہیں تھی سکتی کہ تمہاری لالہ میرے سر پر کھڑی تھی۔"
موسی نے اسی کی زبان میں اسے گھور کر پوچھا تھا۔

"ام کو خود نہیں تھا پتہ کہ لالہ تمہارے سر پر کھڑی ہے۔"

کمال معصومیت چہرے پر سجائے وہ آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی تھی۔اس سے پہلے کہ موسی کچھ بولتا اس کا موبائل رنگ کرنے لگا وہ محزل کو گھور کر وہاں سے باہر کی جانب چلا گیا تھا۔

"رشیدہ چچی جلدی کریں۔"

ہانم کی دھیمی آواز کیچن میں داخل ہوتے ثمامہ نے سنی تو بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا۔ چہرے پر سنجیدگی کی جگہ نرمی چھاگئی تھی۔

"ہانم بیٹا۔۔آپ جا کر تیار ہو جائیں میں دیکھ لیتی ہوں ورنہ ابھی لاڈلے خان آگئے تو میری شامت آجانی ہے۔"

رشیدہ چچی کی آواز پر وہ مسکرائی تھیں۔

"وہ میرا بیٹا ہے رشیدہ چچی اور میرے ہوتے ہوئے وہ آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔"

ہانم کی مان بھری آواز پر ثمامہ ان کے کندھے پر تھوڑی ٹکائے مسکرا کر ان کے گرد حصار باندھ گیا تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ماما؟ جلدی جائیں اپنے کمرے میں اور ریڈی ہو کر آئیں۔"

"مجھے کل چھوٹے خان اور روح کے پاس جانا ہے۔"

"جاناضروری ہے کیا؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"تم جانتے ہو کل کا دن کبھی نہ بھولنے والا ہے۔"

بولتے ہوئے ہانم کا لہجہ بھیگا تھا۔ ثمامہ نے لب بھینچ کر ہانم کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"پلیز ڈونٹ ڈو دس۔"

ہانم کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا۔

"اچھا اب جائو اور جا کر جو کپڑے میں نے نکالے ہیں وہ پہنو۔۔۔یہاں کھانا تیار ہو گیا ہے میں بس کپڑے بدل کر آئی۔"

ثمامہ کی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے وہ مسکرا کر بولیں تو ثمامہ نے جھک کر ان کی ہاتھ کا بوسہ لیا اور باہر چلا گیا تھا جبکہ ہانم ماضی کی یادوں سے دامن چھڑا کر اپنے کمرے کی جانب گئی تھیں۔

Urdu Novels Ghar

کمرے میں آکر وہ بیڈ پر پڑی سفید شلوار قمیض کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔ کپڑے اٹھا کر وہ واش روم کی جانب بڑھا تھا۔ تیار ہو کر وہ کمرے سے باہر نکلا تو ایک دم کسی سے ٹکرایا تھا۔ انفال جو اکشم اور ہانم کا گفٹ لینے جلدی سے کمرے کی جانب جا رہی تھی بے دھیانی میں وہ لڑکھڑائی اور ثمامہ سے ٹکرائی تھی۔

"یااللہ آج بچا لینا۔"

انفال بے ساختہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

اس کی بڑبڑاہٹ پر ثمامہ کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"آج کس سے بچنا چاہتی ہو؟"

لہجہ نرم اور جذبات سے لبریز تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

آنکھیں کھول کر وہ ثمامہ کو دیکھنے لگی جو گرین آنکھوں میں خمار لئے اسے دیکھ رہا تھا۔چار سال بعد وہ انفال کو محبت کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔دھڑکنوں کا شور بلند ہوا تو وہ کانپ کر پیچھے ہٹی تھی۔

"وہ میں۔۔وہ۔"

"احتیاط کرو یہ میٹھے لہجے فریب ہیں۔"

سرگوشیانہ انداز میں بول کر وہ مقابل کو ایک لمحے میں عرش سے فرش پر پٹخ گیا تھا۔انفال نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

.

زیب اور اسامہ موسی کے ساتھ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس جا چکے تھے۔ رات کا جانے کونسا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی تھی۔ عجیب سی بے چینی اور گھٹن اسے اپنے کمرے میں محسوس ہوئی تو وہ ڈوپٹہ اوڑھ کر کمرے سے باہر نکلی تھی۔ بڑے سے حال کو پار کر کے وہ باہر لان کی جانب بڑھی تھی جہاں اس وقت چاند کی روشنی پھیلی ہر چیز کو خوبصورت بنا رہی تھی۔

لان میں موجود کرسی پر بیٹھ کر وہ چاند کو دیکھنے میں محو ہو گئی تھی۔ایک آہٹ پر پلٹ کر اس نے دیکھا تو ثمامہ بے تاثر نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔انفال سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔ثمامہ جو اپنے دوست کی کال سننے لان کی پچھلی سائیڈ پر آیا ہوا تھا انفال کو وہاں دیکھ کر اس کے ماتھے پر شکنیں آئی تھیں۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان دونوں کو جیسے اپنی اپنی جگہ منجمد کر چکے تھے۔

دسمبر کی یخ بستہ ٹھنڈی رات میں انفال کو بغیر کسی گرم شال کے دیکھ کر وہ آگے بڑھا تھا۔

"میں صرف یہاں دس منٹ بیٹھنے آئی تھی قسم سے۔"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ مجرموں کی طرح وضاحت دینے لگی تھی۔

"شال کہاں ہے تمہاری؟"

غصے سے بھرے لہجے میں بولتے ہوئے وہ اپنی فکر کو مقابل سے پوشیدہ کر چکا تھا۔

"وہ یاد نہیں رہا اوڑھنے کا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

سر جھکائے وہ دھیمی آواز میں بولتے ہوئے ثمامہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔ایک لمحے سے پہلے وہ اسے لبوں سے ہٹا گیا تھا۔

"اندر چلو۔"

ٹھنڈی ہوا کو تیز ہوتے محسوس کر کے ثمامہ نے سنجیدگی سے کہا تو انفال اس کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگی۔

"میں دس منٹ تک چلی جاؤں گی پلیز ابھی میرا دل نہیں چاہ رہا اندر جانے کو۔"

منت بھرے انداز میں بولتے ہوئے وہ ثمامہ خان کے دل پر چڑھے انا کے خول پر ضرب لگا چکی تھی۔ثمامہ نے بے ساختہ نظریں چرائی تھیں۔

"بیٹھ جاؤ میں بھی تب تک یہی ہوں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ اپنا موبائل نکالے خود کو مصروف ظاہر کرنے لگا جبکہ انفال واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر جوتا اتار کر ٹھنڈی گھاس پر اپنے پائوں رکھ کر اپنی گھٹن کو کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"اگر خود کو بیمار ہونے دیا مسز تو یقین مانو میں تمہارا یونیورسٹی جانا دو ہفتوں کے لئے بند کروادوں گا۔"

عجب لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ مقابل کو منہ بگاڑنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔"

انفال کے چھپے لہجے میں ڈر ثمامہ نے واضح محسوس کیا تھا۔ایک لمحے سے پہلے اس نے انفال کی طرف دیکھا۔ گرین آنکھوں میں نرمی کا تاثر بے ساختہ ابھرا تھا۔ فکر چہرے پر چھائی تھی۔

"کیا بات کرنی ہے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ موبائل ٹیبل پر رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا تو وہ جو اسے کامران کے بارے میں بتانا چاہتی تھی خاموش ہو گئی اور بات بدلنے کے لئے لاشعوری طور پر ماضی کے اس باب کو چھیڑ بیٹھی جو ثمامہ خان کی اذیت اور درد میں ہمیشہ اضافے کا باعث بنا تھا۔

"میں چاچا جان اور چچی جان کو دیکھنے جانا چاہتی ہوں۔"

ثمامہ کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی۔

"کیا دیکھنے جانا چاہتی ہو کہ وہ قبر میں بھی سکون سے ہیں یا نہیں؟"

ثمامہ کی بات پر وہ تڑپ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

"ایس کے وہ توکل برسی۔۔۔"

"شٹ اپ انفال اکشم خان۔۔۔۔دفعہ ہو جائو اپنے کمرے میں اس سے پہلے کہ میں تمہاری سانسیں چھین لوں۔"

دھاڑ نما آواز پر وہ کانپ کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"ایس کے معاف۔۔۔"

"آئی سیڈ گو ٹو یور روم۔"

دو ٹوک انداز میں سرد لہجہ اپنائے وہ جیسے مقابل کی شکل دیکھنے کا بھی شوقین نہیں تھا۔

انفال اپنی نم آنکھیں لئے وہاں سے تقریباً بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب گئی تھی۔

"کاش تم اس وقت اتنی سفاک نہ بنتی انفال تو یقیناً آج چاچو اور آنی ہمارے پاس ہوتے۔"

ثمامہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کر کے دل میں انفال سے مخاطب ہوا تھا۔ماضی کی یادیں اسے اپنے حصار میں قید ہونے پر مجبور کر گئی تھیں۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ ماضی کی دردناک یادوں کے سمندر میں خود کو غرق کر چکا تھا۔

خان حویلی میں سب سکون سے زندگی گزار رہے تھے۔اکثم اور ہانم کی نوک جھونک،ارتسام اور ریاح کی محبت بھری لڑائیاں بھی جاری تھیں۔گیارہ سالہ ثمامہ حد سے زیادہ ایک سالہ انفال کی پرواہ کرتا تھا۔انفال کے معاملے میں وہ کافی حساس تھا۔اس کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا دھیان رکھنا گویا اس کے فرائض میں شامل تھا۔انفال کی پیدائش کے چند ماہ بعد اللہ نے ارتسام اور ریاح کو ایک بیٹی سے نوازہ تھا جس کا نام دلاور خان نے محزل رکھا تھا۔محزل کی پیدائش کے بعد اکثم خان کے ہاں طلحہ کی پیدائش ہوئی تھی۔دلاور خان اور یسرا بیگم نے گھر کے تمام بچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کر دیا تھا۔ثمامہ کی انفال کے ساتھ جبکہ محزل کی بات طلحہ سے طے کر دی گئی تھی۔زندگی اپنے راستوں پر گامزن تھی جب چار سال پہلے ہوئی ارتسام،ریاح اور دلاور خان کی حادثاتی موت نے سب کچھ بدل دیا۔حادثے سے چند دن قبل ہی ث م امہ کا نکاح انفال سے کیا گیا تھا۔نکاح سے چند دن بعد ارتسام،ریاح اور دلاور خان کی موت خان حویلی پر گویا قہر بن کر نازل ہوئی تھی۔ثمامہ جو سب کے ساتھ ہنستا مسکراتا تھا ایک دم سے بدل گیا تھا۔اس نے ان سب کی موت کا ذمے دار انفال خان کو ٹھہرایا تھا۔سنجیدگی کو اپنے چہرے پر سجائے وہ انفال اکثم خان کی زندگی کو اجیرن کر رہا تھا۔طلحہ اور محزل دونوں میں محبت اپنی آب وتاب سے بڑھ رہی تھی۔طلحہ چار سال پہلے ثمامہ کی خواہش پر بیرون ملک چلا گیا تھا جبکہ ثمامہ خود ایک کامیاب بزنس مین بن کر خان انڈسٹریز کی بھاگ دوڑ سنبھال رہا تھا۔

انفال اور محزل یونیورسٹی میں پڑھتی تھیں۔انفال کی فرمائش پر ہی محزل اسے آپو جان کہتی تھی۔ محزل کو شروع سے ہی اپنی ثقافت سے کافی محبت تھی اس لئے وہ پشتو کا استعمال زیادہ کرتی تھی پھر

وقت کے ساتھ وہ پشتو بولنا تو کم کر چکی تھی مگر اپنا لہجہ نہیں بدل سکی۔ طلحہ کو اس کی اسی معصومیت سے تو محبت تھی۔ موسی اور فارازیب اور اسامہ کے بچے تھے۔ موسی اپنے باپ کے ساتھ بزنس چلا رہا تھا جبکہ فارا میٹرک کی طالبہ تھی۔ دونوں بہن بھائی کافی شرارتی تھے لیکن اسامہ کے سامنے موسی بیچارہ ہر بار مئودب بن جاتا تھا۔ وہ شروع سے ہی اکثم کے قریب رہا تھا پھر جب اسامہ کو کوما سے ہوش آیا اور وہ پاکستان واپس آ گئے تب بھی وہ اسامہ کے زیادہ قریب نہیں جا سکا تھا وجہ اس کی ریزرو طبیعت تھی۔ اب بھی وہ اسامہ سے محبت تو کافی کرتا تھا لیکن ڈرتا کافی زیادہ تھا وجہ اسامہ کی موسی کے معاملے میں سنجیدگی تھی جو وہ ہر وقت اپنائے رکھتا تھا۔
زندگی کی بھاگ دوڑ میں جانے اب کیا ہونے والا تھا؟ قسمت جانے کیا کرنے والی تھی یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن محبت تمام رشتوں کے درمیان موجود تھی اور شاید رہنے والی تھی۔

"اگر تم ہماری بات نہیں مانی تو ام تم سے ناراض ہو جائے گا۔"

طلحہ سے بات کرتے ہوئے وہ دھمکی دے رہی تھی۔ بیڈ پر لیٹا وہ مسکرایا تھا۔ مخزل کی آواز اس کی دن بھر کی ساری تھکن اتار دیتی تھی۔

"اور آپ کو لگتا ہے آپ مجھ سے ناراض رہ سکتی ہیں؟"

طلحہ کالو دیتا لہجہ مقابل کو لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ام رہے گا ناراض تم نہ آنا ہماری بر تھ ڈے پر پاکستان۔۔۔پھر ام تم کو بتائے گا کہ محزل خان کیا چیز ہے؟"

محزل اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے بولی تو طلحہ کا قہقہ گونجا تھا۔ محزل بیڈ پر لیٹ کر اس کی کال سن رہی تھی۔اس کی قہقے پر تپ کر اٹھی تھی۔

"ام سریس ہے طلحہ خان۔"

دانت پیس کر وہ مقابل کو بمشکل اپنا قہقہ ضبط کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"میں آپ سے ذیادہ سریس ہوں محزل۔۔۔یار میں نہیں آ سکتا پاکستان آپ جانتی ہیں میرے پیپر ز ہیں تب۔"

طلحہ نے سنجید گی سے اسے انکار کیا تھا کیونکہ وہ ثمامہ کی اجازت کے بغیر پاکستان آنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"تم ہماری بات مان کر رام کو گفٹ دے سکتی ہو لیکن تم مسلسل انکار کر رہی ہو۔"

محزل نے اسے جذباتی کیا تھا۔

"محزل مجھے مجبور نہیں کریں پلیز۔"

"تم کبھی ہمارا بات نہیں مانتی۔ تم ہمیشہ اپنی مرضی کرتی ہے۔ کوئی محبت نہیں کرتی تم ام سے۔"

بولتے ہوئے اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔ طلحہ نے بے بسی سے لب بھینچے تھے۔

"آپ مجھے اس طرح جذباتی نہیں کریں یار۔"

"ام تم سے تب ہی بات کرے گا جب تم پاکستان آئے گی ورنہ بھول جائو کہ تمہارا کوئی منگیتر بھی ہے۔"

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔ میری منگیتر لڑکی ہے جو آپ ہیں خدا کا واسطہ ہے سدھار لیں اپنی اردو کو۔"

محزل کی بات پر طلحہ بے ساختہ بولا تو محزل نے موبائل کان سے ہٹا کر اسے گھورا تھا۔

"ام نہیں سیکھے گا بلکہ ام ہمارے بچوں کو بھی ایسے ہی بولنا سکھائے گا۔"
غصے سے سرخ ہوتے وہ تیزی سے بولی تھی جواب میں طلحہ کا قہقہ گونجا تھا۔

"کمال ہے بچوں کے مستقبل کی سوچ ابھی سے۔۔۔"

"اللہ حافظ۔"

محزل اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولی اور کال ڈراپ کر گئی تھی کیونکہ اس کے دل کی دھڑکن اس کے کانوں میں گونجنے لگی تھی اور چہرہ کافی سرخ ہو گیا تھا۔

"محزل سوچ کر بولا کرو۔"
خود سے بڑابڑ کر وہ موبائل سوئچ آف کر کے سو گئی تھی کیونکہ جانتی تھی طلحہ اس کی جان کھا لے گا مسیجز پر اس لئے موبائل بند کرنا ہی بہتر تھا۔

____

"میں اس مشن کو جوائن نہیں کر سکتا سر۔۔آپ پلیز مجھے اس معاملے میں فورس نہیں کریں۔"

یہ منظر ہے ایک اندھیرے کمرے کا جہاں اس وقت صرف کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی موجود تھی۔کمرے میں موجود دو کرسیاں جو ایک لمبے سے ٹیبل کے دائیں بائیں پڑی تھیں ان پر دو نفوس براجمان تھے۔ایک شخص کی بھاری آواز اس کمرے میں گونجی تھی۔

"تم جانتے ہو مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔اس ملک کو اور خاص کر کے تمہاری ٹیم کو تمہاری ضرورت ہے اے کے۔"

مقابل بیٹھے شخص کی بات پر جیسے اس کا چہرہ ایک لمحے میں سنجیدہ ہوا تھا۔

"اور آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں مجھے کہ میں اس مشن کے لئے کبھی حامی نہیں بھروں گا۔"

سامنے والے کی ضد برقرار تھی۔دوسرے شخص کو اپنا ارادہ ڈگمگاتا نظر آرہا تھا مگر وہ ایک فوجی تھا اور آخری حد تک کوشش کرنا چاہتا تھا۔

"آئی ایس آئی کے آفیسر رہ چکے ہو تم اتنا تو جانتے ہو گے کہ بغیر وجہ کے میں یہاں موجود بالکل نہیں ہوں۔"

"آپ کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں سر؟"

تیس سالہ شخص کی آواز میں تشویش تھی۔

"رویان کبیر اس گروپ کا ماسٹر مائنڈ ہے جوان بچوں کے آرگنز کو بیچنے کا الیگل کام کر رہا ہے۔"

ڈھکے چھپے لفظوں میں میجر نے کافی کچھ باور کروا یاد یا تھا۔اب مقابل پر ایک وحشت طاری ہوئی تھی۔ایک لمحے سے پہلے وہ ماضی کے اوراق کھول کر اس صفحے کو یاد کر رہا تھا جس نے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔آنکھوں میں موجود سرخی اس کے ضبط کی گواہی دے رہی تھی۔

"مجھے اس کی ساری ڈیٹیل چاہیے سر اور مشن کو مکمل کرنے کے لئے وقت میں آپ کو ڈیٹیل ملنے پر بتا دوں گا۔"

ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ وہاں سے اندھیرے میں غائب ہوا تھا جبکہ وہاں موجود میجر شیراز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

خان حویلی میں اس وقت سب صبح کا ناشتہ کر رہے تھے جب یسرا بیگم کی آواز پر سب متوجہ ہوئے تھے۔

"ہانم بیٹا میں چاہتی ہوں کہ اب اس گھر میں بھی خوشیاں آئیں اس لئے میں یہ سوچ رہی تھی کہ ثمامہ اور انفال کی شادی تمام رسم و رواج کے ساتھ کر دی جائے۔"

یسرا بیگم کی بات پر ثمامہ نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا تھا جبکہ انفال کو شاک لگا تھا۔ صدمے کی کیفیت میں وہ یسرا بیگم کو دیکھنے لگی تھی۔ اکثم اور انفال نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔

"اماں جان جیسے آپ کو مناسب لگتا ہے آپ بتادیں ہم ویسے ہی کریں گے۔آپ کی خوشی ہمیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔"

اکثم کے نرم لہجے کے ساتھ یسرا بیگم کی تجویز کی قبولیت پر انفال کا صدمہ ختم ہوا تھا۔

"لیکن پاپا میری سٹڈی۔۔۔"

"شادی کے بعد مکمل ہو جائے گی۔"

ثمامہ نظریں جھکائے بنا کسی کی طرف دیکھے سنجیدہ لہجے میں اس کی بات کاٹ کر درمیان میں بولا تھا۔

ثمامہ کے لفظوں پر سب مسکرائے تھے سوائے انفال کے جو لب کچلتے ہوئے اپنے ضبط کو آزما رہی تھی۔

"پاپا آپ جانتے ہیں میں پڑھ لکھ کر اپنے لئے کچھ کرنا چاہتی ہوں اور۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اللہ کا شکر ہے کہ اس گھر میں تمہاری ضرورت کا ہر سامان موجود ہے۔شادی کے بعد تمہارے نان ونفقہ کی ذمے داری میری ہے تو تمہیں کام میں بالکل نہیں کرنے دوں گا۔شوقیہ بھی نہیں اور دوسری بات کل کو اگر میں مر بھی جاتا ہوں تو تمہارے لئے اتنا کچھ تو چھوڑ کر جائوں گا کہ تمہیں کبھی بھی دو ٹکے کی جاب نہ کرنی پڑے۔میرا ہو گیا ہے میں چلتا ہوں۔۔ان شاءاللہ رات کو ملتے ہیں۔"

ثمامہ نے دوبارہ سے اس کی بات درمیان میں کاٹ کر اپنی بات مکمل کی تھی۔انداز دوٹوک تھا کہ وہ کل کو جاب جیسے جھنجٹ میں کسی صورت نہیں تھی پڑنے والی۔سب کو اللہ حافظ بول کر وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ ہانم نے مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھا جو ناراضگی چہرے پر سجائے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔

وہ آفس سے واپس گھر جا رہا تھا جب روڈ پر کھڑی لڑکی پر اس کی نظر پڑی۔محزل جو آج اپنی کسی دوست کے گھر دعوت پر گئی تھی۔ڈرائیور کا انتظار کرتے ہوئے روڈ پر نکل آئی تھی۔موسی نے گاڑی اس کے سامنے روکی تو وہ حیرانگی سے موسی کو دیکھنے لگی۔موسی گاڑی سے نکل کر باہر آیا اور محزل کو دیکھنے لگا جو حجاب میں مسکراتے ہوئے کافی معصوم لگ رہی تھی۔

"محزل یہاں کیا کر رہی ہو؟"

موسی نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"موسی لالہ ام اپنے دوست کے گھر گیا تھا اس کی سالگرہ تھی تو ہماری دعوت تھا۔اب ام ڈرائیور کا انتظار کر رہا ہے۔"

محزل کے تفصیلی جواب پر وہ مسکرایا تھا۔

"اچھا چلو پھر میں تمہیں حویلی واپس چھوڑ آتا ہوں۔"

موسی کی بات پر وہ سر ہلاتے ہوئے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

"انفال اور بھائی کیسے ہیں؟"

موسی نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا تو وہ منہ بسور کر رہ گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"موسی لالہ کیسے ہوسکتی وہ دونوں تم یہ خود سوچ لو کیونکہ داداجان نے ایک نیام میں دو تلواروں کو اکٹھا کیا ہے۔"

محزل ان کی لڑائی کو یاد کر کے بولی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔ویسے بات تو ٹھیک ہے تمہاری لیکن تمہارا اپنے اور طلحہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

موسی نے شرارت بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے تنگ کرنا شروع کیا تھا۔

"ام تو نہیں لڑتا۔۔۔کیونکہ طلحہ پر ہمارا کافی رعب ہے۔"

فرضی کالر جھاڑتے ہوئے وہ موسی کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"اچھا ایک بات پوچھوں؟"

موسی نے مسکراتے ہوئے اسے مزید زچ کرنا شروع کیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"موسی لالہ تم اجازت تو ایسے مانگ رہی جیسے تم نے کشمیر کو فتح کرنی ہے۔ پوچھ لو کیا پوچھنا ہے تم کو۔"

محزل آنکھیں مٹکاتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔

"اگر کبھی تمہیں طلحہ سے جدا ہونا پڑا تو تم کیا کرو گی؟ میرے خیال سے تو پاگل ہو جاؤ گی ہے نا؟"

موسی کا مزاح میں کیا گیا سوال محزل کی سانس جیسے سینے میں اٹکا گیا تھا۔ وہ خاموشی سے لب بھینچ گئی تھی۔ آنکھوں میں نمی کا سمندر جیسے ٹھاٹھیں مارنا شروع ہو گیا تھا۔ موسی نے بیک مرر سے اسے دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ اپنے لفظوں سے مقابل کو رولا گیا ہے۔

"ایم سوری محزل لیکن میں صرف مذاق کر رہا تھا۔"

موسی کی پریشان آواز پر وہ نم آنکھوں سے بمشکل مسکرائی تھی اور پھر گاڑی کے رکتے ہی وہاں سے بنا کچھ بولے حویلی کے اندر چلی گئی تھی۔ موسی نے خود کو کوسا تھا۔

"لعنت ہے تیرے مذاق پر۔۔۔ایسے کون کسی کو ہرٹ کرتا ہے چول انسان۔ چلو سوری بھی تو بولا تھا مگر مجال ہے جو یہ میڈم مجھے حویلی کے اندر آنے کی دعوت دے دیتیں۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ گاڑی کو سٹارٹ کر کے وہاں سے جا چکا تھا۔

وہ موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ابھی سونے کی تیاری کر رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ کرنے لگا۔ موبائل اٹھا کر دیکھا تو جو نمبر سامنے بلنک کر رہا تھا وہ ثمامہ کے لبوں پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔ کال ریسیو کر کے اس نے دائیں کان سے لگایا تھا۔

"السلام علیکم لالہ جان کیسے ہیں آپ؟"

طلحہ کی نرم آواز اور محبت بھرا لہجہ ثمامہ خان کو ہمیشہ کی طرح اندر تک سرشار کر گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔لالہ کی جان۔۔ کیسے ہو؟ پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

"الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں اور پڑھائی تو اے ون جا رہی ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔"

ثمامہ نے جواب دیا اور بیڈ کرائون سے ٹیک لگا لی تھی۔

"لالہ جان وہ کچھ پوچھنا تھا آپ سے؟"

طلحہ کی ہچکچاہٹ پر وہ مسکرایا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ کس بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔

"ہاں پوچھو؟"

ثمامہ نے بظاہر خود کو لاپرواہ ظاہر کرتے ہوئے اسے اجازت دی تھی۔

"لالہ آپ تو جانتے ہیں کہ تینوں چار دنوں بعد محزل کی سالگرہ ہے تو کیا میں صرف ایک مہینے کے لئے پاکستان آسکتا ہوں؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے جلدی سے بات کر کے آنکھیں بند کی تھیں جیسے وہ سامنے ہی بیٹھا ہو۔اس کی بات پر ثمامہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"اور تمہارے پیپرز کا کیا ہو گا؟"

"کالج سٹرائیک کی وجہ سے ان کی ڈیٹ اگلے دو ماہ بعد کی رکھی گئی ہے۔"

طلحہ نے تیزی سے جواب دیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے آجاؤ لیکن تمہاری پڑھائی کا حرج بالکل نہیں ہونا چاہیے اور دوسری بات تمہاری بہن کی شادی بھی ہے تو اب اس میں شرکت کر کے ہی جانا۔"

ثمامہ کی اطلاع پر طلحہ اپنی جگہ سے اچھلا تھا۔

"مطلب لالہ جان آپ میرے بغیر شادی کرنے والے تھے؟"

طلحہ صدمے سے پوچھنے لگا۔

"تمہارے بغیر شادی کیوں نہیں ہو سکتی تھی میری؟ تم دلہن ہو جس کی شرکت لازمی ہو؟"

ثمامہ نے مسکراتے ہوئے اسے مزید تنگ کیا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہی شخص بیوی کے لئے پتھر دل اور باقیوں کے لئے نرم دل تھا۔

"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لیں اور انفال آپا کو تو میں بتاتا ہوں۔۔۔ مجھے بتانے کی زحمت نہیں کی محترمہ نے۔"

طلحہ کی بات پر وہ مسکرایا تھا مگر آنکھوں میں موجود شرارت جیسے اس دشمن جاں کے نام پر بھک سے اڑی تھی۔

"اچھا طلحہ تم نے جب آنا ہوا مجھے بتا دینا میں ٹکٹس وغیرہ کا انتظام کر دوں گا۔ اپنا خیال رکھنا فی امان اللہ۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے کہا اور طلحہ کا جواب سن کر مسکراتے ہوئے کال ڈراپ کر گیا۔ موبائل کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ اذیت سے مسکرایا تھا۔ آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔

"کتنا مشکل ہے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا انفال جب مجھے معلوم ہے کہ تمہارے دل کا مکین کوئی اور ہے۔"

ثمامہ خود سے بولا اور پھر غصے سے اٹھا اور اپنے کمرے میں موجود بالکنی کا دروازہ کھول کر ٹھنڈی ہوا میں کھڑا ہو گیا۔ شاید اندر لگی آگ کو کم کرنے کی ایک ناکام کوشش کی جا رہی تھی۔ قسمت دور کھڑی اس کی حالت پر افسوس کر رہی تھی۔

ماضی:

سولہ سالہ محزل بھاگتے ہوئے طلحہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کی کتاب پکڑ کر بھاگ رہا تھا۔ وہ دونوں خان حویلی کے بڑے سے لان میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے جب انفال تھک کر گھاس پر بیٹھ گئی تھی۔ دلاور اور یسرا بیگم سمیت وہاں سب گھر والے وہاں موجود تھے سوائے ثمامہ کے جو سویا ہوا تھا۔

"کیا ہوا آپا جان بک نہیں چاہیے کیا؟"

چودہ سالہ طلحہ اسے چڑاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"نہیں چاہیے رکھو تم اپنے پاس۔۔۔دے دینا اپنی بیوی کو۔"

انفال جل کر بولی تھی۔سب گھر والوں کے چہروں پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ محزل جو پینٹنگ بک پکڑے کوئی پینٹنگ کر رہی تھی اسے گھورنے لگی تھی۔طلحہ نے مسکراتے ہوئے وہ بک محزل کی گود میں پھینک دی تھی۔

"آپا جان دے دی ہے اپنی ہونے والی بیوی کو۔"

اس کی بات پر اکثم نے اسے گھورا تھا جبکہ ارتسام مسکرا کر مصنوعی تاسف سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"طلحہ شرم کرو کچھ بچے ہو ابھی۔"

ہانم کی تنبیہ کرتی آواز پر وہ مسکرایا تھا۔شرارت آنکھوں میں چمکی تھی۔

"ماما اگر ایسی بات ہے تو اس بچے کی بات آپ نے بچپن میں ہی طے کیوں کر دی تھی۔میں تو تب فیڈر بھی نہیں پکڑتا تھا جب یہ اردو پنجابی کا مسکیچر آپ نے میرے نام کر دیا تھا۔"

طلحہ کے جواب پر جہاں ارتسام اور دلاور خان کا قہقہہ لان میں گونجا تھا وہیں لان میں داخل ہوتے ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔

"انسان اگر تھوڑی سی شرم کرلے تو کچھ بھی نہیں جاتا۔"

ثمامہ کی بات پر وہ بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مصنوعی شرما کر اپنے جواب سے اسے لاجواب کر گیا تھا۔

"لالہ جان شرم کرتا تو قسم سے کبھی بھی آج ایک عدد منگیتر نہ ہوتی میری۔ میرے ماں باپ کو معلوم تھا کہ میں پیدائشی بے شرم ہوں اس لئے تو بچپن میں ہی مجھے بتادیا کہ میرے لئے ایک نمونہ پہلے ہی طے ہے جس کے لئے مجھے صرف ہاں کرنی ہے۔"

"تم ام کو نمونہ سمجھتی ہے طلحہ؟"

محزل کی صدماتی آواز پر وہ مسکرایا تھا۔ شرارت سے کان کھجاتا وہ سب کو دیکھنے لگا اور پھر ایک لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

"قسم سے میں آپ کو ایک نمونہ نہیں بلکہ آٹھواں عجوبہ سمجھتا ہوں۔"

Urdu Novels Ghar

اس کے جواب پر محزل نے اپنی پینٹنگ بک اس کے سر پر ماری تھی جبکہ ثمامہ کی نظروں کا مرکز صرف انفال کی ذات تھی۔اکشم اور ہانم اس کی اس قدر دیوانگی دیکھ کر مسکرا دیئے تھے۔

جاری ہے

اپنی قیمتی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

غلطیوں کے لئے معذرت کرتی ہوں۔

کچھ مصروفیات کی وجہ سے اپی نہیں لکھ پا رہی تھی ان شاءاللہ اب سے ہفتے اور اتوار کے علاوہ ہر روز اپی آئے گی۔اور ایک بات کرنی تھی کہ میں اپنے اس ناول سے کسی کو بھی ٹارگٹ نہیں بنا رہی کسی کو بھی سے مراد کسی بھی فرقے کو نہیں۔۔۔کچھ لوگوں کو اعتراض تھا کہ میں نے پٹھان قوم کا مذاق بنایا ہے۔میں بس اتنا کہنا چاہوں گی ضروری نہیں جو پٹھان ہمارے سرکل میں ہوں انہی کو بنیاد پر ہم باقیوں کو جج کریں۔اب کچھ پٹھان پڑھے لکھے بھی ہوتے ہیں اور کچھ نہیں پڑھ پاتے تو موسٹلی کا لہجہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا محزل کا ہے۔باقی جس کو پڑھنا ہے پڑھے نہیں پڑھنا تو بے تکی باتوں پر تنقید نہ کرے دعائوں میں ضرور یاد رکھئے گا آپ کی رائٹر کرن رفیق

شکریہ۔شکریہ باسط باسط اس ایڈٹ کے لئے

84

لائونج میں وہ صوفے پر بیٹھی چائے پی رہی تھی اور ساتھ ہی سامنے لگی بڑی سی ایل سی ڈی پر کوئی مووی دیکھ رہی تھی۔اکشم اور ہانم رات کا کھانا کھا کر سو چکے تھے جبکہ محزل کیچن میں اپنے لئے چائے بنا رہی تھی جب ثمامہ کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی انفال کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔نیلی آنکھوں میں ناگواری کا تاثر ابھرا تھا۔اس شخص کی باتوں سے اب اسے اکتاہٹ ہوتی تھی۔بلیک تھری پیس پہنے وہ اپنی شاندار شخصیت لئے لائونج میں داخل ہوا تھا۔سامنے انفال کی پشت کو دیکھ کر اس کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہوا تھا۔وہ بنا اس کی طرف دیکھے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔انفال نے اس کی پشت کو گھورا تھا۔

"سڑو۔۔۔اکڑو۔۔۔بد تمیز۔۔۔ذرا جو میری ماما نے ان کو تمیز سکھائی ہو۔۔۔یہ نہیں کہ بیوی سامنے بیٹھی ہے اسے سلام کر لیں۔نہیں جی پھر یہ انا کے جھنڈے کیسے بلند ہوں گے؟"

انفال خود سے بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ سے فلم کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔تقریبا پچیس منٹ بعد ثمامہ کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے،گیلے بالوں کو کنگھی سے سیٹ کئے،
کندھوں پر براؤن کلر کی چادر اوڑھے،پائوں میں پشاوری چپل پہنے،داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ لائونج میں داخل ہوا اور بیرونی دروازے کی جانب بڑھنے لگا جب اس کے موبائل کی رنگ پر انفال اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔اس کو ایک نظر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی۔وہ

شلوار قمیض کم ہی پہنتا تھا۔ ثمامہ کال سنتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔انفال اپنے حواسوں میں واپس آئی تو روایتی بیویوں والا جذبہ انگڑائی لے کر اس کے اندر بیدار ہوا تھا۔

"اتنی رات کو تیار ہو کر کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

ثمامہ جیسے ہی کال سن کر بیرونی دروازے کی جانب بڑھا انفال کی آواز پر رکا اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔ نیلی آنکھوں میں اس وقت جیلسی کا تاثر صاف نظر آ رہا تھا۔ ثمامہ کو حیرانگی ہوئی تھی لیکن وہ بے تاثر انداز میں اپنے دایاں آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔اس کے دیکھنے پر انفال گڑبڑائی تھی لیکن خود کو بہادر ثابت کرنے کے لئے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تھا۔

"کس سے ملنے جا رہے ہیں آپ اتنا تیار ہو کے؟"

ثمامہ آہستہ سے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا تو انفال اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھانے لگی۔ انفال پیچھے ہوتے ہوئے اچانک صوفے پر گری اور اس سے پہلے وہ سنبھلتی ثمامہ اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔انفال کی بائیں جانب اپنا دایاں ہاتھ صوفے کی پشت سے ٹکائے جبکہ اپنا بایاں گھٹنا اس کی دائیں جانب رکھ کر اسے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھنے لگا۔اعتماد تو ایک لمحے میں ختم ہوا تھا۔

86

"کیا یہ سوال پوچھنے کا اختیار میں نے تمہیں دیا ہے؟"

ثمامہ کا نرم لہجہ تھا مگر لفظوں سے وہ مقابل کو اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"میں بیوی ہوں آپ کی۔۔۔آپ چاہ کر بھی اس حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتے۔"

"جس رشتے کو تم سرے سے ماننے سے انکاری رہی ہو اس کو اپنے منہ سے قبول کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟"

انفال کے چہرے پر موجود بالوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے وہ اسے نظروں کے حصار میں لئے بولا تھا۔انفال اس کے لمس پر لرز سی گئی تھی۔چہرہ گلنار ہوا تھا مقابل کی سانسوں کی تپش سے،وہ لب کچلتے نیلی آنکھوں پر موجود پلکوں کی جھالر کو سجدہ ریز کر گئی تھی۔یہ منظر ثمامہ خان کے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کرنے کے لئے کافی تھا۔

ثمامہ بے ساختہ جھکا تھا۔اس کے پرفیوم کی خوشبو مقابل کے گرد حصار مظبوط سے مضبوط ترین کرتی جا رہی تھی۔بے خودی میں جھک کر وہ اس کی پلکوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے سانس روکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"محبوب کی قربت سب بھلا دیتی ہے ایسا سنا تھا میں نے لیکن یقین مانو تمہاری بے وفائی دل ودماغ میں ایسی نقش ہو کر رہ گئی ہے کہ تمہاری یہ ادائیں بھی مجھ جیسے شخص پر اثر نہیں کرتیں۔ چاہے کچھ بھی کر لو ثمامہ خان کی محبت کو کبھی واپس نہیں پاسکو گی۔"

اس کے دائیں کان میں ثمامہ بولتے ہوئے اپنے لبوں کو اس کے کان کی لو سے بار بار چھو کر مقابل کو جیسے دل ودماغ کی جنگ میں مبتلا کر کے وہاں سے جا چکا تھا جبکہ انفال نے آنکھیں محزل کی آواز پر کھولی تھیں۔

"آپو جان تم یہاں آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھا ہے؟"

محزل ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے نا سمجھی سے پوچھنے لگی تو انفال نے جلدی سے آنکھیں کھولی تھی۔

"کیونکہ دھوکے باز۔۔۔۔فلرٹی ہے تمہارا لالہ جان۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال منہ میں بڑبڑاتے ہوئے محزل کو گھور کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جبکہ محزل کندھے اچکاتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔

وہ مسکرا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں چابی گھماتے ہوئے سیٹی بجا کر گھر کے لائونج میں داخل ہوا تھا۔سامنے ہی اسامہ کو دیکھ کر ایک دم سیدھا ہوا اور ادر گرد دیکھنے لگا۔اسامہ جو رات کے آٹھ بجے سے اس کا انتظار کر رہا تھا اب گھڑی کو دیکھنے لگا جہاں بارہ بج کر دس منٹ ہو چکے تھے۔

"اتنی جلدی کیسے آ گئے تم موسی؟"

مصنوعی حیرانگی کو چہرے پر سجائے وہ طنزیہ انداز میں بولے تو موسی نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا۔

"ڈیڈ مجھے بھی لگ رہا تھا کہ تھوڑا جلدی آ گیا ہوں حالانکہ نیو ائیر نائٹ کی پارٹی ابھی بھی جاری تھی۔"

موسی چہرے پر بلا کی معصومیت اوڑھے جواب میں بولا تو اسامہ اسے گھور کر رہ گئے تھے۔

"تمہاری واپسی گیارہ بجے ہونی تھی پھر لیٹ کیوں ہوئے؟"

"ڈیڈ وہ دوستوں کے ساتھ وقت کا پتہ نہیں چلا۔"

موسی منمناتے ہوئے بولا تو اسامہ نے گہری سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"موسی زندگی کو سنجیدہ کب لوگے؟ ادھر تمہاری ماں کو تمہاری شادی کی فکر ستا رہی ہے ادھر تم لاپرواہی کے کمال مظاہروں سے میری بنتی نیت بگاڑ رہے ہو۔"

اسامہ دانت پیس کر موسی سے مخاطب ہوئے تھے۔

"ڈیڈ کیوں کسی بیٹی کی بددعائیں لینی ہیں آپ نے؟"

موسی کی بات پر اسامہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر سنجیدگی جبکہ آنکھوں میں شرارت صاف نظر آرہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ جب میری بیوی نے مجھے آپ سے مار کھاتے دیکھنا ہے تو اس نے بہت زیادہ بد دعائیں دینی ہیں آپ کو۔"

"مجھے تمہارے بڑھاپے تک تمہارے سدھرنے کے چانسز نظر نہیں آرہے ہیں۔"

اسامہ کی بات پر موسی کا قہقہ لائونج میں گونجا تھا۔

"سوری ڈیڈ نیکسٹ لیٹ نہیں ہوں گا اور اپنی نیت پھر سے بنا لیجئے کیونکہ شادی کا نام سن کر میرے ارمان بھی جاگ رہے ہیں۔"

موسی یہ بول کر وہاں سے بھاگا تھا جبکہ اسامہ نے مسکرا کر اس کی پشت کو دیکھا تھا۔ آفس جانے کے بعد سے وہ کافی حد تک اس سے فرینک ہو چکا تھا مگر کبھی کبھی جھجک آڑے آجاتی تھی اور اسامہ یہی جھجک تو ختم کرنا چاہتے تھے۔

"کیا ہوا میرے بچے کو؟"

Urdu Novels Ghar

صبح ثمامہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو اسے رشیدہ بی سے معلوم ہوا کہ محزل کو کل رات سے کافی بخار ہو گیا ہے۔ اکشم اور ہانم واک کے لئے گئے ہوئے تھے جبکہ انفال اپنے کمرے میں یونیورسٹی کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ محزل کا سنتے ہی وہ اس کے کمرے میں آیا اور اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا۔ محزل جو نیم غنودگی میں تھی اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"لالہ جان بس رات سے بخار ہو گئی ہے۔"

نقاہت ذدہ آواز میں بولتے ہوئے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

"اور یہ بخار کہیں طلحہ کا تمہاری سالگرہ پر نہ آنے کا سن کر تو نہیں آیا؟"

ثمامہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جانتا تھا کہ وہ بچپن سے ہی کافی حساس رہی ہے۔ ہر چیز کو سر پر سوار کر لیتی ہے۔

"ایسا کوئی بات نہیں ہے لالہ۔"

نگاہیں چرا کر وہ ثمامہ کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"چلو اچھی بات ہے تم اس ڈفر کی وجہ سے بیمار نہیں ہوئی ورنہ میں نے اس کا کافی برا حال کرنا تھا۔"

ثمامہ نرمی سے بول کر مسکراہٹ کو لبوں پر روک گیا تھا۔

"لالہ جان وہ پڑھائی میں مصروف ہوتی ہے۔"

آنکھیں مٹکاتے ہوئے وہ طلحہ کے حق میں بولتے ہوئے ثمامہ کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"اچھا اٹھو اور فریش ہو جاؤ میں ناشتہ بھجواتا ہوں اس کے بعد ڈیڈ سے میڈیسن لے کر کھا لینا۔۔
پھر بھی اگر ضرورت ہوئی تو مجھے کال کرنا میں آفس سے آجاؤں گا۔"

ثمامہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھا اور مسکرا کر وہاں سے چلا گیا۔

Urdu Novels Ghar

"ام تم سے کبھی بات نہیں کرے گا طلحہ۔۔۔ تم بہت ڈھیٹ ہو ہماری بات نہیں مانتی۔۔۔ کل اگر تم نہیں آئی تو ام تم سے پکا والا ناراض ہو کر بہت دور چلا جائے گا۔"

طلحہ کے تصور سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔ایک آنسو جو اس کے دائیں گال کی زینت بنا تھا بے دردی سے صاف کر کے وہ اپنے بیڈ سے اٹھی تھی جبکہ تقدیر اس کی اس قدر محبت دیکھ کر مسکرا دی تھی۔

محزل کو بخار تھا اس وجہ سے آج وہ تنہا آئی تھی۔اپنی کلاس کی طرف جاتے ہوئے وہ مسکرا کر اپنی کلاس فیلو سے بات کر رہی تھی جبکہ نیلی آنکھیں چمک سی رہی تھیں۔اس سے پہلے وہ کلاس میں داخل ہوتی اس کی نظر اپنے دائیں جانب دس قدم کے فاصلے پر کھڑے ثمامہ خان پر پڑی۔ ثمامہ کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی۔وہ اس کی یونیورسٹی میں کیا کر رہا تھا یہ سوال اس کی ذہن میں ابھرا تھا۔

بلیک جینز پر وائیٹ شرٹ زیب تن کئے۔بالوں کو جیل سے سیٹ کئے،اپنی مخصوص خوشبو کو اپنے ارد گرد پھیلائے،اپنی گرین آنکھوں کو کالے رنگ کے لینز سے چھپائے وہ بلاشبہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔اس سے پہلے انفال اس کی طرف جاتی وہ وہاں سے ایک پروفیسر کے ساتھ دوسری

94

طرف جا چکا تھا۔الجھے ذہن کو لئے وہ کلاس میں داخل ہوئی تو سامنے ثمامہ کے دوست عمر کو دیکھ کر جھٹکا لگا تھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

انفال خود سے بڑبڑا کر کلاس کے اندر داخل ہونے لگی تھی کہ عمر کی آواز پر وہ دروازے پر ہی رک گئی تھی۔

"آپ کو مینرز نہیں ہیں کیا؟جب سامنے ٹیچر نظر آرہا ہے تو کلاس میں داخل ہونے کے لئے اس کی اجازت لینی چاہیے تھی یا نہیں؟"

عمر کی کرخت آواز پر وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔عمر ثمامہ کا بچپن کا دوست تھا اور ثمامہ کے ساتھ ہی یونیورسٹی تک پڑھا تھا۔عمر خان حویلی بھی کافی دفعہ آچکا تھا لیکن محزل نے محض اس سے ایک دو بار ہی بات کی تھی وہ بھی تب جب اسے یونیورسٹی میں داخلہ لینا تھا اور ثمامہ اپنی کسی میٹنگ کے لئے بیرون ملک تھا۔

"سوری سر۔۔۔مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ ٹیچر ہیں۔"

انفال کے طنزیہ لہجے پر عمر گڑ بڑایا تھا مگر جلد ہی خود کو کمپوز کر کے وہ سنجیدہ ہو چکا تھا۔

"اندر آئیں اور اپنی جگہ پر بیٹھیں۔۔۔کیونکہ مجھے آج کا لیکچر شروع کرنا ہے۔"

انفال اپنی نیلی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے کلاس کی سب سے پچھلی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"کس بلا سے پالا پڑا ہے تمہارا خان؟"

تصور میں ثمامہ کو مخاطب کر کے وہ سوچتے ہوئے سر جھٹک گیا۔کلاس کو اپنا تعارف دے کر وہ لیکچر شروع کر چکا تھا۔لیکچر ختم ہوا تو وہ اپنی کتاب اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا جبکہ انفال اپنا حجاب درست کرتی تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھی۔

"ایکسکیوز می سر۔"

انفال کی آواز پر وہ رک کر پلٹا اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"آپ اور آپ کے سڑیل دوست کس خوشی میں یہاں موجود ہیں؟"

اس کی کھوجتی نظروں سے عمر گھبرایا تھا۔

"کیا میں آپ کو جانتا ہوں؟"

عمر نے اسے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا یہ بات انفال خان کو صدمے میں لے جانے کے لئے کافی تھی۔

"آپ مجھے اپنی اکلوتی بھابھی یعنی داسڑیل ثمامہ خان کی چہیتی اور لاڈلی پلس معصوم بیوی کو بھول گئے عمر لالہ۔"

انفال کی صدماتی آواز پر وہ بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کر سکا تھا۔

"کسی کو بتانا مت کہ میں تمہیں جانتا ہوں اور آئندہ میرے پاس آکر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب تم مزید میرا وقت برباد نہیں کرو اور جائو یہاں سے۔"

Urdu Novels Ghar
Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

عمر جو ابھی انفال کو مسکرا کر کچھ کہنے لگا تھا دائیں کان میں لگے چپ سائز مائیکروفون سے ثمامہ کی بھاری مگر سنجیدہ آواز گونجی تھی۔ عمر نے سر نفی میں ہلا کر اس کے لفظ انفال سے بولے تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا وہاں سے بنا کچھ بولے چلی گئی تھی۔

"گدھے رلا دیا تم نے بھابھی کو۔"

عمر نے اسے دانت پیس کر کہا اور اپنے مائیکروفون کو میوٹ کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا اب ثمامہ خان کا ایک لمبا لیکچر ہونا تھا جسے سننے کے موڈ میں عمر تو بالکل نہیں تھا۔ ثمامہ نے دانت پیس کر اپنے سامنے پڑے لیپ ٹاپ کو گھورا جس پر عمر مسکرا کر کیفے کی طرف جا رہا تھا۔

"ایڈیٹ۔"

ثمامہ نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا تھا جس پر مسلسل کسی کی کال آ رہی تھی۔

ماضی:

"انفال کیا کر رہی ہو چھت پر تم؟"

ثمامہ انفال کو ڈھونڈتے ہوئے چھت پر آیا تھا۔انفال کے ہاتھ سے ایک دم موبائل چھوٹ کر فرش پر گرا تھا۔وہ گھبراتے ہوئے ثمامہ کی آواز پر پلٹی تھی۔فق چہرے کے ساتھ وہ بمشکل ہی اپنے لبوں پر مسکراہٹ لائی تھی۔

"وہ۔۔وہ۔۔میں اپنی دوست زرتاشہ کو کال کر رہی تھی۔"

انفال کی گھبراہٹ پر ثمامہ مسکرایا تھا۔

"تم میرے اچانک سے پکارنے پر ڈر گئی تھی کیا؟"

ثمامہ اس کے قریب جاتے ہوئے نرمی سے استفسار کرنے لگا۔انفال نے جلدی سے اس کی بات پر اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔بلیک کلر کی فراک پہنے، سر پر سرخ رنگ کا حجاب لئے وہ ثمامہ خان کے جذبات کو اجاگر کر گئی تھی۔
ثمامہ نے نرمی سے اس کی لرزتے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"اتنا نہیں ڈرا کرو ورنہ مستقبل میں گزارہ کیسے ہو گا؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کی ذو معنی بات پر انفال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کی بات کا؟"

انفال کے سوال پر وہ مسکرایا اور اس کے ہاتھ چھوڑ کر موبائل کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"موبائل تو سارا توڑ دیا تم نے۔"

ثمامہ موبائل کی سکرین دیکھ کر تاسف سے بولا تھا۔ ابھی ایک مہینہ پہلے وہ اس کی سالگرہ پر اس کے لئے لایا تھا۔

"ایس کے۔۔۔ یہ آپ نے توڑا ہے۔ نہ آپ اچانک سے آ کر مجھے ڈراتے اور نہ میں موبائل توڑتی۔"

انفال ثمامہ کو گھور کر بولی تو ثمامہ نے بمشکل ہی اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا۔
"چلو میں نیا لا دوں گا لیکن اب سنبھال کر استعمال کرنا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے وہ اپنے جذبات کو کنڑول کر کے وہاں سے جا چکا تھا جبکہ انفال نے گہری سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے موبائل کو دیکھا تھا جسے ثمامہ جاتے ہوئے اس کے ہاتھ میں تھما کر گیا تھا۔

"شکر ہے آج بچ گئی ورنہ۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ نیچے کی جانب بڑھی تھی۔

\-------------------------

حال:

محبت خاک ہوتی ہے

جو ملے تو اسے کہنا

بچھڑنا مشکل ہوتا ہے

جدائی ناممکن ہے سہنا

کبھی شکوہ بھی ہو

کبھی رونا بھی ہوتا ہے

یہ درد محبت ہے

Urdu Novels Ghar

اسے مشکل ہے کہنا

اذیت یاد ہے مجھ کو

نظرانداز جب تم نے کیا

ممکن تھا کہ رو پڑتا

مگر آسان نہیں تھا

نم آنکھوں سے ہنسنا

ایسی کیفیت تم پر طاری

نہ ہو! کیونکہ مشکل ہے

بوجھ ہجر کے تلے

پھر ہمیشہ کے لئے رہنا

محبت خاک ہوتی ہے

جو ملے تو اسے کہنا

(کرن رفیق)

لفظوں کو لکھتے ہوئے وہ گرین آنکھیں مسلسل اشک بہا رہی تھیں۔کتنا مشکل تھا ان اذیت ناک یادوں کو اپنی زندگی سے نکالنا جو اسے ہر وقت وحشت میں مبتلا کر رہی تھیں۔

اپنے کمرے کے ساتھ منسلک سٹڈی روم کے ٹیبل پر لیمپ کی روشنی میں وہ ہر سال کی طرح اس سال بھی اپنی اذیت کو یاد کر کے رو رہا تھا۔وہ تو ایک چٹان تھا لیکن صرف دنیا کے لئے۔دل تو اس کا بچے جیسا تھا جو مسلسل محبوب کی بے وفائی یاد کر کے روتا تھا۔

"کاش انفال خان تم سے کبھی مجھے محبت نہ ہوئی ہوتی۔۔۔کاش میں تم سے صرف نفرت کر سکتا۔تم قاتل ہو میرے چاچو اور آنی کی۔۔تمہاری وجہ سے وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔کیوں دیا اتنا بڑا دھوکہ ہم سب کو؟کیوں میرے جذبات کو اپنے پیروں تلے روند ڈالا؟"

وہ نم آنکھوں سے بکھرا وجود لئے تصور میں ہی انفال سے مخاطب تھا۔سر کو ہاتھوں میں تھامے وہ آج بھی ہر سال کی طرح دیوانوں جیسے چیخنا چلانا چاہتا تھا مگر مجبور تھا وہ اپنے گھر والوں کے لئے کیونکہ اسے خود کو پتھر بھی تو ثابت کرنا تھا۔

"چار سال پہلے آج کی رات تم نے بے دردی سے میری محبت کو قتل کیا تھا انفال خان۔۔۔۔
کاش یہ رات کبھی ہمارے درمیان نہ آئی ہوتی۔۔کاش تم ہمیشہ مجھے دھوکے میں رہنے دیتی۔"

خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ سٹڈی ٹیبل پر سر گرائے اپنے اندر اٹھتے وبال کو کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ابھی وہ مزید روتا کہ سٹڈی روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے جلدی سے سر اٹھایا اور اپنی سرخ آنکھوں کو بے دردی سے صاف کیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"سیم۔۔۔ سیم بیٹا؟"

ہانم کی نرم آواز پر وہ جلدی سے اٹھا اور سٹڈی ٹیبل کے پاس لگے سوئچ سے وہاں کی لائٹ آن کر گیا۔

ہانم فکرمندانہ انداز میں اس کی جانب بڑھی تھی جو نظریں چرا کر ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے سیم؟"

ہانم نے فکرمندی سے اس کا چہرہ آگے بڑھ کر اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں ماما بس آنکھوں میں الرجی ہو گئی ہے۔ وہ آج بلیک پیپر کھالی تھی نا اس لئے۔"

وہ ہنوز سر جھکائے بولا تھا۔

"ماں ہوں تمہاری الرجی اور درد میں فرق پہچانتی ہوں۔ پیدا نہیں کیا میں نے تمہیں لیکن تمہاری پرورش میں نے ہی کی ہے۔ تمہاری ہر حرکت کو اچھے سے جانتی ہوں۔ اب بتائو آنکھیں اتنی سرخ کیوں کی ہیں؟"

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ نرمی سے پوچھنے لگی تھی۔

"ماما مجھے چاچو اور آنی کی بہت یاد آ رہی ہے۔"

بولتے ہوئے وہ رو دیا تھا۔ہانم نے اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کئے تھے اور اپنا سر نفی میں ہلا کر اسے رونے سے منع کیا تھا۔

"میری جان بستی ہے تم میں۔۔۔ سیم۔۔مت خود کو اتنا کمزور دل بنائو۔۔تمہاری ماں تمہارے پاس ہے اس لئے جو چلے گئے ہیں ان کے لئے رو کر ان کی روح کو اذیت مت دو اور صرف اپنے اور اس گھر کے بارے میں سوچو۔۔جو ہو چکا ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا مگر جو ہو رہا ہے بیٹا اسے سنبھالو۔"

ہانم کے گلے لگ کر وہ اپنا سر اثبات میں ہلا گیا تھا۔ہانم نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں۔

"ماما آئی لو یو یار۔"

ثمامہ نے ان کے سر پر بوسہ دے کر کہا تھا۔ہانم مسکرائی تھیں۔

"اچھا جی اپنی بیوی سے بھی زیادہ کیا؟"

ہانم کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"اس دنیا میں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں آپ مجھے انفال سے بھی زیادہ۔"

اس کے لہجے پر ہانم اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔

"اچھا رات کافی ہو گئی ہے سو جاؤ جا کر۔۔مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی اور میرا دل کہہ رہا تھا میرے بیٹے کو میری ضرورت ہے اس لئے میں یہاں آ گئی۔اب جاؤ اور جا کر آرام کرو کیونکہ کل محزل کی سالگرہ بھی ہے جس کی تیاری تمہیں ہی کرنی ہے۔"

ہانم کی آخری بات پر ہو وہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھنے لگا تھا۔بلاشبہ وہ اس کے لئے خدا کا تحفہ تھیں۔وہ انہیں اللہ حافظ بول کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ ہانم نے نم آنکھوں سے اس کی ڈائری کو دیکھا تھا جسے ساتھ لے کر جانا وہ بھول گیا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ہیپی برتھ ڈے ڈیئر محزل۔۔ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔"

محزل جو طلحہ کے میسج کا انتظار کرتے ہوئے نیم غنودگی میں بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے، دائیں طرف سر کو جھکائے ہوئے تھی جب اس کے کانوں میں ایک جانی پہچانی آواز گونجی تھی۔ایک جھٹکے سے وہ اپنی آنکھوں کو کھول کر دیکھنے لگی تو اسے اپنے ارد گرد صرف اندھیرا نظر آیا تھا۔طلحہ کی پرفیوم کی خوشبو محسوس کر کے وہ مسکرائی تھی۔

"ام تمہاری خوشبو کو بھی پہچانتا ہے طلحہ تم اس اندھیرے کی وجہ سے ام سے چھپ نہیں سکتی۔"

محزل کی آواز پر کمرے کی لائٹ ایک دم سے آن ہوئی تھی۔محزل اچانک روشنی کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"خالص پٹھانی آنکھیں تو کھولیں یار۔"

طلحہ کی آواز پر اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

دودھیار نگت، نیلی آنکھیں، کلین شیو، رائل بلیو شرٹ کے نیچے آف وائیٹ جینز پہنے، وائیٹ جاگرز، برائون بالوں کو جیل سے سیٹ کئے، عنابی لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ مسکراتے ہوئے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ایک لمحے کے لئے تو محزل مبہوت رہ گئی تھی اسے دیکھ کر لیکن پھر جلد ہی خود کو کمپوز کرتے ہوئے مصنوعی خفگی سے بولی تھی۔

"ام تم سے بہت زیادہ ناراض ہے اور خبر دار تم ام کو منانے کی کوشش بھی نہیں کرو گی۔"

طلحہ کے بڑھتے قدموں پر وہ انگلی اٹھائے اسے وارننگ دینے لگی تھی۔

"کیا یار اب تو اردو سیکھ جائیں۔۔۔اچھے خاصے موڈ کا بیڑا غرق کر دیتی ہے آپ کی یہ زبان۔"

طلحہ نے اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں شرارت ہنوز موجود تھی۔

"اب تم کو ام میں سارے عیب نظر آئی گی۔ تم جائو یہاں سے ام کو بات نہیں کرنا تم سے۔"

محزل کی بات پر وہ مسکرا کر اس سے فاصلے پر بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"آپ جانتی ہیں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور آپ سے دور جانے کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا لیکن آپ ہر سال کی طرح اس بار بھی ناراض ہو کر مجھے خود سے دور کر رہی ہیں۔"

طلحہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گھمبیر لہجے میں کہا تو محزل کا چہرہ اس کے بے ضرر لفظوں پر سرخ ہو گیا تھا جبکہ پلکیں اس کے اظہار پر سجدہ ریز ہو گئی تھیں۔

"یار محزل پلیز ایسا نہ کیا کریں بندہ بشر ہوں۔۔۔جذبات میں آکر بہک بھی سکتا ہوں۔"

طلحہ کی بات پر اس کا سر مزید جھک گیا تھا۔

"ام کو تنگ نہیں کرو طلحہ ورنہ ام تمہاری شکایت لالہ جان سے لگائے گا۔"

محزل کی بات پر طلحہ نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا تھا۔

"اچھا یار میں نے آپ کو سالگرہ وش کی لیکن آپ نے شکریہ ہی نہیں بولا ایسا کیوں؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام تم سے ناراض ہے بس۔"

محزل آنکھیں مٹکاتے ہوئے اپنی ناراضگی یاد آنے پر بولی تھی۔

"یار آتو گیا ہوں اور پورے بارہ بجے آپ کو وش بھی کر دیا۔اب کیوں ناراض ہیں پھر؟"

طلحہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"ام تمہاری وجہ سے اتنا رو یا اور تمہاری وجہ سے ام کو بخار ہوا اور ہمیں وہ کڑوی گولیاں کھانا پڑا۔"

منہ بسورتے ہوئے وہ طلحہ کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"مطلب آپ مجھے مس کر رہی تھیں؟"

طلحہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ محزل گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام تم جیسی لومڑ کو مس نہیں کرتا۔"

لومڑ کا لفظ سن کر طلحہ جیسے صدمے میں چلا گیا تھا۔

"محزل آپ مجھے لومڑ بول رہی ہیں؟"

شدید بے یقینی کے عالم میں وہ بولا تھا۔

"ہاں کیونکہ تم ایک نمبر کے۔۔۔۔۔"

"اچھا سیم ٹو یو پھر۔"

طلحہ اس کی بات درمیان میں کاٹ کر جلدی سے بولا اور اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"ام کو ہمارا برتھ ڈے گفٹ بھی چاہیے۔"

محزل کے حاکمانہ انداز پر طلحہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔وہ رکا مگر پلٹا نہیں تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"جب طلحہ اکشم خان کا دل آپ کی قید میں ہے تو باقی گفٹس کا کیا کریں گی؟"

خمار آلود لہجے میں بول کر وہ مقابل کے دل کی دھڑکن ایک لمحے میں تیز کر گیا تھا۔ وہ جانتا تھا اتنی سی بات پر ہی اس کی حالت غیر ہو چکی ہو گی اس لئے وہ بنا کچھ بولے مسکرا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

"طلحہ تم ایک نمبر کی ایڈیٹ ہو۔"

دانت پیس کر وہ اپنا سرخ چہرہ کمبل میں چھپا گئی تھی۔

"ہیپی برتھ ڈے میرا بچہ۔"

محزل کی پیشانی پر بوسہ دے کر اکشم اور ہانم نے اسے ایک ساتھ وش کیا تھا۔ ثمامہ اور انفال اسے صبح ہی وش کر چکے تھے۔ محزل ابھی ناشتہ کرنے بیٹھی تھی جب ہانم اور اکشم وہاں آئے اور دونوں نے اسے سالگرہ کی مبارک باد دی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تھینکیو داجان اینڈ ماما جان۔"

محزل نے مسکرا کر جواب میں کہا تھا۔

"اگر سالگرہ کی مبارک دے دی ہو تو اپنے بیٹے پر بھی نظر کرم کر لیں۔"

طلحہ کی آواز پر ہانم اور اکشم پلٹ کر اسے دیکھنے لگے تھے جو نائٹ ڈریس میں بکھرے بالوں سمیت بہت ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔انفال نے حیرانگی سے منہ کھولا تھا۔

"طلحہ۔"

ہانم دھیمی آواز میں بولتے ہوئے اس کی جانب بڑھی تھیں۔
طلحہ کو گلے لگائے وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں۔

"موم آئی لو یو اینڈ مس یو ان ایوری سیکنڈ آف مائے لائف۔"

Urdu Novels Ghar

طلحہ نے ہانم خان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور مسکرا کر کہا تھا۔

"لو یو ٹو میری جان۔۔ لیکن تم آئے کب؟"

"کل رات ہی آیا ہوں آپ کی بہو کو سالگرہ کا سرپرائز دینے۔"

محزل کو ایک نظر دیکھ کر وہ بولا تو ہانم مسکرائی تھیں۔

"اب اگر ماں سے مل لیا ہو تو باپ کو بھی اپنے سینے سے لگانے کا موقع دیں گے آپ؟"

اکشم خان کے نرم لہجے پر طلحہ مسکرا کر ان کی جانب بڑھا تھا۔اکشم خان سے حال احوال پوچھ کر وہ یسرا بیگم کی جانب بڑھا تھا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر وہ ان کے پاس کرسی پر بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

"میں بھی تمہاری کچھ لگتی ہوں۔"

انفال اس کا نظر انداز کرنا محسوس کرتے ہوئے دانت پیس کر بولی تھی۔ ثمامہ نے ایک نظر اس کا سرخ چہرہ دیکھا تھا جو یقیناً غصے کی وجہ سے ہوا تھا۔

"میں دھوکے باز لوگوں سے بات نہیں کرتا۔"

طلحہ منہ بسور کر بولا تھا۔

"میں نے کونسا دھوکہ دے دیا تمہیں؟"

"کیوں شادی نہیں کر رہی تھی آپ جناب میرے بغیر۔۔۔وہ تو اچھا ہوا مجھے لالہ جان نے بتا دیا ورنہ آپ نے تو شادی کروا لینی تھی اور میں نے پیچھے رہ جانا تھا۔"

طلحہ کی بات پر سب گھر والوں نے بمشکل مسکراہٹ کو لبوں پر روکا تھا جبکہ محزل نے طلحہ کو گھورا۔

انفال سے پہلے ہی محزل کی آواز پر سب متوجہ ہوئے تھے۔

"تم بیرون ملک جا کر بہت بے شرم ہو گئی ہے طلحہ۔"

"یہ دیکھیں میرے جڑے ہاتھوں کو اور اردو سیکھ لیں یار۔"

طلحہ ہاتھ جوڑ کر جس انداز میں بولا تھا وہاں سب ہی مسکرا دیئے تھے۔

"ام نہیں سیکھے گا۔۔اگر تم کو کوئی مسئلہ ہے ام سے تو جائو یہاں سے اور کسی انگریز کو اپنی بیوی بنا لو۔"

محزل منہ پھلا کر وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ طلحہ منہ کھولے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا جو بنا کسی وجہ سے ناراض ہو کر چلی گئی تھی۔

"ماما مجھے یونی جانا ہے ایک گھنٹے کے لئے۔۔اسائمنٹ جمع کروانی ہے۔واپس آ کر محزل کے لئے کیک بنائوں گی۔"

انفال نے ناشتہ کئے بغیر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تو طلحہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"آپا جان میں چھوڑ آتا ہوں آپ کو یونیورسٹی چلیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"طلحہ تم گھر میں ارینجمنٹس چیک کرو کیونکہ میری آج ایک اہم میٹنگ ہے تو مجھے وہی اٹینڈ کرنی ہے۔میں انفال کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔"

ثمامہ کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"لالہ ویسے ہی بولیں کہ بیوی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔بیچاری یونیورسٹی کو کیوں درمیان میں گھسیٹ رہے ہیں۔"

طلحہ شرارت سے بول کر وہاں سے بھاگا تھا کیونکہ ثمامہ اس کی جانب دانت پیس کر خطرناک تیور لئے بڑھا تھا۔

"انتہائی کوئی فضول انسان ہے آپ کا بیٹا۔"

یسرا بیگم کو مسکراتے دیکھ کر ثمامہ بولا اور وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ انفال بھی اس کی پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

سارا سفر خاموشی میں تمام ہوا تھا۔یونیورسٹی کی پارکنگ میں گاڑی روک کر وہ ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگا جب انفال نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"گیارہ بجے تک میں فری ہو جاؤں گی۔"

"ڈرائیور آجائے گا لینے۔"

بے تاثر انداز میں بولتے ہوئے وہ اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا۔

"مجھے مخزل کے لئے گفٹ بھی خریدنا ہے تو مال بھی جانا ہے۔"

انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ سر جھکائے بولی تو ثمامہ رخ بدل کر اسے دیکھنے پر مجبور ہوا تھا۔

"گیارہ پچیس پر میں لینے آجاؤں گا۔"

اس کے جواب پر انفال نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی گرین آنکھوں میں دیکھا تھا۔
"میں انتظار کروں گی۔"

Urdu Novels Ghar

انفال کی بات پر ثمامہ نے اس کی نیلی آنکھوں میں الگ ہی جذبات دیکھے تھے۔وہ نظریں چرانا چاہتا تھا مگر خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔انفال کے الفاظ جیسے اس پر بے بسی کی کیفیت طاری کر گئے تھے۔یہ الفاظ وہ آج سے چار سال پہلے جیسے سننے کا منتظر تھا۔ثمامہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

جلدی سے وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔انفال مسکرا کر باہر نکلی تھی۔

"اپنا خیال رکھیے گا پلیز۔"

انفال یہ بول کر وہاں سے یونیورسٹی کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ ثمامہ نے حیرانگی سے اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔

"اتنی جلدی بیوقوف نہیں بنوں گا انفال خان یاد رکھنا۔"

ثمامہ سرد مہری کا خول دوبارہ سے خود پر چڑھائے وہاں سے گاڑی سٹارٹ کئے جا چکا تھا۔

"تو اتنا خاموش کیوں ہے یار؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

موسی اپنے دوست فیضان کے ساتھ کیفے میں بیٹھا پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل ٹیبل کو گھور تھا جب فیضان نے تنگ آکر پوچھا تھا۔

موسی نے اسے ایک نظر دیکھااور پھر سے اپنے مشغلے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"اب تو کچھ بولے گا یا میں جائوں؟ پچھلے ایک گھنٹے سے تیرا یہ اترا ہوا منہ دیکھ رہا ہوں۔"

فیضان نے جواب میں اسے گھورااور دانت پیس کر بولا تھا۔

"یار ڈیڈ میری جان نکال دیں گے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

موسی نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔

"کیا کیا ہے تم نے؟"

فیضان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔

"پہلے وعدہ کر تو مجھے غلط نہیں سمجھے گا۔"

"وعدہ کرتا ہوں اب سیدھی طرح بکے گا کہ ہوا کیا ہے؟"

فیضان نے تنگ آکر پوچھا تھا۔

"یار مجھے محبت ہو گئی ہے۔"

موسی کی بات پر فیضان نے اسے گھورا تھا۔

"سالے تجھے محبت ہو گئی ہے تو اپنے باپ سے بول تیری شادی کروائے اس سے لیکن لڑکی کون ہے پہلے یہ تو بتائو؟"

"موسی کی زندگی ہے وہ۔"

موسی نے تصور میں جیسے اس پری پیکر کا چہرہ دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میرے باپ یہ دیکھ میرے جڑے ہوئے ہاتھ اور بتا دے لڑکی کون ہے؟"

فیضان نے ہاتھ جوڑ کر پوچھا تھا۔

"وہی جو تیری ہونے والی بھابھی ہے۔"

موسی کے جواب پر وہ زچ ہو گیا تھا۔

"کمینے وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ کون ہے جو میری بھابھی ہے۔"

"فیضی۔۔۔۔وہ لڑکی نا۔۔۔اس کا نام۔۔۔یار کیسے بتائوں شرم آ رہی ہے۔"

موسی شرمانے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"سالے اگر اگلے ایک منٹ میں تو نے لڑکی کا نام نہیں بتایا تو میں نے اپنا جوتا اتار کر تیرے باپ کی کسر پوری کر دینی ہے۔"

فیضان کی برداشت اب جواب دے گئی تھی۔

"یار مجھے نام نہیں آتا اس کا بس کل رات اسے خواب میں دیکھا تھا میں نے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا سکا۔"

موسی کی بات پر فیضان نے صدمے سے اسے دیکھا تھا جس نے اس کا اتنا وقت ضائع کیا تھا۔

"تو تجھے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ تو اس سے محبت کرتا ہے۔"

"ابھی تقریباً ایک گھنٹہ پہلے جب میں ہمارے پیچھے والے ٹیبل پر بیٹھے کپل کو دیکھا۔"

موسی دوبدو جواب میں بولا تھا۔

"کمینے اس ڈرامے کے لئے تمہیں میں ہی ملا تھا کیا؟ اتنی اہم میٹنگ چھوڑ کر تیری سڑی ہوئی داستان محبت سننے آیا تھا میں۔"

فیضان تاسف سے بولا تھا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ تمہارا وقت اس لئے ضائع کیا کیونکہ تم نے لاسٹ ویک اینڈ پر میری کافی کے پیسے نہیں دیئے تھے اب سزا تو دینی تھی نا تو بس دے دی۔"

موسی ہنستے ہوئے بولا اور باہر کی جانب بھاگا کیونکہ فیضان خطرناک تیور لئے اس کی جانب بڑھا تھا۔اس سے پہلے فیضان اس کے پیچھے جاتا ویٹر بل لے کر اس کے پاس آیا۔فیضان دانت پیس کر اس کی پشت کو گھورنے لگا جو بیرونی دروازے کی طرف سکون سے جارہا تھا۔بل ادا کر کے وہ اپنا بدلہ ادھار رکھ کر اس کے پیچھے گیا تھا۔

\-----------

ماضی:

"دیکھیں میں آپ سے نہیں مل سکتی آج کیونکہ میرے امتحانات ہیں اگلے مہینے سے اور سکول بھی نہیں جاسکتی میں۔"

کیچن کے ساتھ منسلک سٹور میں گھسے وہ دھیمی آواز میں موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم کچھ بھی مجھے تم سے ملنا ہے۔۔اگر تم ابھی مجھ سے ملنے زرتاشہ کے گھر نہ آئی تو میں جان دے دوں گا اپنی۔"

مقابل کی آواز سن کر اس کا دل کانپا تھا۔وہ بے ساختہ اپنا ہاتھ دل پر رکھ گئی تھی۔

"رویان خبردار جو آپ نے خود کو کوئی نقصان پہنچایا۔۔میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو۔"

غصے بھرے لہجے میں بولتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جبکہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔

"پلیز میری جان آجائو نہ ملنے۔۔پچھلے ایک ہفتے سے میں نے تمہیں نہیں دیکھا۔"

مقابل کے التجائیہ لہجے پر وہ نچلے لب کو بے دردی سے کاٹ کر رہ گئی تھی۔

"وعدہ کریں پہلے آپ خود کو کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے رویان۔۔اور میں کل آئوں گی ملنے۔"

اس کی بات پر دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا۔جس سے اس کے چہرے پر سرخی تیزی سے چھائی تھی۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اپنے نام کی پکار پر وہ جلدی سے موبائل بند کر کے پلٹی تھی۔

"انفال۔"

ثمامہ جو آفس سے آنے کے بعد انفال کو ڈھونڈ رہا تھا کیچن کی جانب آیا تھا۔انفال نے جلدی سے کال کو بند کر کے موبائل کو وہاں موجود ایک لکڑی کے صندوق میں رکھا اور جلدی سے خود کو کمپوز کر کے سٹور روم سے نکل کر باہر آئی تھی۔

"انفال تم یہاں ہو اور میں تمہیں ساری حویلی میں ڈھونڈ رہا تھا لیکن تم یہاں کیا کر رہی تھی؟"

ثمامہ مسکرا کر اسے کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لے کر نرمی سے پوچھنے لگا۔

"وہ۔۔۔میں۔۔وہ۔"

انفال انگلیاں چٹخاتے ہوئے بہانہ ڈھونڈ رہی تھی جب ثمامہ نے مسکرا کر اس کی حرکت کو دیکھا تھا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو اور گیس کرو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کے نرم لہجے پر وہ تھوڑا پر سکون ہوئی تھی۔ ثمامہ کے ہاتھوں کو اس کی کمر کے پیچھے دیکھ کر وہ پر تجسس سا مسکرائی تھی۔

"آپ میرے لیے گفٹ لائے ہیں ایس کے؟"

انفال کی حیرانگی پر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

"یہ لو اور کھولو اس کو۔"

ثمامہ نے اس کے آگے ایک گفٹ کرتے ہوئے کہا تو انفال نے جلدی سے وہ گفٹ تھام کر اسے کھولنا شروع کیا تھا۔ لیٹیسٹ آئی فون کا ماڈل دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔

"کیسا لگا گفٹ؟"

ثمامہ کی آواز پر اس کے چہرے پر خوشی کا تاثر ابھرا تھا جبکہ آنکھیں موبائل دیکھ کر چمکی تھیں۔

Urdu Novels Ghar

"بہت اچھا۔۔۔آپ کو معلوم ہے ایس کے زرتاشہ کے پاس نیا موبائل تھا لیکن یہ موبائل اس سے زیادہ اچھا ہے۔۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔۔آئی رئیلی لائک اٹ۔"

انفال خوشی سے بولتے ہوئے اس کے گلے لگ کر اسے ساکت کر گئی تھی۔

ثمامہ سانس روکے اپنے دھڑکتے دل میں اس کے نام کی پکار کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں یہ ماما اور پاپا کو دکھا کر آتی ہوں۔"

انفال اس سے الگ ہو کر وہاں سے جلدی سے اکشم اور ہانم کے کمرے کی طرف بھاگی تھی جبکہ ثمامہ جیسے کسی ٹرانس کی کیفیت سے باہر آیا تھا۔ارد گرد دیکھ کر جیسے اس نے خود کو اپنی بے ساختگی پر کوسا تھا۔

"کنٹرول کر ثمامہ خان۔۔۔وہ تو بچی ہے ابھی لیکن تم تو عقل سے کام لو۔۔اپنے جذبات کو لگام دو ورنہ پٹ جاؤ گے کسی دن پاپا کے ہاتھوں۔"

خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ اپنے دل کی دھڑکن کو ابھی بھی سن رہا تھا جو انفال کے اس قدر قریب آنے سے بڑھ گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

----

حال:

"نہیں مجھے یہی گھڑی چاہیے ابھی اور اسی وقت۔"

ثمامہ یونیورسٹی سے واپسی پر انفال کو لے کر شاپنگ مال آیا تھا۔ دونوں ایک شاپ پر موجود محزل لے لئے گفٹ سلیکٹ کر رہے تھے جب ثمامہ کو ایک کال آئی اور وہ شاپ سے باہر چلا گیا۔ واپس آیا تو انفال کی بات سن کر اس کی جانب بڑھا تھا جو شاپ کیپر سے مسلسل ضد کر رہی تھی۔

"کیا ہوا؟"

انفال کے اترے چہرے دیکھ کر وہ نرمی سے استفسار کرنے لگا۔

"مجھے یہ والی واچ لینی ہے اپنے لئے پلیز لیں دیں نا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال چہرے پر معصومیت سجائے التجائیہ انداز میں بولتے ہوئے ثمامہ کے پتھر دل پر وار کر رہی تھی۔اس سے پہلے اس کی انا کا خول جو اس نے اپنے دل پر چڑھایا تھا ٹوٹتا وہ جلدی سے شاپ کیپر سے مخاطب ہوا تھا۔

"آپ یہ پیک کر دیں۔"

"دیکھیں سر یہ گھڑی ہم نے اپنے ایک کسٹمر کے آرڈر پر تیار کی ہے اور کل ان کو ہم نے یہ ڈلیور کرنی ہے آپ پلیز کچھ اور پسند کر لیں۔"

دوکاندار نے شائستگی سے اپنا مدعا بیان کیا۔ثمامہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر انفال کو جو اترے چہرے کے ساتھ اپنی نیلی آنکھوں میں نمی کو جمع کرنا شروع کر رہی تھی۔

"اس کی پرائس کیا ہے؟"

ثمامہ کی بات پر اس دوکاندار نے اسے دیکھا تھا۔

"اٹس پرائس از ٹین تھاؤزنڈ ڈالر۔"

Urdu Novels Ghar

اس کی بات پر انفال کی آنکھیں اور منہ دونوں کھلے تھے۔

"نہ تم نے اس میں کونسے ہیرے جواہرات جوڑے ہیں جو یہ اتنی مہنگی ہے۔یا پھر اس کور گرڑ نے سے کرولا نکلتی ہے۔حد ہے اتنی مہنگی گھڑی۔۔۔چلیں ایس کے مجھے نہیں چاہیے یہ گھڑی۔"

انفال اس کا بازو پکڑ کر شاپ سے باہر آنے لگی تو ثمامہ نے معذرت خواہ نظروں سے شاپ کیپر کو دیکھا اور انفال کے ساتھ شاپ سے باہر آگیا۔

"انفال تم گاڑی میں انتظار کرو میں آتا ہوں۔"

ثمامہ اسے گاڑی میں بٹھا کر دوبارہ سے اسی شاپ کی طرف گیا اور وہ گھڑی ڈبل پیمنٹ کر کے خرید کر لا یا تھا۔محزل کے لئے انفال اس کی پسند کا میک اپ اور جیولری خرید چکی تھی۔ثمامہ واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو انفال نے اس کے ہاتھ میں اسی شاپ کے نام کا چھوٹا سا بیگ دیکھا تھا۔

"ایس کے آپ یہ کیا لے کر آئے ہیں۔"

"جو بھی ہے تمہارے کام کا کچھ نہیں ہے اس لئے خاموش ہو کر بیٹھو۔"

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے وہ سرد انداز میں بولا تو انفال منہ بنا کر گاڑی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔ ثمامہ کے لبوں پر اس کے منہ بسورنے سے ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ بروقت اپنے سرد پن کے خول میں چھپا گیا تھا۔

رات کو خان حویلی میں کافی گہما گہمی تھی۔ طلحہ براؤن کلر کی شلوار قمیض پہنے، بالوں کو جیل سے اچھے سیٹ کئے، پاؤں میں پشاوری چپل پہنے مسکرا کر موبائل پر اپنے کسی دوست سے بات کرتے ہوئے حویلی کے داخلی دروازے کی جانب جا رہا تھا جب کسی سے بے ساختہ ٹکرایا تھا۔ فارا جو اپنے ہی دھیان میں موسی کی چادر کو اٹھائے اپنے ارد گرد لپیٹے اندر بڑھ رہی تھی ایک دم بے دھیانی میں طلحہ سے ٹکرائی تھی۔

"اندھے ہو۔"

فارا کی آواز پر طلحہ نے اسے گھورا اور کال ڈراپ کر کے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"نہیں اپنی آنکھیں تم جیسی اندھی کے لئے بچا کر رکھی ہیں کیونکہ چار تو کم ہیں تمہارے لئے۔"

طلحہ نے اس چشمے پر طنز کیا تو فارا نے اسے گھورا اور بنا کچھ کہے اپنے گلاسز درست کر کے وہاں سے جانے لگی جب طلحہ نے اسے روکا تھا۔

"اچھا اب رونے مت بیٹھ جانا بچپن کی طرح۔۔۔میں سوری بولتا ہوں حالانکہ مجھے سوری فیل بالکل بھی نہیں ہو رہا۔"
طلحہ کی بات پر فارا نے اپنی ہائی ہیل کی ایڑی اس کے دائیں پائوں پر زور سے ماری اور اسے گھورتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔

"میں تم جیسے شخص کے کبھی منہ نہیں لگنا چاہتی جو پڑھائی کو بہانہ بنا کر لو۔۔۔۔"

"خاموش۔۔۔۔ایک لفظ بھی اس معاملے میں تمہارے منہ سے نہ نکلے چھوٹا پیکٹ ورنہ میں لالہ جان کو بتا دوں گا کہ تم مجھے بلیک میل کر رہی ہو۔"

طلحہ کی بات پر فارا نے اپنے غصے کو بمشکل کنڑول کیا تھا۔

"تم ایک نمبر کے دھوکے باز انسان ہو۔"

"آئی نو۔۔ لیکن تم سے بڑا ہوں اس لئے تمیز سے بات کیا کرو۔۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ تم۔۔ تم۔۔۔ بھئی آپ کہا کرو۔۔۔ کیونکہ پورے دو سال بڑھا ہوں تم سے اور اگر تم نے اب مجھے تم کہا تو تمہارے کمرے میں چھپکلیوں کی کالونی اور کاکروچ کا کلب بنوائوں گا۔"

طلحہ کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔اس کی مسکراہٹ پر طلحہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا کیونکہ اسے اچھے سے یاد تھا وہ چھپکلی اور کاکروچ سے بہت ڈرتی تھی۔

"یو نو واٹ چھوٹے خان آپ کے ڈیڈ اور میرے عزیز انکل آپ کے بالکل پیچھے کھڑے آپ کی دھمکیاں سن چکے ہیں۔"

دھیمے انداز میں بول کر بمشکل ہی وہ اپنے قہقے کو روک سکی تھی جبکہ طلحہ نے فق چہرہ لئے اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

"ڈیڈ آئی سوئیر میں مذاق کر رہا تھا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اکثم کو اپنے سامنے دیکھ کر طلحہ جلدی سے بولا تھا۔اکثم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"کونسا مذاق طلحہ؟"

اکثم خان نے ناسمجھی سے پوچھا تو طلحہ نے فارا کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اندر جارہی تھی۔

"مطلب یہ چھوٹا پیکٹ مجھے اپنے پیر پر کلہاڑی مارتے دیکھ رہا تھا۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ اکثم کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"ڈیڈ کچھ نہیں۔۔۔آپ یہ بتائیں موم تیار ہوئیں آپ کی دھڑکنوں کو تیز کرنے کے لئے یا نہیں۔"

طلحہ کی بات پر اکثم نے اسے گھورا تو وہ جلدی سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔

"ایڈیٹ۔"

اکثم دانت پیس کر بولتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

\-

محزل پنک کلر کی انار کلی فراک پہنے، لائیٹ سے میک اپ میں اپنا حجاب درست کرتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جب اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دی تھی۔

"کمنگ۔"

اجازت ملتے ہی طلحہ اپنی شاندار شخصیت سمیت اندر داخل ہوا تھا۔ طلحہ کو دیکھ کر محزل نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔

"میں جانتا ہوں میں پیارا لگ رہا ہوں لیکن یار اتنا بھی مت گھوریں ورنہ نظر لگ جائے گی۔" طلحہ نے اسے تنگ کیا تو محزل نے گڑبڑا کر نظریں چرائی تھیں۔

"ام تم کو نہیں دیکھ رہا۔۔۔ تم نے جو شلوار قمیض پہنا ہے اس کی رنگ بہت پیاری ہے۔"

محزل کی بات پر طلحہ نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا تھا۔

"اچھا ادھر دیکھیں میری طرف۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔ گلابی رنگ کی فراک میں وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"آج آپ کو دیکھ کر اپنی قسمت پر مجھے رشک آ رہا ہے محزل۔۔ کوئی اتنا سحر زدہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

طلحہ اس کے ہاتھوں کو تھامے گھمبیر لہجے میں دھیمے سے بول رہا تھا۔

"ام تم کو جادو گرنی لگتا ہے کیا؟"

محزل اس کی سحر زدہ والی بات پر صدمے سے اپنی آنکھوں کو بڑا کر کے بولی تھی۔

"میں نے کب ایسا کہا؟"

طلحہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تم ام کو ابھی جادو گرنی بولا ہے طلحہ۔"

محزل منہ بنا کر اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال چکی تھی۔

"یار وہ تو محبت سے بولا نا۔"

سر کھجاتے ہوئے وہ کافی معصومیت سے بولا تھا۔

"تم ام کو محبت سے جب جادو گرنی بول سکتی ہے تو غصے میں تو چڑیل اور ڈائن بولتی ہو گی۔"

محزل کا صدمہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا جبکہ طلحہ کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے جو ایک لفظ بول کر پھنس گیا تھا۔

"محزل یار ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اور۔"

طلحہ کی بات ابھی منہ تھی جب ایک دفعہ پھر سے محزل منہ پھلائے وہاں سے جا چکی تھی۔

"یااللہ اس خاص ناراض ہونے والی لڑکی کو آپ نے میرے لئے ہی بنانا تھا کیا؟"

طلحہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس کے پیچھے اسے منانے کے لئے گیا تھا۔یہ کام تقریباوہ کل رات سے کوئی دس مرتبہ انجام دے چکا تھا۔ محزل کی ناراضگی پر وہ کسی بھی صورت اسے منالیتا تھااور آج بھی وہ ایسا ہی کر رہا تھا۔قسمت دور کھڑی اس کی کوششوں پر مسکرا رہی تھی جبکہ تقدیر ان کی مسکراہٹ کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔

کیک کٹنگ کے بعد سب کھانا کھا چکے تھے۔اب چائے کا دور چلا تو سوائے ثمامہ کے سب ہی چائے پی رہے تھے۔ ثمامہ ہاتھ میں بلیک کافی کا مگ پکڑے مسکرا کر اسامہ سے بات کر رہا تھا۔

"طلحہ ایک بات تو بتائو۔۔یار تم اکیلے وہاں کیسے رہ لیتے ہو فیملی کے بغیر۔"

طلحہ جو موبائل پر کسی سے میسج پر بات کر رہا تھا ان کی جانب متوجہ ہوا تھا۔اس کی بات پر فارا نے طنزیہ نظروں سے طلحہ کو دیکھا تھا۔

"موسی لالہ بس وقت کا تقاضا ہے۔"

"وقت کا تقاضا ہے یا کسی اور چیز کا؟"

طلحہ کے جواب پر فارا بولی تو موسی اور محزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔ طلحہ نے اسے گھورا تھا۔

"مطلب؟"

موسی کے سوال پر فارا مسکرا کر وہاں سے کیچن کی جانب چلی گئی تھی جبکہ طلحہ نے مسکرا کران دونوں کو دیکھا جو سراپہ سوال بنے اسے دیکھ رہے تھے۔

"مذاق کر کے گئی ہے۔۔۔ جانتے تو ہیں آپ دونوں اسے بچپن سے ہی پاگلوں والی حرکتیں کرتی ہے۔"

طلحہ خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں وہ بالکل تم پر گیا ہے اس لئے۔"

محزل اسے گھورتے ہوئے بولی تو طلحہ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھا اور موبائل پر کسی کو کال کرتے ہوئے لائونج سے باہر نکل گیا تھا۔

"تمہارا منگیتر مشکوک لگتا ہے مجھے۔"

موسی نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی تھی۔

"اور مجھے تم مشکوک لگتی ہے۔"

محزل نے اسے گھورا تھا۔

"ہاں ایک طلحہ کے علاوہ تمہیں سب ہی مشکوک لگتے ہیں۔۔۔۔میں بتا رہا ہوں نظر رکھو اس پر کہیں ایسا نہ ہو تم پر سوتن لے آئے۔"

موسی مصنوعی سنجیدگی سے بولا تھا۔ محزل نے دانت پیسے تھے۔

"ام جان لے لے گا اس طلحہ کا بھی اور اس سوتن کا بھی۔"

محزل غصے سے بول کر جا چکی تھی جبکہ موسی مسکرا کر اس کا ناراض ہونا دیکھ رہا تھا۔یقینا طلحہ کی شامت دوبارہ سے آنے والی تھی۔

فارا کیچن سے پانی پی کر باہر نکلنے لگی تھی جب اس کا بازو کسی نے کھینچ کر اسے سٹور روم کے دروازے کی طرف دھکیلا تھا۔اس سے پہلے وہ چیختی اپنے منہ پر مردانہ گرفت محسوس کر کے وہ اندھیرے میں ڈری تھی۔سٹور روم کا دروازہ اب بند ہو چکا تھا۔

"میں نے کہا تھا اپنی زبان جب تک بند رکھو گی تب تک ہی تم زندہ رہو گی۔"

طلحہ کی بھاری آواز سن کر وہ خوف سے آنکھیں پھیلا گئی تھی۔
فارا نے اپنے منہ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تو طلحہ نے اسے اس کی کوشش میں کامیاب ہونے دیا تھا۔

"مجھ۔۔۔۔سے دور۔۔۔رہا کریں۔"

فارا کھانستے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں دور رہوں؟"

سنجیدگی سے بولتے ہوئے وہ اسے آگ لگا گیا تھا۔ اپنا چشمہ درست کرتے وہ اسے گھورنے لگی جو زچ کرنے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھا۔

"آئندہ اگر مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو میں لالہ اور بھائی کو سب کچھ بتا دوں گی۔"

فارا نے غصے سے اسے دھمکی دی تھی۔ طلحہ کا اشتعال ایک دم باہر آیا تھا۔ اس کا بازو سے پکڑتے ہوئے وہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔ سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر کے بے ساختہ وہ گلنار ہوئی تھی۔ وہ عمر میں چھوٹی تھی مگر پچھلے چند مہینوں سے اس کی معصومیت ختم ہو چکی تھی۔ پلکیں بے ساختہ سجدہ ریز ہوئی تھیں۔ لبوں کا کپکپانا فطری تھا۔ طلحہ نے پہلی بار اس کا یہ روپ دیکھا تھا۔ کمرے سے جھگڑے وہ اس کی قربت میں سب بھولتا کہ اچانک حواس واپس لوٹے تھے۔ اسے ایک دم فارا کے وجود سے کراہیت محسوس ہوئی تھی۔ دھکا دے کر اس نے فارا کو خود سے دور کیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اگر تمہاری وجہ سے محزل یا موسی لالہ ہرٹ ہوئے تو جان سے ماردوں گا تمہیں۔"

انگلی اٹھا کر اسے وران کیا گیا تھا۔

"میں ابھی لالہ کو سچ بتائوں گی اور آپ سے جڑے رشتے سے آزادی لوں گی۔"

وہ جیسے روتے ہوئے برداشت کی آخری حد پر تھی۔فارا کی بات پر طلحہ نے بمشکل ہی اپنا غصہ کنڑول کیا تھا۔

"بتائو شوق سے اور ہاں یہ بھی بتانا کہ میں نے تم سے رشتہ جوڑا کیوں تھا؟"

طلحہ کے طنز پر اس کی بے بسی جیسے ایک لمحے میں عود آئی تھی۔وہ جانتا تھا وار کاری ہوگا اسی لئے تو ضرب لگائی گئی تھی۔فارا نے رخسار پر بہتے آنسوئوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور اس کے مقابل آئی تھی۔

"اپنے مشن کے لیے چاہے جتنا بھی وقت لے لیں لیکن مجھے اس نکاح سے آزاد کر دیں۔"

التجا تھی اس کی آواز میں جو مقابل کو جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔ طلحہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ چند مہینوں پہلے نارمل رہنے والی لڑکی اب کیسے خود کو تکلیف دیتی تھی۔ وجہ صرف طلحہ خان کی ذات تھی۔

"دیکھو فارا مجھے مزید کچھ ہفتے چاہیے اس مشن کے لئے۔۔۔ میں لالہ کو کیا جواب دوں گا؟ تم جانتی ہو وہ میرے سر ہیں پہلے۔۔۔ میری ہر حقیقت سے واقف ہیں لیکن میں چاہ کر بھی انہیں ہمارے نکاح کے بارے میں نہیں بتا پایا۔۔۔ حالانکہ اس نکاح کی حثیت صرف کاغذی ہے لیکن مجھے اس مشن کے مکمل ہونے تک تمہاری حفاظت کے لئے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔"

نرمی سے سمجھاتے ہوئے وہ فارا کے بہتے آنسو اپنی پوروں سے چننے لگا تھا۔ فارا ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔

"مت آیا کریں میرے نزدیک وحشت اور گھن آتی ہے مجھے میرے وجود سے۔"

طلحہ کو دیکھے بغیر وہ بولی اور بنا کچھ کہے وہاں سے جا چکی تھی۔ طلحہ نے اذیت سے آنکھیں بند کی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی اپنے فرض سے آنکھیں نہیں موڑ سکتا تھا۔ محبت تو وہ فرض پر قربان کر ہی چکا تھا مگر اب فرض کی راہ میں مزید کسی کو رکاوٹ بننے نہیں دے سکتا تھا۔

"مجھے لالہ سے بات کرنی ہو گی۔"

خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ وہاں سے نکلا تھا۔ قسمت دور کھڑی آنے والی طوفان کا انتظار کر رہی تھی جو بلاشبہ سب کی زندگی میں تباہی مچانے والا تھا۔

اسامہ اپنی فیملی کو لے کر اپنے گھر واپس جا چکا تھا۔ ثمامہ بھی تھک ہار کر اپنے کمرے میں واپس آیا تھا جب اس کا دھیان اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھی انفال پر گیا تھا۔ اس کے ماتھے پر لاتعداد شکنوں کا جال بنا تھا۔ رات کے گیارہ بجے وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہی تھی؟ یہ سوچ ثمامہ کے ذہن میں ابھری تھی۔ انفال جو اس کا انتظار کر رہی تھی اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے ایس کے۔"

اعتماد سے بولتے ہوئے وہ اس کے مقابل آئی تھی۔اس کی نیلی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔
ثمامہ نے اسے آج سارے فنکشن میں نظرانداز کیا تھا جو کہ اب ایک مشکل ترین امر لگ رہا تھا۔

"مگر مجھ تم سے کوئی بات نہیں کرنی اس لئے جائو یہاں سے۔"

بے رخی سے بولتے ہوئے وہ اپنی الماری کی جانب بڑھا تھا۔

"میرے لئے جو گھڑی لی تھی آج وہ مجھے دیں میں وہ نیورسٹی پہن کر جائوں گی۔"

استحقاق بھرے لہجے میں بولتے وہ ثمامہ کے قدم ساکت کر گئی تھی۔ایک دم وہ پلٹ کر مقابل کو دیکھنے لگا جو مسکرا رہی تھی۔

Urdu Novels Ghar

"تمہیں کس نے کہا کہ وہ گھڑی میں نے تمہارے لئے لی ہے؟"

لب بھینچے وہ انفال کی بات نفی کرنے کی بجائے اسے بے یقینی کے دوراہے پر کھڑا کر گیا تھا۔

"وہ میرے لئے ہی تھی۔"

اب کی بار اس کا لہجہ اعتماد کی کمی لئے ہوئے تھا۔ مقابل کے لبوں پر اس کا فق چہرہ دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"وہ تمہارے لئے بالکل نہیں تھی انفال خان اس لئے اپنی دل میں پیدا ہونے والی تمام خوش فہمیوں کو نکال دو۔"

ثمامہ اس کے یقین کو دو منٹ میں زبر سے زیر کر چکا تھا۔ وہ نم آنکھیں لئے اس کے قریب آئی تھی۔
ثمامہ کے دل کو اس کی نیلی آنکھوں میں موجود بے یقینی میں گرے دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی مگر وہ ڈھیٹ بنا ہوا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"آپ چاہے وہ گھڑی مجھے نہ دیں ایس کے لیکن خدارا مجھے اس اذیت میں مبتلا نہیں کریں کہ آپ کے دل میں میری جگہ ختم ہو گئی ہے۔"

ثمامہ اس کے بھیگے لہجے میں چھپی تکلیف کو اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔انا کا مارا شخص وہ اس بار تابوت میں آخری کیل ٹھوکنا چاہتا تھا۔

"انفال خان۔۔۔ تمہیں میں نے اپنے دل سے اس دن نوچ کر نکالا تھا جس دن تم نے میری محبت کو اپنے قدموں تلے روند کر رویان کبیر سے میری موجودگی میں نکاح کیا تھا۔تمہارے لئے میری محبت اسی دن ختم ہو گئی تھی جس دن تم نے چاچو اور آنی کو اس کے کہنے پر اس کے گودام میں بلایا تھا۔تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارے اس سو کالڈ عاشق نے ان کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کروایا تھا۔مجھ سے دور رہو کیونکہ مجھے اب نہ تم سے کسی قسم وابستگی ہے اور نہ ہی میرا دل تمہارے لئے دھڑکتا ہے۔"

ثمامہ اس کے کندھوں سے تھام کر اسے اپنے مقابل کرتے ہوئے سرد انداز میں بولا تھا۔ماضی کا باب کھول کر وہ اسے جلتے کوئلوں پر لٹا چکا تھا۔انفال نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا۔ثمامہ نے اسے چھوڑا اور خود کمرے سے منسلک سٹڈی روم کی جانب چلا گیا تھا۔جتنی تکلیف اسے ہوئی تھی اتنی ہی تکلیف میں وہ بھی تھا کیونکہ اسے درد دینے میں آج وہ آخری حد پار کر چکا تھا۔انفال روتے

ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گئی تھی جبکہ ثمامہ روتے ہوئے سٹڈی روم کے دروازے کے ساتھ زمین پر بیٹھا رو رہا تھا۔اسے تکلیف دینے کے چکر میں وہ اپنی اذیت میں اضافہ کر چکا تھا۔

ماضی:

"تم کافی خوش لگ رہے ہو آج کوئی خاص وجہ ؟"

ثمامہ اور عمر کیفے میں بیٹھے کافی پی رہے تھے جب عمر نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اس کی برتھ ڈے ہے آج اور میں اسے پرپوز کرنے والا ہوں۔"

انفال کے بارے میں بات کرتے ہوئے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا جبکہ گرین آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔
عمر نے اس کی بات پر مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"وہ جانتی ہے تم اسے سے محبت کرتے ہو؟"

عمر کے اس سوال پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"نہیں جانتی لیکن میں اسے آج آگاہ کرنا چاہتا ہوں اپنے تمام ترجذبات سے۔"

ثمامہ کی سنجیدگی پر وہ مسکرایا تھا۔

"یقین ہے وہ مان جائے گی؟"

"اسے ماننا پڑے گا یار ورنہ میں اس کی سانسیں بھی چھین لوں گا اور اپنی زندگی کو بھی ختم کر لوں گا۔"

گرین آنکھوں میں ایک الگ ہی جنون نظر آیا تھا۔ عمر کو وہ اس وقت دیوانگی کی آخری حدوں کا چھوتا ہوا نظر آیا تھا۔

"اچھا فرض کرو وہ کسی اور سے محبت کرتی ہوئی تو تم کیا کرو گے؟"

عمر نے پوچھا تو اس کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی۔

"جتنی اس کی عمر ہے وہ محبت کسی سے نہیں کر سکتی لیکن اگر ایسا ہوا تو ثمامہ خان اس کی جان لے لے گا۔"

ثمامہ سرد انداز میں بولتے ہوئے وہاں سے اٹھا اور بنا اس کی طرف دیکھے کیفے سے باہر چلا گیا تھا۔ عمر نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔ بلاشبہ وہ عشق کی معراج کو چھونے جا رہا تھا۔

شام کے سائے کافی گہرے ہوئے تو ثمامہ گھر واپس آیا تھا۔ لائونج میں انفال کو نہ پا کر وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھا تو انفال کمرے سے نکلتی دکھائی دی۔ اسے تیار دیکھ کر ثمامہ چندپل مبہوت رہ گیا تھا۔ ہلکے سبز رنگ کی کیپری پر گولڈن کلر کی شرٹ زیب تن کئے، ہائی ہیلز پہنے، لمبے بالوں کی ٹیل پونی کئے، اچھے سے میک اپ کئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ نیلی آنکھوں میں موجود کاجل مزید قاتلانہ تھا۔

"ایس کے میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی مجھے آپ سے کسی کو ملوانا ہے؟"

انفال کی بات پر وہ سر جھٹک کر مسکرایا تھا۔

"کس سے ملوانا ہے۔۔۔اور اتنا تیار ہو کر کہاں جا رہی ہو؟"

ثمامہ کے سرسری انداز پر انفال کے لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ آئی تھی۔
جسے ثمامہ خود سے اس کی جھجھک محسوس کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔

"آج میری برتھ ڈے ہے اور ہر سال کی طرح آپ آج بھی مجھے میری پسند کا تحفہ دینے والا ہیں۔"

وہ مسکراتے ہوئے حق جتا رہی تھی۔ ثمامہ تو اس کے ہر انداز پر فدا تھا۔

"کیا چاہیے تمہیں؟"

"آپ میرے ساتھ چلیں میں بتاتی ہوں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر کی جانب لے کر جانے لگی تھی کہ محزل جو کیچن سے نکل رہی تھی نے اسے گھورا تھا۔

"لالہ جان کو غصہ آئی گی آپا جان اگر تم ان کو ابھی ساتھ لے کر جائے گا تو۔"

محزل کی بات پر ثمامہ مسکرایا تھا وہ چاہ کر بھی اس پر غصہ نہیں کر سکتا تھا۔

"ایس کے مجھ پر کبھی بھی غصہ نہیں ہوں گے تم دیکھ لینا۔"

کیا مان تھا جو اس کی نیلی آنکھوں میں چمکا تھا۔ کیا غرور تھا جس پر گرین آنکھیں بہک رہی تھیں۔ وہ اس کی تھی۔ دل نے چپکے سے سرگوشی کی تھی۔

"لیکن آفس سے آکر لالہ جان جم جاتی ہے اور اگر ان کو کوئی کام بولو تو یہ ڈانٹ دیتی ہے۔"

محزل نے منہ بسور کر کہا تو انفال مسکرائی تھی۔ ثمامہ نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔
"ہم ابھی واپس آتے ہیں۔"

یہ بول کر وہ انفال کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھا تھا جبکہ محزل منہ بسور کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔

ایک ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روک کر وہ اسے دیکھنے لگا جو مسکرا کر اتر رہی تھی۔

"یہاں تم نے کس نے ملوانا ہے مجھے انفال؟"

ثمامہ گاڑی کو لاک کرتے اس کے پیچھے جاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"ایس کے بس چپ کر کے چلیں نا۔"

انفال دھیمے انداز میں بولتے ہوئے ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوئی تھی جبکہ ثمامہ اس کی تقلید میں ارد گرد دیکھتا اندر داخل ہوا تھا۔

"وہ رہی۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال کی جوش بھری آواز پر وہ مسکراتے ہوئے ایک ٹیبل کی جانب بڑھا تھا جہاں ایک لڑکا اور لڑکی بیٹھے تھے۔ ثمامہ نے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات کو جگہ دی تھی۔

"ایس کے آئیں میرے ساتھ۔"

ثمامہ کا ہاتھ پکڑے وہ اس ٹیبل کی جانب بڑھی تھی جہاں ایک ماڈرن سی لڑکی اور لڑکا بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"سوری میں لیٹ ہو گئی۔"

انفال نے معذرت کی تو وہ دونوں مسکرا دیئے تھے جبکہ ثمامہ ہنوز سنجیدگی لئے ہوئے تھا۔

"اٹس اوکے پرنسسز۔"

لڑکی کی آواز پر وہ ایک سرسری سی نظر اس پر ڈال کر دوبارہ انفال کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ایس کے یہ ہے میری بیسٹ فرینڈ زرتاشہ ہے اور یہ اس کا کزن رویان ہے۔ زرتاشہ یہ میرے فرسٹ کزن ثمامہ خان ہیں اور میں انہیں ایس کے بلاتی ہوں۔"

انفال نے ان کا آپس میں تعارف خوشدلی سے کروایا تھا۔

"ہائے ایم رویان کبیر۔"

رویان نے انفال کے اشارے کو دیکھ کر جلدی سے اپنا ہاتھ ثمامہ کی جانب بڑھایا تھا۔

"ثمامہ خان۔"

بے تاثر انداز میں بولتے ہوئے وہ انفال کی جانب متوجہ ہوا تھا جبکہ ہاتھ تھام کر وہ جلد ہی چھوڑ چکا تھا۔

"انفال تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو؟"

ثمامہ کی بیزاری پر انفال نے ان دونوں کو شرمندگی سے دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ایس کے بیٹھیں تو سہی۔"

زبردستی اس کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے وہ مسکرائی تھی۔

"ایس کے آپ۔۔۔۔"

"مجھے ایس کے انفال کے علاوہ کوئی نہیں بولتا تو مس آپ بھی احتیاط کریں پلیز۔"

ثمامہ اس کی بات درمیان میں کاٹ کر سنجیدگی سے بنا کسی لحاظ کے بولا تھا۔زرتاشہ ڈھیٹوں کی طرح مسکرائی تھی۔رویان نے کافی دلچسپی سے ثمامہ خان کو دیکھا تھا۔

"اوکے سوری۔۔۔ثمامہ خان۔۔۔آپ بزنس کرتے ہیں۔رائٹ۔"

زرتاشہ کی آواز پر اسے کوفت ہوئی تھی۔

"جی بالکل۔"

Urdu Novels Ghar

ثمامہ یہ بول کر اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا تھا جبکہ انفال زرتاشہ سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھی۔

"انفال اس میں بلیک پیپر ہے تمہیں الرجی ہے نا تو کیوں پینے لگی ہو؟"

انفال جو بے دھیانی میں چکن سوپ پینے لگی تھی رویان کی بات پر چونکی تھی جبکہ ثمامہ نے موبائل سے سر اٹھا کر رویان کو گھورا تھا۔
ثمامہ کی برداشت یہیں تک تھی۔

"انفال گیٹ اپ۔۔۔ڈیڈ کی کال آرہی ہے موسی لوگ پہنچ گئے ہیں گھر۔"

ثمامہ جو پچھلے آدھے گھنٹے سے ان دونوں کو برداشت کر رہا تھا بولا تو انفال نے زرتاشہ سے معذرت کرتے ہوئے رویان کو ایک نظر دیکھا اور ثمامہ کے ساتھ وہاں سے چلی گئی تھی۔
زرتاشہ کی نظروں نے دور تک ثمامہ کی پشت کو دیکھا تھا۔

"ایس کے آپ کو زرتاشہ کیسی لگی؟"

انفال گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ثمامہ کا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگی۔ ثمامہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"اس بات کا کیا مطلب ہے انفال؟"

"ایس کے وہ زرتاشہ نے اس دن آپ کی تصویر دیکھی تھی میرے موبائل میں تو۔۔۔"

انفال نے تمہید باندھی تھی۔

"تو؟"

"تو یہ کہ وہ آپ سے محبت کرتی ہے اور آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔"

انفال آنکھیں بند کر کے تیزی سے بولی تھی۔ ثمامہ جو اگینشن میں چابی گھمارہا تھا ساکت ہوا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیا کہا؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا تو انفال نے ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"وہ آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے اور۔۔۔"

"بس کرو انفال۔"

ثمامہ نے درشت لہجے میں اس کی بات کو ٹوکا تھا۔انفال نے سہم کر اسے دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو گیا تھا۔

"لیکن ایس کے۔"

"مجھے اس سے شادی نہیں کرنی اینڈ نو مور آرگیومنٹس۔"

Urdu Novels Ghar

انفال کو دوبارہ منہ کھولتے دیکھ کر ثمامہ نے سرد انداز میں اسے سختی سے منع کیا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"مجھے بھابھی چاہیے ایس کے۔"

انداز ضدی تھا۔ ثمامہ بمشکل ہی خود پر کنڑول کئے ہوئے تھا۔

"اگر میں نے شادی کر لی تو میں اپنی بیوی سے زیادہ محبت کروں گا۔"

ثمامہ نے جیسے باور کروایا تھا۔

"وہ تو سب ہی کرتے ہیں۔ آپ کر کے کونسا انوکھا کام کریں گے۔"

لاپرواہی لہجے سے چھلکی تھی۔ ثمامہ کی گرفت سٹئیرنگ پر مضبوط ہوئی تھی۔

"اس ٹاپک پر میں دوبارہ بات نہیں کرنا چاہتا انفال اور اب پلیز اس بات پر اپنی بہن کی طرح ناراض مت ہونا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

نرمی سے بولتے ہوئے وہ جیسے خود کو کنڑول کر رہا تھا۔

"اوکے۔"

انفال نے مسکرا کر کندھے اچکاتے ہوئے بات ختم کی تھی۔ ثمامہ کی سوچوں کا محور اب اس کی ذات تھی جو اس کی جذبات سے انجان ہوتے ہوئے اسے خود سے دور کر رہی تھی۔

حال:

دکھتے سر کو تھام کر وہ اٹھا تھا۔ گرین آنکھوں میں چھائی سرخی اس کی رتجگے کی علامت تھی۔ ساری رات سٹڈی روم میں گزار کر وہ ڈھیٹ بن کر وہاں سے باہر نکلا تھا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ زخمی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی یقیناً وہ اس کی روح تک کو زخمی کرتے ہوئے خود بھی گھائل ہو چکا تھا۔ فریش ہو کر وہ ڈائینگ ٹیبل پر آیا تو ہانم اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر چونکی تھیں۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ثمامہ؟"

انفال کے فکر مند چہرے کو دیکھ کر بمشکل ہی وہ اپنے لبوں پر مسکراہٹ لا سکا تھا۔انفال نے سر اٹھانے کی غلطی نہیں کی تھی جبکہ محزل اور طلحہ سیمت اکشم اور یسرا بیگم بھی اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"ماما میں ٹھیک ہوں۔بس تھوڑا سا فیور ہے آپ پریشان نہیں ہوں میں میڈیسن لے لوں گا۔"

ثمامہ چائے کا کپ پکڑتے ہوئے نرمی سے انہیں مطمئن کرنے لگا تھا۔ہانم نے بے ساختہ انفال کو دیکھا تھا جو سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف تھی۔

"لالہ جان ام کو تم بہت زیادہ بیمار لگ رہی ہے۔"

"ویسے تو میں محزل سے اتفاق نہ کرتا مگر آپ کی سرخ آنکھیں دیکھ کر مجھے خود محسوس ہو رہا ہے لالہ جان۔"

طلحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"لالہ جان تم اس کی باتوں کو نہیں سوچنا کیونکہ یہ تو پاگل خانے سے فرار ہوئی ہے۔"

محزل کی بات پر سب ہی مسکرائے تھے جبکہ ثمامہ مسکرا کر اٹھا اور ہانم سے اجازت لے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔ایک آنسو ٹوٹ کر انفال کی آنکھ سے گرا تھا جسے اس نے جلدی سے صاف کیا تھا مگر ہانم نے اس کی اس حرکت کو باخوبی دیکھا تھا۔

"مجھے ثمامہ خان سے ملنا ہے۔"

طلحہ محزل اور انفال کو یونیورسٹی ڈراپ کر کے خود ثمامہ کے آفس اس سے بات کرنے آیا تھا۔ ریسیپشن پر پہنچ کر اس نے کہا تو سیکرٹری نے اسے ثمامہ کے آفس کا راستہ سمجھاتے ہوئے جانے کے لئے کہا تھا۔ طلحہ مسکرا کر ثمامہ کے آفس کی جانب بڑھا اور بنا ناک کئے اندر داخل ہوا تھا۔

"سوری لالہ جان وہ عادت نہیں ہے ناک کرنے کی۔"

ثمامہ جو فائل ریڈ کر رہا تھا طلحہ کے بنا دستک دیئے اندر آنے پر اسے گھورنے لگا تو طلحہ مسکرا کر چہرے پر معصومیت طاری کرتے ہوئے اپنے دفاع میں بولا تھا۔ ثمامہ نے سر جھٹکا تھا۔

"یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔ایک ماہ کی چھٹی ملی ہے تو انجوائے کرو اسے۔"

ثمامہ نے نظریں فائل پر جماتے ہوئے کہا تو طلحہ نے اسے گھورا تھا۔

"یقیناً اس چھٹی میں آپ مجھے میرا ٹاسک دے چکے ہیں۔"

طلحہ نے دانت پیسے تھے۔ ثمامہ کے لبوں پر مسکراہٹ آنے کے لئے مچلی تھی مگر وہ خود پر کنٹرول کر گیا تھا۔

"آئی ایس آئی جوائن کرنا تمہارا ذاتی فیصلہ تھا۔"

ثمامہ نے جیسے اسے کچھ باور کروایا تھا۔

"لالہ مجھے ایک اہم بات کرنی تھی آپ سے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے ہچکچاتے ہوئے بات بدلی تھی۔ ثمامہ فائل ٹیبل پر رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"میں سن رہا ہوں۔"

طلحہ کو اضطرابی کیفیت میں دیکھ کر وہ نرمی سے بولا تھا۔

"آپ جانتے ہیں وہ میرے نکاح میں ہے۔"

فارا کی بات کرتے ہوئے وہ مزید پریشان ہوا تھا۔

"ہاں تو؟"

مقابل پر سکون تھا۔

"وہ میری جان کا وبال بن رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے وعدے پر مجبور ہوا تھا۔ مجھے اس رشتے سے آزادی چاہیے میں محزل سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔"

ثمامہ نے اس کے چہرے پر پریشانی واضح دیکھی تھی۔

"اس مشن کے مکمل ہونے تک تم اس کے سکول میں اس کی حفاظت کے لئے رہو گے دوسری بات جس جگہ سے وہ واپس آئی ہے مجھے نہیں لگتا اس کی پاکیزگی وہ خود بھی ثابت کر سکے گی۔"

ثمامہ کی بات پر وہ بے بسی سے انہیں دیکھنے لگا تھا۔

"محزل کو تکلیف نہیں دے سکتا میں اور اگر انہیں اس رشتے کے بارے میں پتہ چل گیا تو آپ جانتے ہیں ان کی حالت کیا ہو گی۔"

"وقت سے بڑا مرہم کوئی نہیں ہوتا طلحہ خان وہ بھی سنبھل جائے گی۔ بعض دفعہ جن کے بغیر سانس لینا مشکل ہوتا ہے ناخدا ہمیں ان سے دور کر کے ایک چیز واضح کر دیتا ہے کہ انسان ہر رشتے، ہر انسان کے بغیر رہ سکتا سوائے اس کی ذات کے۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"لیکن فارا مجھے بلیک میل کرتی ہے۔"

طلحہ کے شکایتی انداز پر وہ مسکرایا تھا۔

"تم جانتے ہو وہ تمہیں اپنا مجرم سمجھتی ہے اس لئے تمہیں زچ کرتی ہے لیکن بے فکر رہو اس کی جانب سے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ منہ بسور کر رہ گیا تھا۔

"میں پچھلے چار سال سے پاکستان میں ہوں یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا سوائے آپ کے لیکن اس فارا کی بچی نے پچھلے چند مہینوں سے میری نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔"

"طلحہ دھیان سے کہیں یہ نیندیں تم نے دلگی میں حرام نہ کرلی ہوں۔"

ثمامہ نے کھوجتی نظروں سے مسکرا کر طلحہ کو جانچا تھا۔

"میں صرف مخزل کا ہوں آپ جانتے ہیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

وہ جیسے ثمامہ سے زیادہ خود کو باور کروا رہا تھا۔

"کیا فارا کو بیوی کا درجہ دے کر بھی تم محزل سے محبت کا دعوی کر سکتے ہو؟"

ثمامہ کی بات پر وہ شاکڈ ہوا تھا۔ کیا وہ اس کے ہر لمحے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ گلا تر کر کے وہ ثمامہ کو دیکھنے لگا۔ جو ہنوز پر سکون تھا۔

"محزل کو میں کبھی بھی کسی ایسے انسان کو نہیں دوں گا جس کا دل تو اس کا ہو مگر روح کا مالک کوئی اور بن چکا ہو۔"

ثمامہ کی بات پر وہ لاجواب ہوا تھا۔ وہ کیا چاہتا تھا؟ یہ اسے خود سوچنا تھا۔

"میں محزل سے کبھی محبت نہیں کر سکا شاید یہی وجہ ہے کہ میں فارا کی طرف راغب ہو گیا تھا۔"

بے بسی سے بولتے ہوئے وہ شرمندہ تھا۔ ثمامہ اس کی ہر بات سے واقف تھا۔

"میں جانتا ہوں خیر وقت سنبھال لے گا سب تم جائو اور جا کر اپنا ٹاسک پورا کرو۔"

ثمامہ کی بات پر وہ اپنا سر اثبات میں ہلا کر وہاں سے بنا کچھ بولے چلا گیا تھا۔ ثمامہ نے خود اذیتی سے آنکھیں بند کی تھیں۔ بلاشبہ وہ بنا کسی قصور کے قصوار ٹھہرایا جانے والا تھا۔ ثمامہ کو طلحہ سے زیادہ فارا کی فکر تھی جو تین دفعہ خودکشی کی کوشش کر چکی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہے لالہ جان؟"

ثمامہ کو یونیورسٹی گرائونڈ میں دیکھ کر محزل اس کی جانب بڑھی اور معصومیت سے پوچھنے لگی تھی۔ ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔ محزل نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تمہاری بہن کو شاپنگ پر لے کر جانا ہے شادی کی۔"

ثمامہ نے بروقت جھوٹ گھڑا تھا۔ محزل مسکرائی تھی۔

"ام کو بھی ساتھ لے جائو لالہ جان۔ام بالکل کباب میں ہڈی نہیں بنے گا۔"

محزل کی شرارت پر وہ مسکرا دیا تھا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں تمہاری بہن پارکنگ میں آگئی ہو گی۔"

ثمامہ یہ بول کر وہاں سے جانے لگا تھا جب محزل کی نظر انفال پر پڑی تھی۔انفال کو کیفے کی طرف جاتے دیکھ کر محزل نے اسے اونچی آواز میں پکارا تھا۔

"آپو جان۔"

محزل کی آواز پر انفال نے رک کر ارد گرد دیکھا تو وہ دائیں طرف گروائونڈ میں کھڑی نظر آئی تھی۔ثمامہ جو جانے کے پر تول رہا تھا اس کی اونچی پکار پر رکا تھا۔

"کیا ہوا محزل اس طرح کیوں بلا رہی تھی؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال نے محزل کے قریب آکر پریشانی سے پوچھا تھا جبکہ اس سے چند قدم دور کھڑے ثمامہ کو وہ دیکھ نہیں سکی تھی۔

"آپو جان لالہ جان تم کو شاپنگ پر لے جانے کے لئے آئی ہے۔"

محزل نے خوشی سے بتایا تو انفال نے اس کی نظروں کے تعاقب میں ثمامہ کو دیکھا جو سنجیدگی سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔اس رات کے واقعے کے بعد دونوں نے ہی ایک دوسرے سے مخاطب ہونے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"مجھے ابھی کام ہے محزل۔۔۔ایک اہم میٹنگ ہے تم دونوں رکو میں طلحہ کو کال کرتا ہوں وہ آکر تم دونوں کو شاپنگ پر لے جائے گا۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے اپنا موبائل نکال کر محزل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔محزل نے ایک نظر انفال کو دیکھا جو لاتعلق سی بنی ہوئی تھی۔

"لیکن آپو جان کو تمہارے ساتھ ہی جانا ہے لالہ جان۔"

محزل کی بات پر انفال نے اسے گھورا تھا۔

"لیکن میں مصروف ہوں محزل۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے انفال کو ایک نظر دیکھا اور محزل سے کہا تھا۔

"محزل تم رہنے دو۔۔۔ تمہارے لالہ یقینا مصروف ہوں گے اور ویسے بھی مجھے اسائنمنٹ کا کام کرنا ہے تو میں لائبریری جارہی ہوں۔"

انفال مسکرا کر بولی اور وہاں سے چلی گئی جبکہ محزل نے ثمامہ کو گھورا تھا۔

"لالہ جان تم بالکل نہیں اچھی جان بوجھ کر ہماری آپو جان کو ناراض کرتی ہو۔"

محزل بھی ثمامہ سے سنجیدہ انداز میں مخاطب ہوئی اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

"عجیب ہیں دونوں بہنیں۔"

خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ پارکنگ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

ماضی:

"انفال تم فری ہو کیا؟"

انفال کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ثمامہ نے نرمی سے پوچھا تھا۔انفال جو موبائل پر رویان سے بات کر رہی تھی بمشکل ہی مسکرا کر اسے دیکھنے لگی جواب اس کے نزدیک آرہا تھا۔کال ڈراپ کر کے وہ موبائل کو سائیلنٹ پر لگا کر ثمامہ کی طرف متوجہ ہوئی جو مسکرا کر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"بولیں ایس کے رات کے اس وقت آپ کو کیا کام تھا مجھ سے۔"

انفال نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تم کس سے بات کر رہی تھی؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

جواباً وہ سوال کر رہا تھا۔

"میں زرتاشہ سے بات کر رہی تھی خیر آپ بتائیں کیا کام تھا۔"

مسکرا کر جھوٹے بولتے ہوئے وہ ثمامہ سے نظریں چرا گئی تھی۔

"اچھا وہ مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔مجھے غلط مت سمجھنا۔۔۔کیسے بولوں میں؟"

انفال اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو کنفیوز سا اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔زندگی میں شاید پہلی مرتبہ وہ خود کو نروس محسوس کر رہا تھا۔

"ایس کے بات کیا ہے؟"

انفال نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔نیلی آنکھیں منتظر جواب تھیں۔ہمت کر کے اس نے انفال کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"انفال مجھے نہیں معلوم کہ کب میرے جذبات، میرے تمام احساسات، میرا دل یہاں تک میری روح بھی تمہاری اسیر ہو گئی۔ میں خود سے بھی بھاگنا چاہتا تھا۔ اپنے جذبات کو خود پر بھی عیاں کرنے سے ڈرتا تھا لیکن مجھے لگتا ہے اگر آج ان کو تم پر ظاہر نہ کیا تو تمہیں کھو دوں گا۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے انفال۔۔۔ تمہارا ساتھ زندگی بھر نبھانا چاہتا ہوں۔ میں خود سے زیادہ تمہیں ضروری سمجھتا ہوں۔ میری دھڑکنوں پر تمہارا راج ہے۔ اس محبت کو قبول کر لو انفال اور مجھے اپنی زندگی میں شامل کر لو۔"

ثمامہ سر جھکائے بول رہا تھا جبکہ انفال بے یقینی سے ثمامہ کو دیکھ رہی تھی۔ شاکڈ کیفیت میں وہ نیلی آنکھوں میں پانی جمع کرنا شروع کر چکی تھی۔ وہ بولنے کے لئے لب ہلانے لگی تو آواز نے جیسے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

"مجھے تمہاری ہر ادا، ہر لفظ یہاں تک کہ ہر چیز سے محبت ہے۔ اور۔۔۔"

"بس۔۔۔ بس کر دیں آپ۔"

انفال نے چیختے ہوئے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑائے تھے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ ثمامہ سے چند قدم دور ہوئی تھی۔

"انفال۔"

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ جیسے انفال سے اس ردعمل کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

"خبردار! اگر آپ نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا۔"

سر کو تھام کر وہ بہتے آنسوئوں سمیت اذیت سے بولی تھی۔

"انفال اس طرح کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔میری بات تو سن۔۔۔"

"خدا کے لئے ثمامہ احمر خان بس کر دیں۔"

انفال نے نے چیخ کر اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔ثمامہ نے اس کی آنکھوں میں موجود ٹوٹے مان کی کرچیوں کو دیکھ کر نظریں چرائی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں آپ کو اپنا آئیڈیل مانتی تھی۔ بچپن سے لے کر اب تک آپ کو اپنی زندگی کے ہر فیصلے میں شامل کیا میں نے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا ثمامہ خان کے آپ مجھ پر ہی اپنے نگاہوں کو گاڑھ لیتے۔ میرے لئے جیسا طلحہ ہے ویسے ہی آپ ہیں لیکن آپ نے مجھے کن نظروں سے دیکھا؟ بہن تھی میں آپ کی مگر آپ نے آج تمام رشتوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔"

انفال کی باتوں پر ثمامہ نے سختی سے اپنے لبوں کو آپس میں پیوست کر کے خود کو کنڑول کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"کوئی شخص اتنا گرا ہوا کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی ہی بہن۔۔۔۔"

"تم میری بہن نہیں ہو انفال خان۔"

انفال کو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے ثمامہ دھیمی آواز میں غرا کر اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ گیا تھا۔ چند انچ کے فاصلے پر موجود انفال نے ثمامہ کا چہرہ خوف سے دیکھا تھا۔ ثمامہ نے لعنت بھیجی تھی خود پر اور اس کی نیلی آنکھوں میں موجود تکلیف کو دیکھ کر وہ اسے خود سے دور کر گیا تھا۔

"دیکھو انفال بہن بھائی نہیں ہیں ہم۔۔۔اور یہ کوئی جواز نہیں ہے خود سے مجھے دور کرنے کا۔ ہاں اس کے علاوہ اگر کوئی بات ہے تو بتاؤ۔"

"میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔"

ثمامہ اس کی بات پر مسکرایا تھا۔اس کے چہرے پر معصومیت کا عنصر دیکھ وہ سرشار ہوا تھا۔

"یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے انفال۔۔۔تم مجھ سے محبت نہیں کرتی لیکن میں تو محبت کرتا ہوں نا تم سے۔میری محبت ہم دونوں کے لئے کافی ہوگی۔ویسے بھی نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے مجھے یقین ہے تم جلد ہی مجھ سے محبت کرنے لگو گی۔"

ثمامہ نے بے چین دل سے مسکرا کر نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو انفال نے بے ساختہ اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔

"کیوں؟"

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ جیسے خود کو کسی طوفان کے لئے تیار کر رہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔"

جلدی سے بول کر وہ سانس روک گئی تھی۔ ثمامہ کو اپنی سماعتوں پر کوئی بم گرتے ہوئے محسوس ہوا تھا۔ ہر طرف جیسے موت کا سا سناٹا چھایا تھا۔ ہاتھوں پر گرفت خود بخود ڈھیلی ہوئی تھی۔ دو قدم پیچھے ہٹ کر وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ جھوٹ ہے نا؟"

ثمامہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جبکہ وہ جیسے ایک بھیانک خواب سے نکلنا چاہتا تھا مگر تمام راستے مسدود ہو چکے تھے۔
"اس کا نام رویان ہے آپ آج مل چکے ہیں اس سے۔۔ وہ اپنی خالہ کے ساتھ ہمارے گھر آنا چاہتا ہے رشتے کے لئے۔"

انفال کی ہاں کے منتظر ثمامہ کی آنکھیں پہلی دفعہ اس کی بات پر چھلک اٹھی تھیں۔ وہ اپنے قد سے آج نیچے گرا تھا۔ الفاظ جیسے ختم ہو چکے تھے۔ ایک دم وہ نیچے اپنے گھٹنوں کے بل گرا تھا۔ گرین

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

آنکھیں سرخی سے تر ہوتے ہوئے آنسوئوں سے لبریز تھیں۔انفال نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روکا تھا۔

"تم کیسے اس سے سے محبت کر سکتی ہو انفال جبکہ تم جانتی تھی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

ثمامہ کو اپنی آواز جیسے کھائی میں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔وہ بھیگے لہجے میں اپنی اذیت کو بیان کر رہا تھا۔انفال کے آنسوئوں میں مزید روانگی آئی تھی۔

"مجھے معاف کر دیں ایس کے یہ میرے بس میں نہیں تھا۔"

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ شرمندگی سے سر جھکائے بولی تھی۔

"تم مجھ سے محبت کر لو انفال۔۔۔ورنہ میں مر جائوں گا۔۔۔میری سانسیں چھین لو مگر بول دو تم نے ابھی جو بھی سب کہا وہ مذاق تھا۔"

ثمامہ جیسے کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔یقیناوہ حواس میں نہیں تھا۔

"میں رویان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

انفال کے الفاظ جیسے اس کی تکلیف کو آخری حدوں تک پہنچا رہے تھے۔

"انفال تم جیسا بولو گی میں ویسا بن جائوں گا مگر خدا کے لئے مجھے اس تکلیف میں مبتلا نہ کرو کہ تم کسی اور کو چاہتی ہو۔ میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ میرا دم گھٹ جائے گا۔"

اس کے ہاتھوں کو تھام کر ثمامہ نے جیسے اپنی بے بسی اس پر عیاں کی تھی۔ رونے کی وجہ سے اس کا لہجہ بھاری ہونے لگا تھا۔

"مجھ سے اچھی لڑکی آپ کو مل جائے گی اور مجھے یقین ہے وہ آپ سے بہت محبت کرے گی۔"

"مجھے کوئی اور نہیں بس تم چاہیے ہو۔"

وہ اب جیسے التجا کر رہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ایس کے آپ یہاں سے جائیں پلیز میں صرف رویان سے محبت کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی۔"

انفال اپنے آنسو صاف کر کے خود غرضی سے بولی اور اس سے دو قدم دور ہٹی تھی۔

"میں تمہیں بہت محبت دوں گا انفال بس ایک بار اس رویان کی جگہ مجھے دے دو۔"

ہاتھ جوڑے وہ اب اس کے سامنے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا۔انفال نے اپنا رخ موڑ کر اسے اپنا جواب بتا دیا تھا۔

"میں مر جائوں گا انفال اس طرح مت دھتکارو مجھے۔"

"اور اگر میں رویان سے دور ہوئی تو میں مر جائو گی۔۔۔اس لئے پلیز جائیں یہاں سے۔"

انفال اونچی آواز میں بولی تھی مگر پلٹنا گوارہ نہیں کیا تھا۔ ثمامہ خان کے سر میں ایک دم درد اٹھا تھا۔ سر کو تھام کر وہ بمشکل اٹھا اور لڑکھڑا کر اس کی جانب بڑھا مگر ایک قدم اس کی جانب بڑھنے

Urdu Novels Ghar

پر اس کا درد نا قابل برداشت ہوا تو وہ چیخ کر ایک دم سے زمین پر گرا اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا تھا۔انفال ایک دم پلٹی تھی۔

"ایس کے۔"

اسے اونچی آواز میں پکارتے ہوئے وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔

"میں محبت کرتا ہوں۔۔۔میں مر جائوں گا۔"

ہاپسٹل کے کوریڈور میں بیٹھے وہ پچھلے دو دن سے ان لفظوں کی باز گشت اپنے آس پاس سن رہی تھی۔

اس رات ثمامہ کا نروس بریک ڈائون ہوا تھا۔وہ اس کے بے ہوش ہونے کے بعد اکشم کے کمرے میں گئی تھی اور اسے بلا کر لائی تھی۔اکشم اور طلحہ اسے اٹھا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹا کر اسے اکشم کے بنائے ہوئے ہاسپٹل میں لے گئے تھے جبکہ ہانم اور یسرا بیگم، محزل اور انفال ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھیں۔اس کے نروس بریک ڈائون کی خبر جیسے خان حویلی کی

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

مکینوں پر بجلی بن کر گری تھی۔سب ہی اس کی زندگی کے لئے دعا گو تھے۔ہانم مسلسل یسرا بیگم کے حصار میں آنسو بہا رہی تھیں۔انفال اس کی حالت کا ذمے دار خود کو سمجھ رہی تھی۔

"ڈاکٹر ایس کے کی طبیعت کیسی ہے اب؟"

ڈاکٹر جو آئی سی یو میں ثمامہ کو چیک کر کے باہر نکل رہا تھا انفال اس کی جانب بڑھتے ہوئے بے تابی سے پوچھنے لگی۔سب ہی ڈاکٹر کے جواب کے منتظر تھے۔اکشم نے ایک نظر طلحہ کو دیکھا جو سرخ آنکھیں لئے بنا پلک جھپکے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔اکشم نے آگے بڑھ کر انفال کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"دیکھیں ڈاکٹر اکشم آپ بھی ان کی تمام رپورٹس کو دیکھ چکے ہیں۔ان کی ذہنی حالت اچانک اتنے برے طریقے سے ڈیمج ہوئی ہے کہ اس کے ریکور ہونے کے چانسز بہت ہی کم ہیں۔"

ڈاکٹر کے الفاظ انفال کی شرمندگی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

"ڈاکٹر شہزاد کیا وہ اپنی ول پاور کو بالکل بھی استعمال نہیں کر رہا؟"

اکشم نے کافی ہمت کر کے ڈاکٹر سے سوال کیا تھا۔

"پچھلے دو دن سے ان کی حالت مزید خراب ہو رہی ہے اور وہ بالکل بھی کوشش نہیں کر رہے سروائیو کرنے کی۔"

"کیا میں اس سے مل سکتی ہوں؟"

ہانم کی گلوگیر لہجے میں موجود التجا پر اکشم نے ذور سے آنکھیں بند کی تھیں۔

"پلیز کوشش کیجئے گا کہ ان کی حالت مزید خراب نہ ہو۔"

ڈاکٹر یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ اکشم نے ہانم کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ہانم بنا کسی تاخیر کے اندر گئی تھیں۔ مشینوں میں جکڑے اپنے جوان بیٹے کے وجود کو دیکھ کر ہانم نے بمشکل ہی اپنی سسکی دبائی تھی۔

"مجھے ممتا کا احساس دلانے والے تم ہو سیم۔۔۔ میری پہلی خوشی اور سکون کا باعث تم ہو سیم۔۔ کیوں اپنی ماں کو اتنی تکلیف دے رہے ہو؟ تم کہتے تھے کہ تمہیں میرے آنسو درد دیتے ہیں تو

کیوں تم یہاں ایسے لیٹ کر مجھے اذیت دے رہو؟ میں ماں ہوں نہ تمہاری تو کیوں تم مجھے تکلیف دے رہو پلیز اٹھ جائو۔۔۔اپنی ماں کے ساتھ ایسا نہ کرو۔"

ہانم اس کے پاس بیٹھ کر تکلیف کی انتہا کو محسوس کرتے ہوئے رو رہی تھیں۔ان کا روتے ہوئے لہجہ کافی بھاری ہو گیا تھا۔

"اگر تم نے اب آنکھیں نہ کھولی سیم تو تمہاری ماں بھی تمہارے ساتھ یہیں بستر لگوا لے گی۔۔ دیکھ لینا تم۔"

اس کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے ہانم خان کے لب لرزے تھے۔

"کاش کے میں تم پر آنے والی اس تکلیف کو خود پر لے سکتی۔۔۔میں کبھی تمہیں کمزور نہیں دیکھ سکتی سیم۔۔۔تم ہانم خان کے بیٹے ہو۔۔۔ہانم تمہارے بغیر کچھ نہیں ہے پلیز اپنی ماں کو تنہا نہیں چھوڑ او واپس آ جائو۔"

روتے ہوئے ہانم کا ضبط ٹوٹا تھا۔ ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ مسلسل دھندلی آنکھوں سے ثمامہ کو دیکھ رہی تھیں جس کے وجود نے بالکل حرکت نہیں کی تھی۔ اکثم جو ہانم کو بلانے آیا تھا ہانم کو روتے دیکھ اس کی جانب بڑھا تھا۔

"کیوں پریشان ہو رہی ہو اللہ سب ٹھیک کر دے گا یقین رکھو اس پر۔۔۔۔۔اور جاؤ باہر نماز کا وقت ہو گیا ہے۔"

اکثم نے نرمی سے بولا۔

"میں اپنے بیٹے کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی خان پلیز اسے بولیں اس کی ماں مر جائے گی اسے ایسے دیکھ کر۔"

ہانم خان کی بات پر اکثم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"دعا کرو اپنے بیٹے کے لئے کیونکہ اسے دعاؤں کی ضرورت ہے ہانم۔"

نرمی سے سمجھاتے ہوئے وہ ثمامہ کو دیکھنے لگے۔اس کی طرف جھک کر وہ اس کے خاموش وجود کو دیکھنے لگے۔اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ کر وہ اپنے آنسو اس کی بند آنکھوں پر گرا کر پلٹے اور ہانم کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔دعائوں کی ضرورت میں بستر پر لیٹے وجود کی بند آنکھوں سے آنسو باہر نکلے اور تکیہ بھگو کر اس کو زندگی کی صورت میں ہر پل کی موت سے متعارف کروا گئے تھے۔

ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے ہاپسٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آئے ہوئے۔ارتسام اور ریاح بھی کینیڈا سے واپس آ چکے تھے۔ارتسام اپنی کسی میٹنگ کے لئے کینیڈا گیا تھا اور ساتھ ریاح بھی گئی تھی۔وہ دونوں تو ثمامہ کی طبیعت کا سن کر ہی ایک ہفتہ پہلے واپس آ چکے تھے۔ثمامہ نے انفال کو مکمل نظر انداز کیا ہوا تھا۔یہ بیگانگی انفال کی شرمندگی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔رات کا وقت تھا جب سب ڈنر کر کے آرام کر رہے تھے۔ثمامہ ایک ڈائری پکڑے اپنے حال دل کو لکھ رہا تھا جب اس کے کمرے پر کسی نے دستک دی تھی۔

"آ جائیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ نے اپنے کمرے میں موجود دیوار پر لگی گھڑی پر وقت دیکھا جہاں گیارہ بج کر دس منٹ ہو چکے تھے۔ دروازے سے نمودار ہونے والے وجود کو دیکھ کر ثمامہ کو حیرانگی ہوئی تھی۔ چہرے کو بے تاثر کئے وہ اپنی ڈائری کو بند کر کے تکیے کے نیچے رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا جو مجرم بنے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر سر جھکائے کھڑی تھی۔

"اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو انفال؟"

نرمی سے بولتے ہوئے وہ اجنبی لہجہ اپنائے ہوئے تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

دھیمی آواز میں بول کر وہ مقابل کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ کو بکھیر گئی تھی۔

"لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اس لئے جا سکتی ہو۔"

سنجیدگی سے بولتے ہوئے وہ اپنے درد کو چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

"مجھے معاف کردیں ایس کے لیکن یہ سب میرے اختیار میں نہیں ہے۔"

انفال نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"اور تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھنا شاید میرے اختیار میں نہیں ہے۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ گہری سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔بلاشبہ وہ اس کو زیر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

"ادھر آئو۔"

لہجے میں نرمی سموتے ہوئے وہ مقابل کو حیران کر گیا تھا۔انفال اپنی حیرانگی پر قابو پا کر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"کیسے جانتی ہو اس رویان کو؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"زرتاشہ کا کزن ہے وہ۔۔اس کی برتھ ڈے پارٹی پر ہماری ملاقات ہوئی تھی۔اسے میں پسند آ گئی تھی۔اس نے زرتاشہ سے میرا موبائل نمبر لیا اور مجھ سے رابطہ کیا۔پہلے پہل میں نے اس کی کال ریسیو نہیں کی پھر ایک دو مرتبہ اس کو اچھی خاصی سنائیں بھی تھیں لیکن وہ باز نہیں آیا۔میں اسے بلاک بھی کر چکی تھی لیکن وہ نمبر بدل بدل کر مجھ سے رابطہ کرنے لگا۔ہر روز وہ صبح اور رات کو مجھے میسج کرنے لگا تھا۔لاشعوری طور پر میں اس کی عادی ہونے لگی تھی۔پھر آہستہ آہستہ میں اس کے میسج کا جواب دینے لگی۔میسج سے کال اور کال سے کب ہم ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہوئے ہم بھی نہیں جانتے تھے۔اکثر ہماری ملاقات زرتاشہ کے گھر ہونے لگی۔میں اس سے مل کر بہت خوش ہوتی تھی۔وہ بہت اچھا لڑکا ہے اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔وہ زرتاشہ کی ماما جو اس کی خالہ ہیں ان کے ساتھ ہمارے گھر آنا چاہتا ہے۔"

انفال سر جھکائے فرش کو دیکھ کر بول رہی تھی جبکہ ثمامہ نے اپنے خون ہوتے دل کو بمشکل سنبھالا تھا۔آنکھوں کی نمی کو وہ اپنی زخمی مسکراہٹ میں چھپا گیا تھا۔رخ موڑ کر وہ بھیگی پلکوں کو اپنی پوروں سے صاف کرنے لگا تھا۔

"بہت محبت کرتی ہو اس سے؟"

حسرت زدہ انداز میں کیا گیا سوال مقابل کو تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔

"میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن ماما اور پاپا نہیں مانیں گے کبھی بھی اس رشتے کے لئے۔"

انفال نے نم آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھا جو بے تاثر ہو رہا تھا۔

"میں منا لوں گا۔"

ثمامہ نے دل پر پتھر رکھ کر جیسے خود کو جہنم کی آگ میں جھونکا تھا۔انفال نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا جو آنکھوں میں سرخی لئے بے حس بن چکا تھا۔

"آپ کو میرے لئے سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی پاپا بھی میری شادی نہیں کریں گے۔"

"نکاح تو ہو سکتا ہے نا؟"

ثمامہ کا لہجہ ہنوز بے تاثر تھا۔

"لیکن پاپا پھر بھی نہیں مانیں گے۔"

انفال کی بات پر وہ متفق تھا۔اکثم کسی صورت انفال کی شادی ثمامہ کے علاوہ کسی سے نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ ثمامہ کی دیوانگی سے واقف تھا۔

"تم کیا چاہتی ہو اب؟"

ثمامہ نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"میں رویان سے نکاح کرنا چاہتی ہوں کیونکہ وہ واپس انگلینڈ جا رہا ہے تو وہاں جا کر وہ میرے پیپرز بنوائے گا مجھے اپنے پاس بلانے کے لئے۔"

انفال مقابل کی حالت کی پرواہ کئے بغیر سکون سے بول رہی تھی۔

"کب تک جانا ہے رویان نے؟"

Urdu Novels Ghar

شدت ضبط سے آنکھوں کی سرخی اب نمی میں بدل رہی تھی۔

"دودن تک۔"

انفال کے جواب پر وہ اپنی آنکھیں بند کر گیا تھا۔اس کی خوشی کے لئے وہ خود کو قربان کرنے کو بھی تیار تھا۔

"تم کل رویان کو زرتاشہ کے گھر بلائو میں تم دونوں کا نکاح کروادوں گا۔۔تاکہ ڈیڈ کے پاس کوئی آپشن ہی نہ رہے۔"

" تھینکیو سوچ آپ کا۔۔۔آپ کو مجھ سے اچھی لڑکی مل جائے گی ایس کے۔۔۔جس کے ساتھ آپ خوش رہیں گے۔"

نیلی آنکھیں خوشی سے چمکی تھیں جبکہ ثمامہ کے سر میں ہلکا سادرد ہوا تھا۔

"جائواب مجھے نیند آرہی ہے۔۔ صبح میرے ساتھ جانے کے لئے دوبجے تک تیار رہنا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کی پلکیں اس کی آنسوئوں پر بند باندھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں جبکہ دوسری طرف انفال خوش ہو کر وہاں سے گئی تھی۔انفال کا دروازہ بند کرتے ہی ثمامہ کے آنسو اس کے رخسار بھگونا شروع کر چکے تھے۔دل کا درد حد سے سوا تھا۔تکیے میں منہ دیئے وہ اپنی سسکیوں کو دبائے ہوئے تھا کیونکہ اس کے آنسو اور تکلیف صرف اس کی ذات تک محدود تھی۔

"انفال اکثم ولد اکثم دلاور خان آپ کا نکاح رویان کبیر ولد کبیر احمد کے ساتھ بعوض دو لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

نکاح کے کلمات سنتے ہی ثمامہ کی سانس رکی تھی۔روح نکلنا کسے کہتے ہیں وہ آج محسوس کر رہا تھا۔تکلیف حد سے سوا تھی۔وہ انفال کو اپنے ساتھ زرتاشہ کے گھر لایا تھا۔اپنی محبت کو مسکرا کر وہ کسی اور کے حوالے کر رہا تھا۔

رویان کے متعلق اس نے کچھ بھی جاننے کی زحمت نہیں کی تھی۔شاید رقیب کا مرتبہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو اس کی ہر شے سے حسد محسوس ہوتا ہے۔ثمامہ جانتا تھا اگر اس نے رویان کے متعلق کچھ بھی جاننے کی کوشش کی تو انفال اس کو حاسد ٹھہرا کر دھتکار دے گی۔انفال نے مسکرا کر ثمامہ کو دیکھا جو بمشکل ہی اپنے قدموں پر کھڑا تھا۔رویان نے کافی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"قبول ہے۔"

شرمیلی سی مسکراہٹ کو لبوں پر سجائے وہ ثمامہ خان کو خود سے لاتعلق کر گئی تھی۔ ثمامہ الٹے قدم پیچھے کی جانب بڑھا تھا۔ مولوی انفال سے دوبارہ رضامندی لے رہا تھا۔ زرتاشہ اور اس کی فیملی مسکرا کر رویان اور انفال کو دیکھ رہی تھی۔ انفال سے رضامندی لینے کے بعد مولوی رویان کی طرف پلٹا تھا۔ نکاح ہو چکا تھا۔ مبارک باد کا شور اٹھا تو انفال نے مسکرا کر زرتاشہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ایس کے کہاں ہیں؟"

اچانک انفال نے ثمامہ کی غیر موجودگی کو نوٹ کرتے ہوئے زرتاشہ سے پوچھا تھا۔

"وہ لان میں گئے ہیں شاید کوئی کال آئی تھی ان کو۔"

زرتاشہ نے جھوٹ بولا کیونکہ ثمامہ کا موبائل سامنے ٹیبل پر ہی پڑا تھا۔ انفال نے رویان کو دیکھا جو مسکرا کر زرتاشہ کی ماں سے بات کر رہا تھا۔ انفال باہر کی جانب بڑھی تھی۔ ثمامہ کو لان میں گہرے سانس لیتے دیکھ وہ رکی تھی۔ وہ چکر کاٹتے ہوئے خود کو رونے سے باز رکھ رہا تھا لیکن آنسو پھر بھی اس کی تکلیف کو انفال پر عیاں کر گئے تھے۔

"پلیز اس طرح نہ کریں۔۔ سنبھالیں خود کو۔"

"مجھے جانا ہے تم پلیز زرتاشہ کے ساتھ آجانا واپس۔"

ثمامہ نظریں چرا کر وہاں سے نکلنا چاہتا تھا جب انفال اس کے راستے میں حائل ہوئی تھی۔

"میں آپ کے ساتھ واپس جاؤں گی۔"

وہ بضد ہوئی تھی۔ ثمامہ نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے مزید مت آزماؤ انفال ورنہ پچھلی بار تو بچ گیا تھا لیکن اب کی بار موت کو مات نہیں دے سکوں گا۔"

اس کے لفظوں پر انفال نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں آپ کے ساتھ گھر جاؤں گی۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اندازدوٹوک تھا۔وہ ثمامہ سے نظریں ملانے کی غلطی نہیں کر رہی تھی۔رویان جو ثمامہ کا موبائل واپس کرنے آرہا تھاانفال کوروتے دیکھ کراسے غصہ آیا تھا۔لب بھینچے وہ ان دونوں کے پاس پہنچا تھا۔

"ثمامہ آپ کا موبائل۔"

موبائل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ دونوں کواپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔ثمامہ نے موبائل پکڑااور باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔انفال اس کے پیچھے جانے لگی تورویان نے اس کا ہاتھ پکڑلیا تھا۔

"جانے دوانہیں۔۔۔میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑدوں گا۔"

"مجھے ایس کے کے ساتھ واپس جاناکے رویان پلیز ضد نہیں کرو۔"

اپناہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرواکے وہ اس کے پیچھے تقریبابھاگی تھی۔

"کمال اے بھئی۔۔۔تم سے چند منٹ پہلے کی بیوی سنبھالی نہیں جارہی۔"

زرتاشہ کی آوازاپنے پیچھے سے سن کر وہ پلٹ کر اسے گھورنے لگا تھا۔

"اس کے پر تو میں کاٹوں گا۔۔۔بلڈی بچ۔"

رویان غصے سے پھنکارا تھا۔زرتاشہ نے مسکرا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھا تھا۔

"چلو چھوڑو اس کو اور مجھ پر دھیان دو۔"

زرتاشہ بولتے ہوئے اس کے گلے میں بازو حائل کر گئی تھی۔خود کو اسکے قریب کرتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو اپنی انگلی سے چھونے لگی تھی۔

"تم جانتی ہو رویان کبیر تمہاری ان اداؤں کا اسیر ہے اس لئے تو کب اور کیسے وار کرنا ہے باخوبی سمجھتی ہو۔"

رویان نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے چند انچ کا فاصلہ بھی مٹایا تھا۔

"ویسے تمہاری بیوی ہے بہت بیو قوف۔"

زرتاشہ کی بات پر وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

"کونسے والی؟"

"ہاہاہایہ تو مجھے بھی یاد نہیں ہے اب۔۔۔ہاں لیکن تمہاری پہلی بیوی تو میں ہی رہوں گی۔"

زرتاشہ نے ہنستے ہوئے اس کے سوال میں جواباً کہا تھا۔

"بالکل میری جان۔۔۔۔اب چلو اندر چلیں کیونکہ یہاں کا ماحول اب مجھے رومینٹک نہیں لگ رہا۔"

اس کو گود میں اٹھائے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا جبکہ انفال جو رویان سے سوری کرنے آئی تھی اب بمشکل ہی اپنے قدموں پر کھڑی تھی۔روتے ہوئے وہ گیٹ سے باہر نکل گئی تھی۔

حال:

Urdu Novels Ghar

یہاں دل ٹوٹ بھی جائیں
تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے
اشک آنکھوں سے بہہ نکلیں
درد حدوں کو چھو جائے
دل دھڑکنا بھی چھوڑ جائے
تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے
اک بسیرا بے وفائی نے کیا
اک مسکن منافقت نے بنایا
زخم قلب پر لگ بھی جائے
تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے
اذیت بے معنی نہیں رہی اب
جانے یہ روح چھوڑ جائے کب
اک غم مسلسل ہے یہاں
یہ دنیا فراموش کر بھی جائے
تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے
زنجیر عشق نے باندھ لیا

پھر درد ہجر نے بھی ساتھ دیا

مجرم اس جہاں کی عدالت میں

جذبوں کو ٹھہرایا بھی جائے

تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے

یوں تو ارمان بہت ہیں

پر اس داستان محبت میں

موت کی خواہش جاگ بھی جائے

تو مسکراہٹ ساتھ رہتی ہے۔

(کرن رفیق)

ثمامہ کی ڈائری پر لکھے الفاظ ہانم خان کو کافی دیر سکتے کی کیفیت میں لے کر جا چکے تھے۔وہ کیسے اپنے بیٹے کی چار سال پہلے ہونے والی حالت کو نہ سمجھ سکیں؟ کیسے وہ ثمامہ کے دل میں اٹھنے والی خواہش سے بے خبر تھیں؟

ہانم نے وہ ڈائری ثمامہ کے کمرے سے اسی رات کو لے لی تھی جبکہ ثمامہ مسکرا کر اپنے درد کو سب سے چھپا گیا تھا۔اس کی ڈائری پر لکھے ایک ایک حروف پر آنسوئوں کی آمیزش تھی۔ پیجز کی حالت دیکھ وہ سمجھ گئی تھیں کہ ان کا بیٹا کس کرب سے گزرا ہو گا۔ہانم نے بے ساختہ ڈائری کو بند کیا تھا مزید پڑھنے کی ہمت وہ خود میں مفقود پا رہی تھیں۔ چھت پر پڑے ٹیبل کے ساتھ لگی کرسی

پر بیٹھیں وہ نم آنکھوں سے چاند کو دیکھنے لگی تھیں۔ان کا بیٹا چار سال سے اپنے زندگی کے سب سے بڑے دکھ میں مبتلا تھا۔

"میں کیسے اتنی بے خبر رہی تمہارے جذبات سے سیم۔۔۔کیا میں اچھی ماں نہیں بن سکی؟ کیسے تم نے سہی یہ تکلیف؟"

خود سے دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ ٹکٹکی باندھے چاند کو دیکھ رہی تھیں جب انہیں اپنے کندھوں پر دباؤ محسوس ہوا تھا۔اپنے آنسو صاف کر کے وہ ڈائری کو اپنی چادر میں چھپا گئی تھیں۔ اکشم خان نے بغور ان کی تمام حرکات کو دیکھا تھا۔

"کیا چھپانے کی کوشش کر رہی ہو ہانم خان؟"

اکشم خان ان کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے استفسار کرنے لگے تھے۔

"کچھ نہیں خان۔"

بمشکل ہی وہ خود کو نارمل رکھ سکی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تم جانتی ہو ہانم تم مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی۔"

اکشم خان نے جیسے ان کو کچھ باور کروایا تھا۔

"خان محبت میں جدائی سہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔ یہ ایسی تکلیف ہوتی ہے جس کو محسوس کرتے ہی انسان موت کی خواہش کرتا ہے۔ کتنی خود غرض ہوتی ہے نا یہ محبت اگر اسے اختیار نہ ملے تو یہ جنون بننے میں دیر نہیں لگاتی۔"

ہانم خان کے لہجے میں کچھ تھا جو اکشم خان کی توجہ اپنی جانب مبذول کر گیا تھا۔

"محبت میں اختیار مل جائے تو انسان اپنے محبوب کو ہر وقت اپنے جال میں قید رکھنے کی خواہش کرے گا۔"

اکشم خان کی بات پر وہ مسکرائی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"محبت میں اگر اختیار ملنے لگے ناتو وہ محبت نہیں خود غرضی بن جاتی ہے۔۔خان اور ایسی خود غرضی انسان کو اچھے اور برے کی تمیز بھلا دیتی ہے۔"

ہانم کی بات پر اکثم خان نے مسکرا کر ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں محبت میں تم سے نہیں جیت سکتا۔۔۔کیونکہ جو اذیت تم نے برداشت کی ہے وہ میں محسوس بھی نہیں کر سکا۔"

اکثم خان کی بات کر ہانم خان مسکرائی تھیں۔

"میں اپنے بچوں کو اس دکھ میں مبتلا ہوتے نہیں دیکھ سکتی خان اس لئے دعا کیجئے گا کہ ان کو کبھی محبت نہ ہو۔۔اور اگر ہو تو یک طرفہ نہ ہو۔"

ہانم خان کی بات پر وہ الجھے تھے۔وہ جانتے تھے کوئی بات ہے جو ہانم خان کا سکون چھین کر لے جا چکی ہے۔وہ انہیں مجبور نہیں کرنا چاہتے تھے بتانے کے لئے کیونکہ اپنا حال دل وہ وقت گزرنے کے ساتھ ہی ان کو بتاتی تھیں۔اس لئے تو وہ ہانم خان کی برداشت کرنے کی صلاحیت کو سراہتے

تھے۔چاند کی روشنی میں اب وہ ان سے باتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔ہانم خان نے مسکرا کر اپنے ہمسفر کو دیکھا تھا جو ہر قدم پر ان کا ساتھ دیتے تھے اور ان کو سمجھتے تھے۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو طلحہ؟"

طلحہ ٹیرس پر موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا جب محزل وہاں اسے ڈھونڈتے ہوئے آئی تھی۔طلحہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"میں یہاں اپنے کالج کا کچھ کام کر رہا ہوں۔"

سنجیدگی سے جھوٹ بولتے ہوئے وہ مسکرایا تھا۔

"ام کو شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔تم لے کر جا سکتی ہے نا؟"

محزل کو سفید رنگ کے حجاب میں تیار دیکھ کر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"آپ تو تیار ہو کر آئی ہیں۔۔اور یہ بھی بتا دیں آپ حکم دے رہی ہیں یا ریکویسٹ کر رہی ہیں؟"

طلحہ لیپ ٹاپ بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"ام تم کو حکم دے سکتا ہے کیا؟ لیکن ریکویسٹ بھی محزل خان نہیں کرتا۔"

روعب سے بولتے ہوئے وہ طلحہ کو منہ کھولنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"محزل۔"

طلحہ کی ہونق بنی شکل دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

"ام نیچے گاڑی میں ویٹ کر رہا ہے تمہارا۔۔۔تم جلدی سے آجائو۔"

محزل بول کر نیچے چلی گئی تھی جبکہ طلحہ منہ بسور کر اس کے پیچھے گیا تھا کیونکہ اس کا ناراض ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

----

"خدا کے لئے محزل کچھ تو خرید لیں۔۔ پچھلے دو گھنٹوں سے ہم اس شاپنگ مال میں ذلیل ہو رہے ہیں۔"

محزل کے ساتھ طلحہ کو شاپنگ مال آئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے اور محزل اسے کبھی ایک تو کبھی دوسری شاپ پر لے کر جا رہی تھی کیونکہ اسے کچھ پسند نہیں آرہا تھا۔ محزل نے اسے گھورا تھا۔

"ام کو تنگ نہیں کرو تم ورنہ ساری رات ام تم کو اسی مال میں گھمائے گا۔"

محزل کی بات پر وہ بیچارگی سے منہ بنا کر رہ گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ دوسری شاپ پر جاتے محزل کا دھیان مال میں داخل ہوتے موسی اور فارا پر گیا تھا۔

"موسی لالہ۔"

محزل جوش سے بولی تو طلحہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔فارا کو ہنستے دیکھ کر طلحہ نے منہ بسورا تھا۔ محزل نے ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔موسی جو

فارا کا ہاتھ پکڑ کرارد گرد دیکھ رہا تھا محزل کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔اس کے اشارے پر وہ ان دونوں کی جانب بڑھے تھے۔فارا طلحہ کو دیکھ کر ایک دم بے تاثر ہوئی تھی۔

"موسی لالہ۔۔۔شکر ہے تم آ گئی۔۔یہ طلحہ ام کو کافی بور کر رہا تھا۔اب ام تمہارے ساتھ ساری شاپنگ کرے گا۔"

محزل کی بات پر طلحہ نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا جبکہ فارا وہاں موجود جیولری شاپ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"طلحہ تم فارا کے پاس رک جائو ام لالہ کے ساتھ ابھی شاپنگ کر کے آتا ہے۔"

موسی کا ہاتھ پکڑ کر وہ جلدی سے دوسری سمت بنی شاپس کی جانب گئی تھی۔موسی مسکرا کر اس کے ساتھ گیا تھا۔

"چھوٹا پیکٹ یہ پائل بالکل بھی اچھی نہیں لگے گی تم پر۔۔۔چاہے تو ٹرائی کر کے دیکھ لو۔"

فارا جو بے دلی سے ساری جیولری دیکھ رہی تھی طلحہ کی آواز سن کر پلٹی تھی۔

"آپ کو کوئی کام نہیں ہے کیا جو ہر وقت میرے سر پر منڈلاتے رہتے ہیں۔"

فارا نے ناگواری چہرے پر سجائے دھیمے لہجے میں بات کی تھی۔

"وہ لفظوں کے تیر چلانے والے
اور ہم زخمی جگر سمیت مسکرانے والے۔۔۔کمال کا شعر پڑھا میں نے ابھی ہے نا؟"

طلحہ کی بے تکی بات پر فارا کی پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال بنا تھا۔

"انسان کو اتنا ڈھیٹ نہیں ہونا چاہیے۔"

دوبارہ سے جیولری کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔ طلحہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"تمہارے معاملے میں ڈھیٹ بننا پڑ رہا ہے مجھے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیوں اب طلاق دینے کا ارادہ مئوخر کر دیا ہے کیا؟"

طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ مقابل کی مسکراہٹ کو لبوں سے جدا کر گئی تھی۔یقینا یہاں مات اس کا مقدر بنتی تھی۔

"تم کیا مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہی ہو؟"

طلحہ نے اسے گھورا تھا۔

"ہاں کیونکہ مجھے بلیک میل کرنا پسند ہے۔"

"ایسی کی ٹیسی تمہاری پسند کی۔۔تم بیوی ہو میری اس لئے تم میری پابند ہو۔"

طلحہ کے جواب پر وہ چند لمحوں کے لئے لاجواب ہو گئی تھی۔

"تو ختم کر دیں یہ پابندی آپ۔۔دیں طلاق مجھے اور کریں نکاح اپنی بچپن کی محبت سے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

فارانے بے تاثرانداز میں بولتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا۔یقیناوہ اس کا غصہ بڑھا رہی تھی۔

"اپنے اس چھوٹے سے ذہن سے یہ بات نکال دو کہ میں تمہیں کبھی طلاق دوں گا کیونکہ شادی بے شک تمہاری مرضی سے ہوئی تھی لیکن طلاق پر تمہاراا اختیار نہیں ہے اور دوسری بات رہی محزل کی تواب تو تمہارے سامنے میں ان سے نکاح کروں گا۔"

غصے سے بولتے ہوئے وہ دھیمی آواز اپنائے ہوا تھا۔وہ دونوں لفظوں کی جنگ لڑ رہے تھے۔دور سے دیکھنے والے ان کو دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کی روح کو گھائل کر رہے ہیں۔

"آپ سے نکاح کرنا یقینا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔"

نم آنکھوں سے بولتے ہوئے وہ اذیت سے مسکرائی تھی۔

"اور یہ غلطی نہیں بلکہ تمہاری ضد تھی جو اب گناہ بننے والی ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے اسے مزید تکلیف دی تھی۔

"محبت میں ایک چیز بہت بری ہوتی ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنی عزت نفس تک اس کے حصول کے لئے روند دیتا ہے۔"

ایک آنسو اس کے دائیں گال سے لڑھک کر نیچے ہوا میں معلق ہوا تھا۔
طلحہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔ بنا کچھ کہے اب وہ اس سے چند قدم دور کھڑا ہو کر موبائل پر مصروف ہو گیا تھا یا شاید اب وہ خود کو مصروف ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"اچھا بس کافی ہو گئی شاپنگ۔۔اب چلیں کیونکہ مجھے فارا کو آئیسکریم بھی کھلانی ہے۔"

موسی محزل کے شاپنگ بیگ اٹھائے التجائیہ انداز میں بولا تھا۔ موسی نے اسے تمام چیزیں اس کی پسند کو مد نظر رکھ کر خرید کر دی تھیں۔ محزل نے اسے گھورا تھا۔

"لیکن ہماری چوڑیاں ابھی رہتا ہے۔"

محزل کی بات پر موسی نے اپنی کھلی آنکھیں مزید کھول کر اسے گھورا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"محزل تمہاری چوڑیوں کے چکر میں میرا کباڑہ ہو جانا ہے۔"

موسی اس کی شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کر کے بیچارگی سے بولا تھا۔

"تم ہمارے لئے اتنا نہیں کر سکتا کیا؟"

معصومیت سے آنکھیں گھماتے ہوئے وہ نچلا لب باہر نکالے موسی کو مکمل طور پر اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔

"اوکے۔"

بے ساختہ نظریں چرا کر وہ بولا تھا۔

"تم بہت اچھی ہے موسی لالہ۔"

محزل نے مسکرا کر کہا تو موسی نے اسے گھورا تھا۔

"یقیناً تمہارے پاس مکھن کی کمی نہیں ہے۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ام تو دل سے تعریف کر رہا تھا تمہاری۔"

ہنستے ہوئے وہ کافی لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔ دو لڑکے تو باقاعدہ محزل کو گھورنا شروع ہو چکے تھے۔

"محزل کافی ہو گئی شاپنگ اب چلو یہاں سے۔"

محزل کا ہاتھ پکڑے وہ ان دو لڑکوں کو گھور کر وہاں سے نکلا تھا۔ محزل نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"تم ام کو چوڑیاں نہیں لینے دیتی۔۔ام نہیں بات کرے گا تم سے۔"

اپنے شاپنگ بیگ موسی کے ہاتھ سے چھین کر وہ ناراضگی سے بولی اور طلحہ کی جانب بڑھ گئی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"عجیب ناراض ہونے والی مخلوق ہے یار۔"

موسی بڑبڑا کر اس کے پیچھے گیا تھا۔ بعد میں منانے کا ارادہ کر کے وہ فارا کو لے کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ طلحہ محزل کے ساتھ خان حویلی کی جانب روانہ ہو چکا تھا۔

آج کا دن ثمامہ کے لئے کافی تھکا دینے والا تھا۔ فارن ڈیلیگیشنز کے ساتھ میٹنگ کے بعد وہ سائیٹ وزٹ پر تھا۔ وزٹ سے واپس آ کر وہ دوبارہ ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس خان حویلی آیا تھا۔ رات کے گیارہ بجے وہ لائونج میں داخل ہوا تو خاموشی نے اس کا استقبال کیا تھا۔ سیدھا اپنے کمرے میں جا کر وہ فریش ہوا اور اب بھوک محسوس ہوئی تھی۔ گھڑی پر وقت دیکھ کر وہ منہ بسور کر رہ گیا تھا کیونکہ تھکاوٹ اتنی تھی کہ وہ چاہ کر بھی خود کچھ نہیں بنا سکتا تھا اور نہ ہی اتنی رات کو کسی کو زحمت دینا اس کی ذات گوارہ کر رہی تھی۔ ایک کپ کافی بنانے کی غرض سے وہ اٹھا اور کیچن میں آیا تو سامنے انفال کو کھانا گرم کرتے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ جلد ہی اپنی حیرانگی پر قابو پا کر وہ کیچن میں بنے کیبنز کی جانب گیا تھا۔ انفال نے اسے ایک نظر دیکھا جو اسے مکمل نظرانداز کئے کافی کا سامان نکال رہا تھا۔ بریانی کو گرم کر کے وہ ڈائینگ ٹیبل کی جانب بڑھی اور خاموشی سے کھانا لگا کر بیٹھ گئی۔ ثمامہ اس کی ہر حرکت باخوبی نوٹ کر رہا تھا۔ انفال اس کی پشت کو گھور رہی تھی جو جان بوجھ کر اسے نظرانداز کر رہا تھا۔ کافی بنا کر وہ مگ کو اٹھائے کیچن سے جانے لگا

جب انفال کی چیخ پر وہ بے ساختہ پلٹا تھا۔انفال ڈائننگ ٹیبل پر چڑھی رونے کو تیار تھی۔ ثمامہ نے تشویش بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر جیسے ہی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں وہ دیکھنے لگا بے ساختہ اپنا نچلا لب دانتوں میں دبا کر اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹ گیا تھا۔کاکروچ بڑی شان بے نیازی سے اسے گھور رہا تھا۔

"انفال رات کے اس پہر چیخنا بند کرو وہ کھا نہیں جائے گا تمہیں۔"

ثمامہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا۔

"ایس کے پلیز مجھے بچالیں۔"

انفال کا بھیگتا لہجہ ثمامہ کو اس کے ڈر کا صاف پتہ دے گیا تھا۔ ثمامہ نے کافی کا مگ کیچن میں موجود شیلف پر رکھا اور انفال کی جانب بڑھا تھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہو چکا تھا۔

"انفال میرے پاس آئو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر انفال کی نیلی آنکھوں سے بہتے آنسو ثمامہ کے پتھر نما دل پر کاری وار کر گئے تھے۔

"ایس کے وہ۔۔وہ۔۔۔"

انفال کا سانس پھولتے دیکھ ثمامہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے حصار میں لیا اور ٹیبل سے نیچے اتارا تھا۔اس کی ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے وہ اپنی پیشانی اس کے سینے سے لگائے اپنی بے ہنگم سانسوں کو روانگی پر لا رہی تھی۔

"یہ کاکروچ کا فوبیا میری جان لے لے گا کسی دن۔"

شکایتی انداز میں بولتے ہوئے وہ یقینا رو رہی تھی۔ ثمامہ کو اس کے لفظ سمجھ کب آ رہے تھے؟ وہ تو اس کے ہلتے لبوں کو اپنے سینے پر محسوس کر کے خود کو بمشکل ہی کنڑول کئے ہوئے تھا۔دھڑکنیں الگ سروں پر رقص کرنا شروع ہو چکی تھیں جبکہ اس کی سانسیں اتنے قریب محسوس کئے وہ جیسے چار سال پہلے واپس جا چکا تھا۔جب وہ صرف اسی کو سوچتا تھا،اسی کے لئے زندہ رہتا تھا۔

"انفال میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کے لبوں سے نکلے لفظوں پر انفال نے سر اٹھا کر اس کی گرین آنکھوں میں دیکھا۔ جہاں محبت کے جگنو اپنی چمک دوبارہ پیدا کر رہے تھے۔

"میرا یقین آپ پر ہمیشہ برقرار رہے گا۔"

وہ بولتے ہوئے اس کے قریب ہوئی تھی۔ چند انچ کے فاصلے پر وہ اس کی آنکھوں میں آج اپنا عکس واضح دیکھ رہی تھی۔ پیروں کے انگوٹھوں کے بل بلند ہوتے وہ اپنے لب اس کی پیشانی کے برابر لائی تھی۔ پیشانی کے برابر لا کر وہ اس کے ماتھے پر بنی شکنوں پر اپنے لرزتے لبوں کو رکھ کر ثمامہ ارتسام خان کے تمام دکھوں کا مداوا کر گئی تھی۔ ثمامہ نے سانس روک کر اس کی اس حرکت کو دیکھا تھا۔

"انفال۔"

شدید بے یقینی میں وہ بے ساختہ اس کا نام پکار بیٹھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"سزا اتنی طویل نہیں ہونی چاہیے کہ انسان اپنی غلطی پر شرمندگی کی بجائے بغاوت شروع کر دے۔"

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ اسے دیکھنے سے مکمل گریز کر رہی تھی۔

"میرا دل تمہارے معاملے میں باغی ہے انفال۔۔۔وہ تمہارے ہر حرف پر آمین کہتا ہے۔"

ثمامہ نے جیسے اپنی بے بسی اس پر عیاں کی تھی۔

"کیا محبت میں معافی کی گنجائش نہیں ہوتی؟"

نیلی آنکھوں میں امڈتا سوال مقابل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا لیکن اس مسکراہٹ میں اذیت نمایاں تھی۔

"عشق میں رقابت برداشت نہیں ہوتی۔"

بول کر وہ نرمی سے انفال کو خود سے الگ کر گیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔ کیا اس بات پر آپ کو یقین نہیں ہے؟"

ثمامہ کا خود سے دور کرنا انفال کو برا لگا تھا۔

"یقین ہے مگر اس محبت کا شریک کوئی اور بھی رہ چکا ہے انفال۔۔اور تمہارے دل میں جس دن میری حکمرانی ہوگی میرا عکس تمہاری ان آنکھوں میں واضح ہو جائے گا۔ابھی اس لفظی محبت کا اظہار کر کے خود کو تکلیف نہیں دو۔"

ثمامہ کی بات پر وہ سر جھکا گئی تھی۔

"کھانا گرم کرنے کے لئے شکریہ مگر مجھے بھوک نہیں ہے۔"

اس کے سر پر بوسہ دے کر وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ انفال کے لب اس کے لمس پر مسکرا دیئے تھے۔یقیناً اس کی کوشش رائیگاں نہیں گئی تھی۔وہ چاہ کر بھی اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ انفال مسکرا کر اس کے کافی کے مگ کو دیکھنے لگی جو ویسے ہی شیلف پر پڑا ہوا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"رخصتی کے بعد میں منالوں گی آپ کو ایس کے۔"

خود سے عہد کئے وہ بریانی کو فریج میں واپس رکھے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

ماضی:

تین دن سے وہ کمرے میں خود کو بند کئے اپنی عقل پر ماتم کر رہی تھی۔ اس دن زرتاشہ کے گھر سے نکلنے کے بعد وہ ٹیکسی لے کر خان حویلی پہنچی تھی۔ ثمامہ اسی دن فارن میٹنگ کا بہانہ بنائے کینیڈا چلا گیا تھا۔ ہانم اور اکثم اس کی حالت کو بغور دیکھ رہے تھے اور شاید سمجھ رہے تھے کہ ثمامہ کے دور جانے کی وجہ سے وہ خود کو کمرہ نشیں کئے ہوئے ہے۔ ارتسام جو مسلسل تین دن سے اس کی حرکتوں کو نوٹ کر رہے تھے اب اس سے بات کرنے کا ارادہ کئے وہ انفال کے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔ دستک دیئے وہ اجازت کے منتظر بند دروازے کو دیکھ رہے تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سامنے کھڑی انفال کو دیکھنے لگے جو نیلی آنکھوں میں سرخی لئے انہیں تشویش میں مبتلا کر گئی تھی۔

"انفال۔۔۔ میرا بچہ تم ٹھیک ہو؟"

ارتسام نے اس کے دائیں گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر فکر سے پوچھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں چاچو۔"

بھیگے لہجے میں بولتے ہوئے وہ سر جھکا گئی تھی۔ارتسام خان نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا تھا۔

"انفال میری جان کیا ہوا ہے اس طرح کیوں رو رہی ہو؟"

انفال کو ہچکیوں سے روتے دیکھ ارتسام کو فکر لاحق ہوئی تھی۔اپنے حصار میں لیتے وہ متفکر ہوئے تھے۔

"چاچو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔"

روتے ہوئے وہ بولی تو ارتسام خان نے اسے بیڈ پر بٹھا کر اسے پانی پلایا تھا۔

"ہوا کیا ہے بتاؤ تو صحیح مجھے؟"

اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ نرمی سے استفسار کرنے لگے تھے۔

"چاچو پلیز میرے ساتھ رہیے گا۔"

انفال نے ارتسام خان کے ہاتھ تھام کر ان سے جیسے وعدہ چاہا تھا۔

"میری جان میں ہمشیہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔اب بتائو کیا ہوا؟"

ارتسام خان کا دل انجانے اندیشے سے دھڑک رہا تھا۔

"میں نے رویان سے نکاح کر لیا ہے۔"

ایک جملے میں وہ جیسے ساتوں آسمان ارتسام خان کے سر پر گرا گئی تھی۔ارتسام خان نے بے یقینی سے انفال کو دیکھا تھا۔

"انفال یہ کیسا مذاق ہے؟"

ارتسام خان نے سختی سے پوچھا تھا۔

"کاش یہ مذاق ہوتا۔"

"انفال تم ثمامہ کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو؟"

ارتسام کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔وہ ثمامہ خان کی دیوانگی سے باخوبی واقف تھے۔پہلا خیال ہی انہیں ثمامہ کا آیا تھا۔

"انہوں نے ہی یہ نکاح کروایا ہے۔"

انفال نظریں چرا کر دھیمی آواز میں بھیگے لہجے میں بولی تھی۔

"ثمامہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔وہ بہت محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔انفال مجھے ساری بات بتائو۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

ارتسام خان نے بے چینی سے سوال کیا تھا۔

"رویان کبیر۔۔۔۔اور ان دونوں کی باتیں سن کر میں خاموشی سے خالی دامن واپس آگئی تھی۔"

انفال نے لفظ بالفظ اسے تمام باتیں گوش گزار کر دی تھیں۔

"اتنا کچھ ہو گیا اور تم دونوں میں سے کسی نے گھر والوں سے بات کرنا گوارہ نہیں کیا۔"

ارتسام خان سر تھام کر پریشانی سے بولے تھے۔

"چاچو پلیز پاپا کو یا ماما کو مت بتایئے گا۔۔۔مجھے اس رویان سے طلاق دلوا دیں۔"

انفال کی بات پر ارتسام نے جن نظروں سے اسے گھورا تھا وہ انفال کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اسی لئے میں تمہارے سیل فون کے خلاف تھا انفال۔۔۔ تم جانتی ہو تم نے دھوکہ اپنے ماں باپ یا ثمامہ کو نہیں دیا بلکہ اپنی ذات کو دیا ہے۔اپنی ذات کو تم نے اس دو ٹکے کے انسان کے لیے بے مول کر دیا۔

تم نے اپنے باپ اور ماں کے خلاف جا کر اپنی خوشیوں کا سوچ بھی کیسے لیا انفال؟"

سراپہ سوال بنے وہ مزید اس کی شرمندگی میں اضافہ کر رہے تھے۔

وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔لفظ تو جیسے ختم ہو چکے تھے۔

"کسی کا دل دکھا کر جب ہم اپنی خوشیاں ڈھونڈتے ہیں نا تو وہ خوشیاں ہم سے ہمارا سکون چھین لیتی ہیں۔ہمارا درد شروع ہی وہاں سے ہوتا ہے جب ہم اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں آنسوئوں کی وجہ بنتے ہیں۔نادانی میں کی گئی غلطی کو خود کے لئے عمر بھر کا گناہ نہیں بنائو ورنہ دنیا جہنم سے بدتر ہو جائے گی۔تمہارا پچھتاوا تمہاری غلطی کو مٹا نہیں سکتا لیکن میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم نے ثمامہ کا دل توڑا تو خدا نے تمہارا دل دکھ سے بھر دیا۔اب اگر اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہو گا۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر پر امید ہوئے تھے۔

"چاچو مجھے معاف کر دیں۔"

ارتسام کا نظریں چرانا وہ شدت سے محسوس کر گئی تھی۔اس لئے تڑپ کر ان کے پاس پہنچی تھی۔

"میری جان کو غلطی کا احساس ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔"

مسکرانے کی ناکام سعی کرتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ کر بنا انفال کی جانب دیکھے دروازے کی سمت بڑھ گئے تھے۔انفال نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا۔یقیناً قسمت اپنی جنگ شروع کرنے والی تھی۔

حال:

"کہاں جا رہی ہو بے بی ڈول؟"

انفال تنہا یونیورسٹی گراؤنڈ سے باہر پارکنگ میں آئی طلحہ کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ محزل آج اپنی کسی اسائمنٹ کے کام کی وجہ سے گھر پر تھی۔کامران جو اس کے تعاقب میں تھا اسے تنہا کھڑے

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

دیکھ کر خباثت بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائے انفال کو اپنی طرف متوجہ کر گیا تھا۔انفال نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ناگواری چہرے پر سجائے وہ پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال بنا گئی تھی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اس چیپ نام سے مخاطب کرنے کی؟"

انفال نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

"جس سے محبت ہو اسے تو بندہ کسی نام سے بھی پکار سکتا ہے۔"

ہنستے ہوئے وہ ڈھٹائی سے بولا تھا۔

"اپنی زبان کو بند کر و ورنہ تمہارا حشر بگاڑ دوں گی میں۔"

انفال نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔

"آپ کی تو ہر ادا ہی جان لیوا ہے پھر مزید سرخی چہرے پر سجائے کیوں قتل کرنے کے درپے ہیں؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

"اوقات میں رہو ورنہ جس دن میں نے تمہاری شکایت اپنے شوہر سے کر دی نا تو کسی سے مخاطب ہونے کے قابل نہیں رہو گے۔"

انفال نے دھیمے مگر سخت لہجے میں اسے باور کروایا تھا۔ مقابل شاید حد سے زیادہ ڈھیٹ تھا اس لئے بنا اس کی بات کا اثر لئے ہنس رہا تھا۔

"تمہارے سو کالڈ شوہر کو تو میں جہنم رسید کرنے میں دیر نہ لگاؤں بشرطیکہ بعد میں تمہارا ساتھ میسر ہو مجھے۔"

انفال نے سختی سے لب بھینچ کر اسے گھورا تھا اور بنا کچھ کہے روڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔ کامران نے ہنستے ہوئے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو انفال؟"

ثمامہ اپنی میٹنگ کے لئے ایک ہوٹل کی طرف جارہا تھا جب اس نے روڈ پر انفال کو تنہا کھڑے دیکھا۔ لاتعداد شکنوں کو پیشانی پر سجائے وہ لب بھینچ کر گاڑی کو سڑک پر ایک طرف کھڑا کئے اس کے پاس جا کر غصے سے پوچھنے لگا تھا۔

انفال جو کسی ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی۔"

اس کی آنکھوں میں اپنے لئے فکر دیکھ کر انفال نے اطمینان سے جواب دیا تھا۔ ثمامہ کو اس کا لاپرواہ انداز اشتعال میں برپا کر گیا تھا۔

"کیوں طلحہ کی ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں تمہیں واپس لے کر جانے کے لئے۔"

ثمامہ نے اپنا غصہ بمشکل کنڑول کئے اسے گھورا تھا۔

"استغفر اللہ۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے لیکن لینے نہیں آیا مجھے آج۔"

منہ بسور کر وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔

Urdu Novels Ghar

"چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"

"اور آپ مجھے کس خوشی میں ڈراپ کریں گے؟"

انجانی خوشی میں دھڑکتے دل کو سنبھال کر وہ بظاہر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تمہیں یہاں کوئی اور نظر آ رہا ہے کیا؟"

ثمامہ نے دانت پیس کر پوچھا تھا۔

"ہاں وہ دیکھیں وہ سامنے ٹھیلے والا کب سے دیکھ رہا ہے مجھے۔۔۔شاید ڈراپ کر دے۔"

انفال کے لفظوں نے ثمامہ خان کے غصے کو ہوا دی تھی۔اس کی بائیں کلائی کو مضبوطی سے تھام کر وہ اپنی گاڑی کی جانب تیزی سے بڑھا تھا۔گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر اسے تقریباً دھکا دے کر وہ دروازہ بند کئے ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تھا۔انفال نے سہم کر اسے دیکھا تھا۔یقیناً اس کا مذاق اس کے لئے وبالِ جان بننے والا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"ایس کے میں۔۔۔"

"شٹ اپ انفال ثمامہ خان۔۔۔ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو جان سے ماردوں گا تمہیں۔"

ثمامہ خان نے دھاڑ کر اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر کہا تھا۔انفال نے خاموش ہو جانے میں ہی عافیت جانی تھی مگر آنکھیں برسنا شروع ہو چکی تھیں۔ ثمامہ نے اسے مکمل نظر انداز کئے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"اب کیا ہوا ہے؟ یہ دریا کیوں بہا رہی ہو؟"

ثمامہ جھنجھلا کر بولا تھا۔

"آپ مجھ پر بے وجہ غصہ کر رہے ہیں ایس کے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال نے اپنی سرخ ہوتی ناک کو ڈوپٹے سے صاف کرتے ہوئے معصومیت سے کہا تھا۔ ثمامہ نے بے ساختہ اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ چار سال پہلے یہی چہرہ تو اس کی منزل تھا۔ نظریں دوبارہ ونڈ اسکرین کی جانب کر کے وہ سنجیدہ ہوا تھا۔

"اور میں اس کا اختیار بھی رکھتا ہوں۔"

ثمامہ کی الجھی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

"میں نے ان اختیارات سے اختلاف تو نہیں کیا۔۔ہاں لیکن ان اختیارات کے بدلے میں مجھے بھی اختیار دیں خود پر۔"

"انفال چپ کر کے بیٹھو۔"

ثمامہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہی غصے سے بولا تھا۔

"نہیں بیٹھوں گی خاموش۔۔۔آپ مجھ پر بے وجہ غصہ کرتے ہیں۔۔۔بے وجہ ڈانٹتے ہیں۔۔اور۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"خاموش اب ایک لفظ نہیں۔"

اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ کر وہ گاڑی کو بریک لگائے اسے اپنی جانب کھینچ کر اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ چکا تھا۔ انفال نے بے ساختہ آنکھیں بند کی تھیں۔ ثمامہ کی گرین آنکھوں میں اس کی فطری حیا پر چمک پیدا ہوئی تھی۔ اتنے قریب ثمامہ کو محسوس کر کے انفال کے دل کی دھڑکن منتشر ہوئی تھی۔ لرزتی پلکوں کے ذریعے وہ ثمامہ خان کی توجہ کا مرکز بن چکی تھی۔ کپکپاتے لبوں پر موجود خاموشی ثمامہ خان کو بھلی لگی تھی۔

"اب خاموش کیوں ہو گئی ہو؟"

اس کے بائیں رخسار کو اپنی انگلی سے چھو کر وہ اسے مسلسل جذبات میں بہکا رہا تھا۔ آہستہ سے پلکوں کی جھالر اٹھائے وہ اسے دیکھنے لگی جو الگ ہی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔مجھے۔"

ہچکچا کر بولتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں نے پکڑا کب ہے تمہیں؟"

ثمامہ نے جھک کر اس کے کان میں سر گوشی کی تھی۔اس کی دھیمی آواز پر وہ کھونے کی بجائے اس کے لفظوں پر غور کر کے خود کو دیکھنے لگی۔اس کا ایک ہاتھ سٹئیر نگ پر جبکہ دوسرا موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا۔انفال نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر جلدی سے پیچھے ہوئی تھی۔یقیناوہ اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھائے اس پر سے ہاتھ ہٹا چکا تھا۔خفت کے مارے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔باقی تمام راستہ خاموشی کی نظر ہوا تھا۔

"آئندہ میں تمہارے منہ سے مذاق میں بھی کسی اور کا نام نہ سنوں۔"

خان حویلی کے گیٹ پر اسے اتار کر وہ سنجیدہ انداز میں اسے بنا دیکھے بولا تھا۔انفال اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔خاموشی سے اپنا سر اثبات میں ہلا کر وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ ثمامہ گاڑی سٹارٹ کیئے وہاں سے چلا گیا تھا۔

ماضی:

کینیڈا سے واپس آکر وہ خاموشی کا لبادہ اوڑھ کر خود کو یکسر بدل چکا تھا۔ ثمامہ خان کی مسکراہٹ گویا زمین کے کسی کونے میں دفن ہو چکی تھی۔ خود کو بزنس میں مصروف کئے وہ اپنی ذات کو بالکل فراموش کر چکا تھا۔ ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے کینیڈا سے واپس آئے ہوئے لیکن وہ انفال سے ایک دفعہ بھی نہیں ملا تھا۔ صبح جلدی وہ آفس چلا جاتا تھا اور رات کو کافی دیر سڑکوں کی خاک چھان کر وہ خان حویلی واپس آتا تھا۔ جب اکشم نے اس کے دیر سے آنے کی وجہ جاننی چاہی تو بزنس کا بہانہ بنا کر وہ ان کے تمام اعتراض کو رد کر گیا تھا۔ انفال جانتی تھی وہ اس سے کترا رہا ہے لیکن وہ اس کا سامنا کرنے سے خود کو قاصر سمجھتی تھی۔ آج بھی وہ حسب معمول رات کے ایک بجے واپس آیا تھا۔ فریش ہو کر وہ بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ دستک کی آواز پر وہ چونکا تھا۔ بیڈ سے اٹھ کر وہ تشویش زدہ انداز میں آگے بڑھا اور دروازہ کھولا تو سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر اس کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا۔ تین ہفتوں بعد وہ اس کے مقابل تھی۔ زرد رنگت لئے وہ بمشکل ہی مسکراہٹ کو لبوں پر جگہ دے سکی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اجنبی لہجہ اپنائے وہ اسے مکمل طور پر خود سے دور کر گیا تھا۔

"آپ سے بات کرنی تھی مجھے۔"

سر جھکائے وہ بمشکل ہی اپنے آنسو روک سکی تھی۔

"بات صبح بھی ہو سکتی ہے ابھی جائو یہاں سے۔"

ثمامہ سنجیدگی سے بول کر دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ انفال نے جلدی سے اپنا ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تھا۔

"مجھے ابھی بات کرنی ہے۔"

ضدی لہجہ اپنائے وہ اسے دروازے سے پیچھے کر کے اندر داخل ہوئی تھی۔ ثمامہ کی پیشانی پر شکنوں کا جال بنا تھا۔ لب بھینچے وہ اسے گھورنے لگا تھا۔

"جلدی بولو کیا کہنا ہے اس کے بعد جائو یہاں سے۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"کیسے ہی آپ ایس کے؟"

"اتنی رات کو یقیناً تم میرا حال پوچھنے آئی نہیں ہو گی اس لئے جو کام ہے وہ بتائو۔"

ثمامہ کے ٹھیک اندازے پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی۔

"مجھے کچھ پیسے چاہیے؟"

انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ بولی تو ثمامہ کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ نے جگہ بنائی تھی۔

"کتنے پیسے چاہیے؟"

"پانچ لاکھ۔"

شرمندگی سے بولتے ہوئے وہ دھیما لہجہ اپنائے ہوئے تھی۔ ثمامہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو مسلسل فرش کو گھور رہی تھی۔ ثمامہ اس سے سوال کرنا چاہتا تھا مگر لفظوں کے چنائو میں اسے

دقت پیش آ رہی تھی۔ بنا کچھ بولے وہ اپنے کمرے میں موجود الماری کی جانب بڑھا اور اپنی چیک بک نکال کر اس پر سائن کر کے انفال کی جانب بڑھا تھا۔

"پوچھنے کا حق تو نہیں لیکن اگر دل چاہے تو جواب دے دینا۔۔اتنے پیسے کیوں چاہیے تمہیں؟"

طنزیہ انداز اپنائے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تھا۔

"میں نہیں بتا سکتی۔"

وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ پیسے وہ رویان کو دینے والی تھی کیونکہ رویان اسے کسی بات پر بلیک میل کر رہا ہے جو وہ بتانے سے قاصر تھی۔

"اوکے جاؤ یہاں سے۔"

کندھے اچکائے وہ اسے اپنے کمرے سے جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"میں نے آپ کا دل توڑا اس کے لئے مجھے معاف۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں بھول چکا ہوں سب۔۔۔اور ویسے بھی وہ سب وقتی اٹر یکشن تھی جو مجھے محسوس ہوئی تھی۔تو اس لئے تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

دل پر جبر کرکے وہ زخمی مسکراہٹ کو لبوں پر سجائے اس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر سنجیدگی سے بولا تھا۔انفال نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو بے تاثر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے ؟"

انفال نے کافی دھیمی آواز میں اس سے پوچھا تھا۔ثمامہ کی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی۔

"نہیں۔"

ایک لفظی جواب میں وہ جیسے انفال کو گہری تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔

"میں یہ پیسے واپس لوٹا دوں گی۔"

"اوکے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کے جواب پر اسے صدمہ ہوا تھا لیکن لب بھینچے وہ اسے بنا دیکھے کمرے سے باہر چلی گئی تھی جبکہ ثمامہ کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں۔

"کاش تم سے دور جانا اتنا ہی آسان ہوتا انفال جتنا لفظوں کا زبان سے نکلنا۔"

دل میں سوچ کر وہ تھکے ہارے جواری کی طرح بیڈ پر گرا تھا۔ آنکھوں سے آنسو روانگی سے بہتے ہوئے بیڈ شیٹ کو گیلا کرنے میں مشغول ہو چکے تھے جبکہ قسمت دور کھڑی اس کے اشکوں پر افسردہ ہو رہی تھی۔

مزید چار دن گزر گئے تھے اور ثمامہ کی وہی پرانی روٹین تھی۔ ثمامہ ابھی آفس میں بیٹھا کوئی فائل پڑھ رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ کرنے لگا۔ چاچو کالنگ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"السلام علیکم چاچو۔"

کال ریسیو کرتے ہی وہ دھیمے انداز میں بولا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"سیم۔۔ جلدی سے جو ہماری فیکٹری کا سائیٹ کا ایریا ہے وہاں پہنچو۔"

ارتسام کی پریشان کن آواز پر اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"چاچو کیا ہوا ہے؟"

ثمامہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"رویان نے انفال کو سائیٹ ایریا کے پرانے گودام میں بلایا ہے۔مجھے ابھی انفال کی کال آئی ہے وہ مجھے بلا رہی ہے۔"

"چاچو پہلے مجھے بتائیں بات کیا ہے؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔

"سیم جس سے تم نے انفال کا نکاح کروایا ہے وہ انسان اچھا نہیں ہے۔وہ کسی مافیہ کے لئے کام کرتا ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ارتسام کی بات پر ثمامہ کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

"چاچو میں وہ۔۔۔"

ثمامہ نے بات بنانی چاہی جب ارتسام نے پریشانی سے اس کی بات کو درمیان سے کاٹا اور جلدی سے بولا تھا۔

"رویان کبیر ایک غنڈا اور سمگلر ہے۔مجھے اس کے بارے میں اپنے دوست سے معلوم ہوا ہے۔ میرے پاس اس کے خلاف بہت سارے ثبوت ہیں۔یہ بات انفال کو معلوم ہوئی تو اس نے خلع کے پیپر اسے بجھوانے کے لئے کہا۔میں نے بجھوا دیئے تھے لیکن وہ انفال کو آخری بار ملنے کا بول کر اسے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔اس کے موبائل کی لوکیشن اسی ایریا میں شو ہو رہی ہے۔اب میری بات دھیان سے سنو۔۔۔انفال کا ہر حال میں دھیان رکھنا ہے اور اسے کھروچ بھی نہیں آنے دینی۔رویان سے خلع دلا کر تم اس سے نکاح کرو گے۔"

ارتسام جیسے سب کچھ سوچے بیٹھے تھے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

"میں اس سے نکاح نہیں کر سکتا چاچو پلیز۔"

ثمامہ اپنے آفس سے نکل کر بے بسی سے بولا تھا۔

"تم ایسا ہی کرو گے اور آخری بات جو سب سے ضروری ہے وہ سنو۔"

ثمامہ کا دل ارتسام کے لفظوں پر دھڑکا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ میری گاڑی کے بریک اس رویان نے فیل کروا دیئے ہیں۔۔مجھے نہیں معلوم میں بچ سکوں گا یا نہیں لیکن انفال کو ہر حال میں تم اس انسان سے آزادی دلاؤ گے۔"

ثمامہ کے گاڑی سٹارٹ کرتے ہاتھ رکھے تھے۔

"چاچو کہاں ہیں آپ؟"

ثمامہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تمہاری آنی کے ساتھ ہوں اور۔۔۔"

ایک دم گاڑی کسی ٹرک سے ٹکرائی تھی۔اور ثمامہ کے سماعت جیسے سن ہو چکی تھی۔وہ ایک دم چیخا تھا۔

"چاچو۔۔۔چاچو آپ ٹھیک ہیں؟جواب دیں۔"

چیختے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔دوسری طرف خاموشی تھی۔اس خاموشی نے ثمامہ خان کو وحشت میں مبتلا کرتے ہوئے توڑ کر رکھ دیا تھا۔بچوں کی طرح وہ سٹئیرنگ پر سر رکھے رو دیا تھا۔قسمت اپنی اس ستم ظریفی پر کھل کر مسکرائی تھی۔

"نہیں ام پاپا جان کے پاس جائے گا۔۔چھوڑو ام کو۔"

ارتسام اور ریاح کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور دونوں ہی موقع پر وفات پا چکے تھے۔ثمامہ اپنے آئی ایس آئی کے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ انفال کو وہاں سے لے آیا تھا۔انفال کو رویان نے ایک کمرے میں بند رکھا تھا۔انفال نہیں جانتی تھی کہ ثمامہ اسے کیسے لایا تھا مگر اتنا جانتی تھی کہ ثمامہ

نے اس کا چہرہ دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔گھر پر ارتسام اور ریاح کی میتیں دیکھ کر وہ خود کو مجرم سمجھ چکی تھی۔خان حویلی میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی جبکہ محزل کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا۔ یسرا بیگم بھی بیٹے کی موت پر صدمے سے نڈھال تھیں جبکہ ہانم محزل کو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔سب ہی اپنے درد کو برداشت کرنے میں ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔ ابھی جنازہ اٹھا ہی تھا جب محزل کی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی۔ثمامہ کی گرین آنکھیں سرخی کے سمندر میں غرق ہو چکی تھیں۔

"محزل میری جان سنبھالو خود کو۔۔۔چاچو اور چچی کے جانے کا وقت آ گیا ہے۔"

ثمامہ نے اسے اپنے حصار میں لے کر کمال ضبط سے کہا تھا۔انفال نے اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

"لالہ جان تم کہو پاپا اور ماما کو وہ ام کو چھوڑ کر نہیں جائے۔۔۔ام۔۔ام۔۔مر جائے گا۔"

روتے ہوئے وہ چیخی تھی۔سب لوگ اس کی حالت پر زار و قطار رو رہے تھے۔

"ماما سنبھالیں اس کو پلیز۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کو ہانم کے حوالے کر کے وہ جنازے کو کندھا دینے کے لئے آگے بڑھا تھا۔ محزل چیختے ہوئے بے قابو ہو رہی تھی جب طلحہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

انفال کی شرمندگی گرتے آنسوئوں کے ساتھ مزید بڑھ رہی تھی۔ محزل ایک دم ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تو طلحہ نے اونچی آواز میں اسے پکارا تھا۔

"محزل۔"

اس کی آواز پر سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو اس کی باہوں میں بے ہوش ہو چکی تھی۔

سات دن بعد:

کمرے میں داخل ہوتے ہی اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔ دیوار پر لگے سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھے وہ کمرے میں موجود تمام لائٹس کو آن کر گیا تھا۔ محزل کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر وہ آگے بڑھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"لالہ کی جان۔"

نرمی سے پکار کر وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھا تھا۔اس دن جنازے کے بعد اس کا نروس بریک ڈائون ہوا تھا۔دو دن بے ہوش رہ کر وہ جب واپس حواس میں آئی تو اپنے غم کو یاد کر کے نئے سرے سے روئی تھی۔ایک دن پہلے ہی وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر واپس آئی تھی۔
اس کی خاموشی سب گھر والوں کے درد اور تکلیف میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔

"لالہ کی جان باہر چلو ماما انتظار کر رہی ہیں تمہارا ڈنر پر۔"

ثمامہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے کہا تو محزل نے بھی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"ام کو پاپا اور ماما کا بہت یاد آتا ہے۔۔ہمارا دل کرتا ہے کہ ام بھی ان کے پاس چلا جائے۔"

محزل کے لفظوں پر ثمامہ کا دل ڈوبا تھا۔

"محزل میری جان ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کی بات پر وہ زخمی سا مسکرائی تھی۔

"ام کو سانس لینے میں دشواری ہو رہا ہے۔۔ام کو ایسا لگتا جیسے دنیا ختم ہو گیا ہے۔ام کو ہر طرف اندھیرا نظر آرہا ہے۔ام یتیم ہو گیا ہے لالہ جان۔۔یتیم ہو گیا ہے۔"

محزل کی بات پر ثمامہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا اور بے ساختہ اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"زندگی کبھی کسی کے جانے سے رکتی نہیں ہے۔۔میں نے تو اپنے باپ کا چہرہ،اس کا لمس محسوس تک نہیں کیا۔اپنی ماں کو کبھی کبھار ملتا ہوں۔مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے خود کو یتیم محسوس کر کے لیکن پتہ ہے کیا جب میں ماما کا چہرہ اور ڈیڈ کی مسکراہٹ دیکھتا ہوں تو اپنے سب درد،تکلیف بھول جاتا ہوں۔بے شک خدا نے مجھ سے بہتر لے کر بہترین سے نوازہ ہے۔صبر کرو کیونکہ صبر کرنے والوں کا ساتھ تو خدا بھی دیتا ہے۔"

ثمامہ بھیگے لہجے میں اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

"ام کو صبر نہیں آرہی لالہ جان۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

وہ بے بسی سے بولی تھی۔ آواز رونے کے باعث بھاری ہو چکی تھی۔

"زندگی میں کوئی غم بھی ملے تو اتنا یاد رکھنا کہ خدا کبھی بھی انسان کو اس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا۔ اب اٹھو میرا بچہ اور جلدی سے باہر چلو کیونکہ تمہیں ایسے دیکھ کر ماما اور ڈیڈ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"

اپنے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے وہ بولا تو محزل نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"فریش ہو کر باہر آئو میں منتظر ہوں تمہارا۔"

اسے واش روم کی جانب جاتے دیکھ کر وہ بولا اور خود موبائل پر آنے والی کال کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ ثمامہ کال ریسیو کرنے کے لئے باہر چلا گیا تھا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے کال ریسیو کی تھی۔ کال سن کر وہ جیسے ہی اپنے کمرے سے نکلنے لگا انفال کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ بمشکل ہی اپنا غصہ کنٹرول کر سکا تھا۔

"امو جان آپ کو کھانے کے لئے بلا رہی ہیں۔"

سر جھکائے وہ دھیمے انداز میں بولی تھی۔

ثمامہ اسے اگنور کیئے باہر کی جانب بڑھنے لگا جب انفال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"مجھے معاف کردیں ایس کے۔"

بولتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"کس بات کے لئے۔"

کمال ضبط سے اس نے اپنا بازو اس سے چھڑوایا تھا۔

"چاچو اور آنی کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی ذمے دار صرف میں ہو۔"

"چلو اچھا ہے تم نے مان لیا کہ تم بھی کچھ غلط کر سکتی ہو۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے طنزیہ انداز اپنایا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"میں جانتی ہوں میں نے وہاں جا کر غلط کیا لیکن میرا یقین کریں میں صرف اس سے خلع لینے گئی تھی۔رویان ایک اچھا انسان نہیں ہے اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔وہ لڑکیوں کو سمگل کرتا ہے۔ میں نے اور چاچو نے اس کے خلاف کافی ثبوت اکھٹے کئے تھے۔اسے پتہ نہیں کہاں سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے خلاف ہمارے پاس ثبوت ہیں۔اس نے مجھ سے ڈیل کی تھی اگر میں اس کے خلاف اکھٹے کے گئے سارے ثبوت اسے دے دوں گی تو وہ مجھے طلاق دے دے گا۔میں نے چاچو سے بات کی تو انہوں نے منع کر دیا اور رویان سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا۔پھر میں نے ان کو بتائے بغیر رویان سے دوبارہ رابطہ کیا اور اس کی بتائی ہوئی جگہ پر چلی گئی۔میں جانتی تھی وہ میرے ساتھ کوئی نہ کوئی گیم کھیلے گا اس لئے میں نے وہ سارے ثبوت چاچو سے نہیں لئے تھے۔ رویان نے مجھے طلاق دے دی تھی لیکن میں نے اسے ثبوت نہیں دیئے تو اس نے مجھے وہاں کمرے میں بند کر کے چاچو کو وائس چینجر آن کر کے کال کی اور انہیں وہاں بلایا۔چاچو کی گاڑی کے بریک فیل اسی نے کروائے تھے۔اور یہ بات اس نے میرے سامنے کہی تھی۔میں جانتی ہوں میں بہت غلط کر چکی ہوں لیکن مجھے معاف کر دیں کیونکہ میرا ضمیر مجھے دن رات ملامت کرتا رہتا ہے۔"

انفال روتے ہوئے بولی تھی۔ثمامہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور غصے سے تنے جبڑوں کے ساتھ وہ اس کے قریب آیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے دائیں گال پر رسید کیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تم انتہائی خود غرض لڑکی ہو۔۔دفع ہو جائو یہاں سے۔۔اس سے پہلے کہ میں تمہیں جان سے مار دوں۔"

نفرت چھلکاتا لہجہ زمین پر گری انفال کی تکلیف میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔ تھپڑ کی شدت وہ بمشکل ہی برداشت کر سکی تھی۔ گال پر انگلیوں کے نشانات واضع ہوئے تھے۔اس کی آنکھوں میں بڑھتی سرخی سے انفال کو خوف محسوس ہوا تھا۔وہ جلدی سے اٹھ کر وہاں سے بھاگی تھی۔ ثمامہ نے غصے میں اپنا موبائل فرش پر زور سے مارا تھا۔اس کا غصہ اب نفرت میں بدل رہا یا شاید وہ اس محبت کو نفرت میں بدلنے کا سوچ چکا تھا۔

صبح کا سویرا خان حویلی کے مکینوں کے لئے معمول کے مطابق خوشگوار ہی تھا۔یسرا بیگم حسب عادت لائونج میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں جب ثمامہ کو لائونج میں داخل ہوتے دیکھ کر ٹھٹھک گئیں کیونکہ وہ اپنے کل والے کپڑوں میں ملبوس تھکا سا یسرا بیگم کے پاس آیا تھا۔

"السلام علیکم بی جان۔"

ہلکاسا مسکرا کر وہ یسرا بیگم کی گود میں سر رکھے وہیں صوفے لیٹ گیا تھا۔ یسرا بیگم نے اس کی پیشانی سے بال پیچھے کیئے اور وہاں بوسہ دے کر مسکرائی تھیں۔

"وعلیکم السلام میری جان۔۔۔ خود کو زیادہ مصروف کیوں کر رہے ہو؟ لاڈلے خان اگر آپ کی صحت خراب ہوئی تو مجھ سے برا آپ کے لئے کوئی نہیں ہو گا۔"

یسرا بیگم کی دھمکی پر وہ اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجا کر آنکھیں موند گیا تھا۔

"بہت اہم ڈیل ہے بی جان دعا کریں ہماری کمپنی کو یہ ڈیل مل جائے۔"

ثمامہ کے جواب پر یسرا بیگم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا ہاتھ منہ تو دھو لو میں تمہارے لئے ناشتہ بناتی ہوں۔۔۔ یقیناً کام کے چکر میں کچھ کھایا نہیں ہو گا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

بی جان کے صحیح اندازے پر وہ مسکرا کر ان کے ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں کے نزدیک کئے ان پر بوسہ دے کر اٹھا اور وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے کا منظر اس کے لئے کسی شاک سے کم نہیں تھا کیونکہ سامنے ہی انفال اپنی تمام تر معصومیت کو چہرے پر سجائے اس کی بیڈ پر آنکھیں موند کر سو رہی تھی۔ ثمامہ نے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تو منظر تبدیل نہیں ہوا تھا۔ ثمامہ نے دروازہ بند کیا اور جلدی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔

"انفال۔"

دھیمی آواز میں سخت لہجے کی رمق اپنائے وہ اسے چند قدموں کے فاصلے پر رک کر پکار رہا تھا۔ یقیناً وہ صبح صبح کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔ انفال کو ویسے ہی سویا دیکھ کر وہ بیڈ کے قریب آیا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے ہلانے لگا۔

"انفال اٹھو۔"

"کیا ہے ایس کے۔۔ کیوں صبح صبح تنگ کر رہے ہیں سونے دیں نا۔"

انفال کی آواز میں غصہ واضح تھا۔ ثمامہ نے اسے گھورا جو جان بوجھ کر شاید اسے زچ کر رہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اگر ابھی نہیں اٹھی تو یونیورسٹی جانا بالکل بند کر دوں گا۔"

ثمامہ کی دھمکی پر وہ جو آنکھیں بند کئے سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"آپ مجھے دھمکی نہیں دے سکتے۔"

انفال نے خفگی بھرے تاثرات چہرے کی زینت بناتے ہوئے کہا تھا۔

"صبح صبح تنگ کیوں کر رہی ہو؟"

کلائی پر بندھی گھڑی اتارتے ہوئے وہ اسے مکمل نظرانداز کر گیا تھا۔

"مجھے آپ کا کریڈٹ کارڈ چاہیے۔"

انفال کی بات پر وہ ایک دم سے پلٹ کر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"نہ تو میری شکل پر پاگل لکھا ہے اور نہ ہی میں اتنا اندھا ہوا ہوں کہ تمہیں اپنا کریڈٹ کارڈ دے دوں۔"

"میں آپ کی ذمے داری ہوں۔"

انفال نے خفگی سے اسے باور کروایا تھا۔

"گلے میں اٹکی ہڈی نہ انسان نگل سکتا ہے نہ تھوک سکتا ہے اور یہ رشتہ میرے لئے یہی حثیت رکھتا ہے۔"

بولتے ہوئے وہ رخ موڑ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"میں واقعی بوجھ ہوں نا آپ پر؟"

عجیب سے انداز میں بولتے ہوئے وہ چند لمحوں کے لئے اس کے قدموں کو زنجیر پہنا گئی تھی۔ بنا کچھ کہے وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ انفال اپنی نم آنکھیں لئے وہاں سے چلی گئی تھی۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی ان کی گفتگو کو اختتام تلخ لفظوں پر ہوا تھا۔

"محزل میری شرٹ پریس کردیں پلیز کیونکہ آپا کی طبیعت خراب ہے اور مجھے اپنی ٹکٹ کے لئے ڈاکومینٹس جمع کروانے جانا ہے۔"

لائونج میں بیٹھی محزل جو ٹی وی دیکھ رہی تھی طلحہ کی جانب متوجہ ہوئی جو مسکراکر دائیں ہاتھ میں موبائل پکڑے کسی سے میسج پر بات کررہا تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں شرٹ تھامے وہ محزل کی جانب قدم بڑھارہا تھا۔

"ام نہیں کرے گا۔"

محزل نے سنجیدگی سے طلحہ کو دیکھ کر جواب دیا اور دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہوگئ تھی۔

"پلیز محزل کر دیں نا۔"

موبائل سے نظریں ہٹا کر وہ محزل کی منت کرنے لگا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"جس سے تم مسکرا کر بات کر رہی ہو اسی سے بولو تم کو پریس کر دے۔"

"مجھے پریس نہیں کرنا یار شرٹ کو کرنا ہے اب جلدی سے کر دیں نا پلیز۔"

طلحہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا۔

"ام تمہاری بات تب مانے گا جب تم ام کو باہر گھمانے لے کر جائے گی ورنہ بھول جائو تم کسی شرٹ کو۔"

محزل کی بات پر طلحہ نے لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے اسے دیکھا اور نفی میں اپنا سر ہلا کر گویا اس کے ناقابل علاج ہونے کی تصدیق کی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے جائیں اب جلدی کریں۔"

اس کے کہنے پر وہ منہ بسورتے ہوئے اٹھی اور وہاں جانے لگی جب اس کے پائوں میں اس کا ڈوپٹہ اٹکا اور لڑکھڑائی تھی۔اس سے پہلے وہ گرتی طلحہ نے جلدی سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر

اسے پیچھے سے سہارا دیا تھا۔تب ہی موسیٰ اور فارا لائونج میں داخل ہوئے تھے۔فارا نے بے ساختہ نظروں کا زاویہ بدلا تھا جبکہ موسیٰ نے مسکرا کر شرارتی لہجے میں سلام کیا تھا۔

"السلام علیکم رومیو جولیٹ۔"

موسیٰ کی آواز پر وہ دونوں ہڑ بڑا کر ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔

"وعلیکم السلام موسیٰ بھائی آپ کب آئے؟"

طلحہ جلدی سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے فارا کو دیکھے بغیر بولا تھا۔محزل اس کی شرٹ پکڑ کر وہاں سے جا چکی تھی۔فارا نے لب بھینچ کر طلحہ کو دیکھا جو اسے مکمل نظرانداز کئے ہوئے تھا۔

"ہم تب ہی آئے تھے جب تم دونوں مصروف تھے بھئی۔"

موسیٰ کی آواز ابھی بھی شرارت سے تر تھی۔

"اچھا آپ بیٹھیں میں بی جان اور موم کو آپ کے آنے کی خبر کرتا ہوں۔"

263

"ان کو خبر بعد میں کرنا میں یہاں آپ سب کو فارا کی برتھ ڈے پارٹی میں انوائیٹ کرنے آیا تھا۔"

لائونج میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"فارا کی برتھ ڈے۔۔۔لیکن وہ تو کل ہے نا؟"

طلحہ تیزی سے بولا تو فارا نے لب بھینچے تھے جبکہ موسی نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔

"تمھیں کیسے پتہ؟"

موسی کی بات پر وہ ہڑبڑایا تھا لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرتے ہوئے وہ موسی کو دیکھنے لگا۔

"کل اسامہ چاچو سے بات ہوئی تھی وہی بتا رہے تھے۔"

"اچھے میزبان ہو تم طلحہ ہم کب سے آئے ہیں تم ہمیں چائے کا ہی پوچھ نہیں رہے۔"

"اوہ۔۔۔سوری میں ابھی رشیدہ بی کو بولتا ہوں۔"

طلحہ بول کر اٹھنے لگا مگر موسی نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ بٹھادیا۔

"تم بیٹھو میں کھانے کا آرڈر دوں گا ان کو۔"

بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے وہ خود ہی کیچن کی جانب بڑھ گیا تھا۔خاموشی نے لائونج کا بسیرا کیا تو طلحہ نے ہی اسے توڑا تھا۔

"میسج کا رپلائی کیوں نہیں کیا؟"

بظاہر وہ لائونج میں موجود ایل ای ڈی کو دیکھ رہا تھا مگر توجہ کا مرکز ساتھ بیٹھا وجود تھا۔

"ضروری نہیں سمجھا۔"

ایک جملے وہ جیسے اس کی اہمیت اسے بتا گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیا ضروری ہے اور کیا نہیں یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم اچھے سے جانتی ہو لیکن اگر آئندہ میرے میسج کا ریپلائی نہ کیا تو یقین مانو میں بہت برا پیش آئوں گا۔"

سخت لہجے میں دھیمی آواز اپنائے وہ وارننگ دے رہا تھا۔

"جو ہوتا ہے کر لو۔"

طنزیہ مسکراہٹ کو لبوں پر سجائے وہ مقابل کو چیلنج کر گئی تھی۔

"میری نرمی کا فائدہ مت اٹھائو مسز۔"

"ورنہ کیا کریں گے آپ محترم؟"

فارا بنا خوف کے بول رہی تھی۔

"یہ تو تمہیں تمہاری سالگرہ والے دن بتائوں گا۔"

Urdu Novels Ghar

مسکرا کر بولتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے نزدیک ہوا تھا۔فارا نے اسے گھورا تھا جو اس کے قریب جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو کر پیچھے ہٹا تھا۔فارا نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا۔

"کسی نے نہیں دیکھا۔"

دھیمی سی سر گوشی میں بول کر وہ مسکرایا تھا جبکہ فارا نے اسے گھورا جو اپنی دائیں آنکھ دبا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

"ٹھرکی انسان۔"

فارا بڑبڑا کر ایل ای ڈی کی جانب متوجہ ہو گئی تھی جہاں کوئی مووی لگی ہوئی تھی۔

یونیورسٹی کی پارکنگ میں کھڑی وہ ثمامہ کا انتظار کر رہی تھی جب ایک آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔پلٹ کر وہ دیکھنے لگی تو کامران کھڑا مسکرا رہا تھا۔انفال کو کوفت ہوئی تھی۔

"کیسی ہو مسز ثمامہ خان؟"

"اپنے شوہر کے انتظار میں کھڑی بہت ہی خوش۔"

مسکرا کر جواب دیتے ہوئے وہ مقابل کو جلتے انگاروں پر لٹا گئی تھی۔

"میں آخری بار بول رہا ہوں انفال خان ثمامہ کو اپنی زندگی سے نکال دو ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔"

غصے سے بولتے ہوئے وہ اسے مسلسل گھور رہا تھا۔

"کیا کر لو گے؟"

بازو باندھتے ہوئے وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔

"جان سے مار دوں گا تمہارے اس سو کالڈ شوہر کو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کی بات پر انفال نے پیشانی پر لکیروں کا جال بناتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو فضا میں بلند کیا اور مقابل کے بائیں گال کی زینت بنایا تھا۔

"اپنی گندی زبان سے میرے ایس کے کے بارے میں کچھ بھی بولا تو جان سے مار دوں گی تمہیں۔"

غصے سے بولتے ہوئے وہ مقابل کو ایک لمحے کے لئے خوف میں مبتلا کر گئی تھی۔اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے پلٹ کر چلی گئی تھی جبکہ کامران نے نفرت سے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں کھانا کیوں نہیں کھایا؟"

انفال کو رات کے کھانے کے لئے ڈائننگ ٹیبل پر نہ دیکھ کر ثمامہ پریشان ہوا تھا کیونکہ جو بھی تھا وہ اس کو رات کے وقت کھانے پر دیکھنے کا عادی تھا۔ابھی بھی اس کے کمرے میں دستک دے کر داخل ہوتے ہی اسے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر نرمی سے پوچھا تھا۔وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

"سر میں درد تھا۔"

نظریں چرا کر وہ ڈوپٹہ اپنے شانوں پر پھیلا کر بولی تو ثمامہ نے اسے غور سے دیکھا تھا۔

"کیا چیز پریشان کر رہی ہے؟"

ثمامہ کے صحیح اندازے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔بنا کہے وہ جان گیا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی جو اس کی دھڑکن منتشر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی اداس بیٹھی ہے۔

"پیپرز کی ٹینشن ہے بس۔۔۔تیاری نہیں ہو پا رہی صحیح سے۔"

بروقت اس نے بہانہ گھڑا تھا کیونکہ کامران کے بارے بتا کر وہ اسے بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"پیپرز کو اتنا سر پر سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تم ٹاپ نہ بھی کرو تب بھی میری ہی زندگی کا حصہ بنو گی۔"

اس کے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ نرمی سے سنجیدہ انداز میں بولا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کبھی اظہار محبت بھی کریں گے آپ مجھ سے؟"

سوالیہ نظریں اس پر جمائے وہ کھوئے ہوئے انداز میں پوچھنے لگی تھی۔

"جو محبت موجود ہی نہیں اس کا اظہار کیا کروں؟"
ثمامہ طنزیہ مسکرایا تھا۔

"تو کیا ہمارا رشتہ بغیر محبت کے ہی رہے گا؟"

"چاچو سے کیا وعدہ میں نہیں توڑ سکتا مسز حالانکہ اپنی محبت کو کفن پہنا کر میں تو کب سے دفن کر چکا ہوں۔"

"مجھے نیند آ رہی ہے۔"

انفال رخ موڑ کر اپنی نم آنکھوں کو مقابل سے چھپا گئی تھی۔ ثمامہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس بیڈ پر آیا تھا۔ اس کے قدموں کے قریب بیٹھ کر وہ مسکرایا تھا۔

"تھک گئی ہو؟"

اس کے دودھیا پائوں دیکھتے ہوئے وہ پوچھنے لگا تھا۔

"ہاں زندگی بوجھ لگ رہی ہے اب۔"

لہجہ بوجھل ہوا تو مقابل کا دل تڑپا تھا۔

"میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں لیکن ماضی کی کتاب مجھے وہ اوراق پلٹنے ہی نہیں دیتی جن میں میری بے قدری سنہری حروف میں درج ہے۔"

وہ جیسے اذیت سے مسکرایا تھا۔

"میں آج آخری بار آپ سے بول رہی ہوں۔۔۔ محبت صرف آپ سے کی ہے میں نے ماضی میں جو تھا وہ صرف ایک نادان عمر کی غلطی تھی۔ آپ مجھے اتنی تکلیف مت دیں یوں بے رخی اختیار کر کے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری برداشت میری جان لے لے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کا ہاتھ پکڑے وہ آج رو پڑی تھی۔ ثمامہ خان کا دل ڈوبا تھا۔ وہ ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے اٹھا اور بنا اس کی طرف دیکھے کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ انفال اپنی سسکیوں کو دبا کر رات کی خاموشی میں اپنی دکھوں کو گننا شروع ہو چکی تھی۔

کمرے میں آ کر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔ آنکھیں ابھی بھی نمی لئے ہوئے تھیں جبکہ بھیگی پلکوں پر آنسو شبنم کی مانند چمک رہے تھے۔ آج وہ مسرور ہوا تھا۔ اپنے محبوب کے لبوں سے اپنے لئے اظہار محبت سن کر، مطمئن ہوا تھا اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر، دل جیسے خوشی سے سرشار ہو گیا تھا۔

"ماضی کو بھولنا آسان نہیں ہے انفال لیکن خود کو تمہارے حوالے کر کے پر سکون ہونا چاہتا ہوں۔"

بیڈ پر بیٹھ کر وہ انفال کو سوچتے ہوئے خود سے بولا تھا۔

"کاش یہ ہجر کے دن کبھی اتنی مسافت طے نہ کرتے۔۔۔کاش یہ عشق کا سفر آسان ہوتا۔"

دل میں ابھرتی سوچ پر وہ لیٹ کر آنکھیں موند گیا تھا۔

سکون قلب بھی
میسر نہیں وہاں
دل کی دھڑکن
منتشر ہوتی ہے جہاں
اک لفظ میں ذات عشق
بیان کرنے سے قاصر ہوں
جب ذکر تیرا ہو جائے یہاں
جب محفل سے
برخاست ہو جاتا ہے ساقی
تو مے کدہ میں جام عشق
پینا۔۔۔حلال ہے کہاں
کیوں قاصد کو بھیجا ہے آج
اپنے لفظوں کا بھرم تو رکھتا

Urdu Novels Ghar

میں وعدے کا پاسدار تھا

ورنہ انجام دیکھتا سارا جہاں

عشق سے منکر تو آج بھی ہے

تو بھرم رکھا اس عہدے کا

جسے محبوب کہتے ہیں یہاں

از قلم: کرن رفیق

اپنی ڈائری کو قلم بند کرتے ہوئے وہ کرسی سے اٹھ کر اپنی کمرے کی بالکنی میں چلا گیا تھا۔ایک حیسن صبح اس کی منتظر تھی یا شاید وقت پھر سے اسے اندھیروں کی طرف لے جانے والا تھا۔

ماضی:

"ڈیڈ میں چاہتا ہوں میر ا اور انفال کا نکاح کل ہی ہو جائے۔"

رات کا کھانا سب کھا رہے تھے جب اچانک ثمامہ نے جیسے سب پر دھماکہ کیا تھا۔انفال نے صدمے سے اسے دیکھا تھا۔اکیثم نے ہانم کو دیکھا جو خود یسرا بیگم کو دیکھ رہی تھیں۔

"مجھے بھی لگتا ہے اب مزید دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

یسرا بیگم کی آواز پر سب نے مسکرا ثمامہ کو دیکھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"اماں جان جیسے آپ کو مناسب لگے۔"

اکیثم نے انفال کو دیکھا جو سر جھکائے ایسے کھانے کو دیکھ رہی تھی جیسے کسی اور کی ذات کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔

"میں کمرے میں جا رہا ہوں طبیعت تھوڑی خراب ہے۔"

ثمامہ یہ بول کر بنا کسی کی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ انفال نے نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

نکاح کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ آہستہ آہستہ سب معمول پر آ رہا تھا مگر انفال کو کہیں نہ کہیں اب بھی رویان کبیر کا ڈر تھا کہ وہ اسے یا اس کے گھر والوں کو نقصان نہ پہنچا دے۔ آج اسی ڈر کی بدولت وہ ثمامہ خان سے بات کرنے کا سوچ کر اپنے کمرے سے نکلی تھی۔
لائونج سے گزر کر وہ ثمامہ کے کمرے کی جانب بڑھی ہی تھی کہ ایک کھٹکے پر وہ پلٹی تھی۔ سامنے کا منظر اس کو ساکت کر گیا تھا۔ ثمامہ کے بازو اور سر پر پٹی تھی جس میں سے خون رس رہا تھا۔ چہرے پر جگہ جگہ خراشیں تھیں۔

"ایس کے کیا ہوا ہے آپ کو؟"

انفال پریشانی سے اس کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ ثمامہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر لب بھینچے تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے بنا کوئی جواب دیئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ انفال اس کی حرکت کو نظر انداز کئے دوبارہ اس کی جانب بڑھی تھی۔

"ہوا کیا ہے آپ کو؟"

بھیگی آواز میں پوچھتے ہوئے وہ ثمامہ خان کو پلٹنے پر مجبور کر گئی تھی جو الماری میں سر دیئے اپنی کوئی شرٹ نکال رہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کس کی اجازت سے یہاں آئی ہو؟"

ثمامہ نے پلٹ کر اسے سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔

"اس کمرے میں آنے کی اجازت آپ مجھے چند دن پہلے ہی دے چکے ہیں۔"

خود کو بااعتماد ظاہر کرتے ہوئے وہ اس کے نزدیک آنا شروع ہو گئی تھی۔ بڑھتے قدموں کے ساتھ وہ مقابل کو ایک لمحے کے لئے حیران کر گئی تھی۔
لیکن حیرانگی کا لمحہ مختصر تھا۔ جلد ہی وہ چہرے کو بے تاثر کئے اس کے مقابل آیا تھا۔

"کاغذی رشتے کو سر پر سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے انفال خان۔"

سرد انداز میں بولتے ہوئے وہ اسکی حثیت واضح کر گیا تھا۔

"کاغذی ہی صحیح بیوی تو ہوں نا آپ کی۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

مان بھرا لہجہ مقابل کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ کو جگہ دے گیا تھا۔

"چاچو کو کال کس نے کی تھی؟"

ثمامہ کی بات پر وہ نا سمجھی سے ثمامہ کو دیکھنے لگی۔

"کونسی کال؟"

"چاچو کو تمہارے رویان کے پاس ہونے کے بارے میں کیا رویان نے بتایا تھا؟"

عجیب سے لہجے میں پوچھتے ہوئے وہ انفال کو بکھرا سا لگا تھا۔انفال کے چہرے کا رنگ ایک دم سے متغیر ہوا تھا۔

"رویان نے کی تھی۔"

سر جھکائے وہ بولی تو ثمامہ نے اسے شانوں سے جکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔اتنا قریب کہ ثمامہ کی سانسوں سے انفال کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہونے لگا۔

"وہ کال تم نے کی تھی کیونکہ تم اپنی خود غرضی میں اتنی اندھی ہو گئی تھی کہ تمہیں یہ تک معلوم نہ ہو سکا وہ تمہارے چچا ہیں جن کی جان تم خطرے میں ڈال رہی ہو؟"

ثمامہ کے منہ سے انکشاف سن کر انفال نے سر جھکائے آنسو بہائے تھے۔

"مجھے معاف۔۔۔"

"تم معافی کے قابل ہی نہیں ہو انفال خان۔"

خود سے دور دھکیلتے وہ اس کے لفظوں کو لبوں میں ہی دبا گیا تھا۔انفال لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی تھی۔

"تم ایک ایسی خود غرض لڑکی ہو جس نے صرف اپنی جان بچانے کے لئے چاچو اور آنی کو موت کی جانب دھکیل دیا۔"

ثمامہ بمشکل ہی اپنے آنسو اپنے اندر اتار رہا تھا۔

"مجھے لگا وہ مجھے مار دے گا۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔"

بلآخر سچ لبوں سے ادا ہوا تو ثمامہ خان نے پہلی بار نفرت سے اس کو دیکھا تھا۔

"تو مار دیتا کم از کم تم جیسی دھوکے باز لڑکی سے ہماری جان چھوٹ جاتی۔۔۔۔ کیا کہا تھا تم نے کہ وائس چینجر آن کیا تھا اور میں عقل کا اندھا تمہاری بات کو سچ سمجھ بیٹھا۔ لعنت بھیجتا ہوں اپنے اندھے یقین پر۔"

ثمامہ زمین پر بیٹھی ہوئی انفال کو دیکھ کر تکلیف کی آخری حدوں پر تھا۔

"تم جانتی ہو تم وہ واحد لڑکی ہو جس نے مجھے محبت کا مطلب سمجھایا تھا لیکن اب تم ہی وہ لڑکی ہو جس نے مجھے نفرت کا مفہوم بھی سمجھا دیا۔ تمہارے اس سو کالڈ عاشق کی بزدلی دیکھو کہ آج سارا سچ مجھے کال پر بتا کر میرا ایکسیڈنٹ کروایا اور خود بیرون ملک چلا گیا۔"

تلخ لفظوں سے وہ چن چن کر مقابل کا وجود چھلنی کر رہا تھا۔

"یہاں سے چلی جائو اور آئندہ میرے سامنے آنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ میرا ظرف ہر بار تمہیں دیکھ کر برداشت کا سبق نہیں دے گا۔"

اس کا بایاں بازو پکڑ کر وہ جذبات سے عاری لہجے میں بول کر اپنے کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کر چکا تھا جبکہ انفال کو شدت سے اپنے سچ چھپانے پر افسوس ہوا تھا۔ کیوں وہ اپنے ڈر کو جھوٹ کے لبادے میں اوڑھ کر ثمامہ کے سامنے خود کو بے یقین کر گئی تھی۔

پھر ایسا ہی ہوتا رہا تھا کہ ثمامہ کے سامنے وہ کم ہی آتی تھی اور جب آتی تھی ثمامہ اپنے لفظوں سے اس کا وجود ہر بار چھلنی کر دیتا تھا۔

حال:

"فارا تم ادھر کیا کر رہا ہے؟ نیچے سب تم کو پارٹی میں بلا رہا ہے اور تم ادھر مزے سے چاند کو گھور رہا ہے۔"

آج فارا کی برتھ ڈے پارٹی تھی۔ کیک کاٹ کر وہ چھت پر آ گئی تھی۔ خود کو پر سکون محسوس کرتے ہوئے وہ محزل کی آواز پر پلٹی تھی۔

"بس ایسے ہی۔"

دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے وہ مسکرا کر چاند کو دیکھنے لگی۔

"تم ام کو پریشان لگ رہا ہے فارا۔۔ کیا بات ہے؟"

محزل نے اس کا رخ اپنی طرف کر کے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں بس کل واپس ہاسٹل جانا ہے تو اسی لئے تھوڑا اپ سیٹ ہوں۔"

بات بدل کر وہ مسکرائی تھی۔ محزل نے اسے گھورا تھا جس کی مسکراہٹ اس کے لبوں پر اجنبی لگ رہی تھی۔

"محزل آپ کو نیچے موم بلا رہی ہیں۔"

طلحہ کی آواز پر دونوں متوجہ ہوئی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام ماما کی بات سن کر ابھی آتا ہے کیونکہ ان کے سر میں درد ہو رہی تھی۔ ہو سکتی ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ طلحہ تم اس کے پاس رکو ام ابھی آتا ہے۔"

محزل نیچے کی جانب بڑھی تو طلحہ نے اسے دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی سجائے اسے مکمل نظر انداز کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تھی۔

"محزل کو اپنے مسئلوں سے دور رکھو۔"

طلحہ کی بات پر وہ رکی تھی۔ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔

"میں آپ کی منگیتر کو اپنے مسئلوں سے دور ہی رکھنا چاہتی ہوں لیکن وہ تو ان کو حل کرنا چاہتی ہیں۔"

فارا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اعتماد سے کہا تھا۔

"اس کو اس سب میں مت گھسیٹو فارا ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔"

Urdu Novels Ghar

طلحہ کے لہجے کے ساتھ آنکھیں بھی وارننگ لئے ہوئے تھیں۔

فارا مسکرائی تھی لیکن اس مسکراہٹ میں جیلسی کا عنصر شامل تھا۔

"آپ اپنی منگیتر کو ہی دور رکھیں مجھ سے۔"

فارا بول کر وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ طلحہ نے غصے سے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

"فارا بی بی تیار رہو میرے گفٹ کے لئے۔"

طلحہ خود سے بول کر نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

سب مہمانوں کو رخصت کر کے اسامہ نے اکثم کی فیملی کو اپنے گھر ایک رات کے لئے روک لیا تھا۔ ثمامہ جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ سب لائونج میں موجود تھے جب موسی سڑھیوں سے اترتی محزل کو دیکھ کر شرارت سے مسکرایا تھا۔

"اس گھر میں مکھیاں کچھ بڑھ نہیں گئی لالہ ؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

موسی کی بات پر ثمامہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر موبائل میں مصروف ہو گیا تھا کیونکہ وہ محزل کو لائونج میں داخل ہوتے دیکھ چکا تھا۔

"موسی لالہ ام تمہارا احترام کرتا ہے تو بہتر تم بھی ام کو تنگ نہیں کرو۔"

محزل نے اسے گھورا تھا۔انفال نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جو موسی کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"لو اب مکھیوں کے منہ میں بھی زبان آ گئی ہے۔"

موسی کی بات پر انفال نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا تھا جبکہ محزل غصے سے سرخ ہونا شروع ہو چکی تھی۔

"موسی لالہ ام تم کو جان سے مار دیگا۔"

محزل نے اسے دھمکی دی تو موسی نے مسکرا کر اسے مزید زچ کیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں تو ڈر گیا۔"

موسی نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"تم ام سے نہیں ڈرتی کیا؟"

محزل نے اسے گھورا اور وہاں سے جانے لگی تھی۔

"میں اپنے باپ سے نہ ڈروں تو تم کیا چیز ہو؟"

موسی کی بات پر جہاں انفال کا قہقہ گونجا تھا پیچھے کھڑے اسامہ کو دیکھ کر وہیں ثمامہ نے اپنی مسکراہٹ کو لبوں پر روکا تھا۔ محزل جواب دینے کے پلٹی ہی تھی جب اسامہ کے چہرے کو دیکھ کر اس کی ہنسی نکلی تھی۔

"امرے اسامہ چچا سے نہیں ڈرتی تم؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل نے مصنوعی حیرانگی سے پوچھا تھا جبکہ آنکھیں ہنوز شرارت سے چمک رہی تھیں۔

"میرا اس دنیا میں ایک یعنی اکلوتا باپ ہے اور ان کا نام اسامہ ہے۔جن سے میں بالکل نہیں ڈرتا ہاں کبھی کبھی ایک جن کی عادتیں اپنا لیتے ہیں وہ لیکن میرا یقین کرو میں واقعی ان سے نہیں ڈرتے۔۔۔۔"

موسی کی چلتی زبان کو بریک اسامہ کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر لگی تھی۔اب ہنسنے کی باری محزل کی تھی۔

"پاپا۔۔آپ۔۔۔یہاں؟"

موسی ہڑبڑا کر بولا۔اسامہ کی گھوری مزید تیز ہوئی تھی۔

"اگر یاد ہو تو یہ گھر جہاں تم اس وقت کھڑے ہو تمہارے اس اکلوتے باپ کا ہی ہے۔"

اسامہ دانت پیس کر مقابل کو باور کروا رہا تھا جو شرافت کا لبادہ اوڑھے اب سر جھکائے مئودب سا کھڑا اپنے باپ کو منانے کے منصوبے سوچ رہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"سوری پاپا۔"

منمناتے لہجے میں بولا تو اسامہ نے سر جھٹکا اور جا کر ثمامہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ویسے موسی لالہ ابھی تم سو آنے سچ بولی اے۔"

محزل نے مزید آگ لگانے کا کام کیا تھا۔موسی نے تصور میں ہی محزل کا گلا پکڑ کر دبایا تھا لیکن صرف تصور میں کیونکہ اسامہ کے سامنے اس کو کچھ بھی کہنا اپنے پائوں پر کلہاڑی مارنے کے برابر تھا۔

"محزل ماما کہاں ہیں؟"

ثمامہ نے ارد گرد نظریں گھما کر ہانم کی غیر موجودگی کو محسوس کر کے پوچھا تھا۔

"لالہ جان امو کو سر درد ہو رہی تھی وہ لیٹنے گیا ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کے خالص پٹھانی لہجے پر ثمامہ نے گہری سانس بھری تھی جبکہ موسی کی ہنسی نکل گئی تھی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ محزل خان ہے جو ایک یونیورسٹی کی قابل طالبہ تھی لیکن اردو اس کی مذکر مونث کی تفریق سے پرے تھی۔

"محزل امو عورت ہیں تو امو کے لئے گئی بولا جائے گا۔"

انفال نے ہمیشہ کی طرح اسے ٹوک کر اپنا بڑی بہنوں والا رعب جمایا تھا۔

"ام ایسے ہی بولے گا جانم خان۔"

"محزل ڈونٹ کال مائے وائف ود دس نیم۔"

ثمامہ سر جھکائے سنجیدہ لہجے میں وہاں بیٹھے ہر شخص کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"محزل تم مجھے اسی نام سے پکارو گی اب اور صرف محزل ہی نہیں بلکہ موسی تم بھی مجھے جانم کہہ کر بلاؤ گے او کے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال چڑتے ہوئے بولی یہ دیکھے بغیر کے مقابل کا غصہ اسی بات سے سوا نیزے پر پہنچ گیا ہے۔
ثمامہ نے ایک لمبا سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا اور پھر انفال کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔
بنا کسی کا لحاظ کئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور انفال کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر کی جانب لے گیا۔

"لالہ جان کدھر لے کر جا رہی تم آپو جان کو؟"

محزل کی بات پر موسی نے اسے گھورا تھا۔

"تمہاری مذکر اور مونث سکھانے۔"

موسی کے جل کر بولنے پر جہاں اسامہ کا قہقہ گونجا تھا وہیں محزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے وہ انفال کو تقریبا اندر دھکیل کر دروازہ بند کئے خود ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال نے تھوک نگل کر اسے دیکھا تھا جو سرخی مائل ہو چکا تھا۔ موبائل نکال کر اس نے ایک نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگائے وہ انفال کو مکمل نظر انداز کر گیا تھا۔

"طلحہ ماما کو بتا دینا میں اور انفال گھر جا رہے ہیں۔"

سنجیدگی سے بولتے ہوئے وہ ایک جملے میں اپنی بات بول کر کال بند کر چکا تھا۔ ثمامہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے خان حویلی کی جانب گامزن ہو گیا تھا۔ انفال نے ایک نظر اسے دیکھا جو سختی سے اپنے لبوں کو پیوست کیے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"ایس کے۔۔۔ میں نے مذاق۔۔"

"شٹ اپ انفال خان۔"

اس کی بات کو درمیان میں کاٹ کر وہ درشتگی سے بولا تھا۔ انفال نے کانپ کر اسے دیکھا تھا۔ نیلی آنکھوں میں آنسو جمع ہونا شروع ہو گئے تھے جبکہ منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنا رخ دوسری طرف کر گئی تھی۔

ابھی چند منٹ ہی ہوئے تھے جب ثمامہ کے کانوں میں اس کی سسکیوں کی آواز گونج تھی۔ ثمامہ نے ایک جھٹکے سے گاڑی سڑک کے کنارے روک کر اسے دیکھا جو یقیناً رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

"اب یہ رونا کیوں شروع کر دیا ہے؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔رو۔۔۔"

انفال کو اپنی طرف متوجہ نہ دیکھ کر وہ غصے سے اس کا بازو پکڑ کر بولنے لگا جب اس کی نیلی آنکھوں پر موجود پلکوں کی جھالر پر ٹھہرے شبنم کی مانند چمکتے آنسوئوں کو وہ دیکھ کر بے اختیار ہوا تھا۔ دل میں انہیں چھونے کی شدید خواہش جاگی تھی۔ انفال نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جس کی سانسوں کی تپش سے وہ خود کو جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ مقابل کی آنکھوں میں موجود جذبات دیکھ کر وہ اپنی پلکوں کو لرزنے پر مجبور کر گئی تھی۔ دل کی دھڑکنوں کا شور بڑھا تو ثمامہ نے اسے مزید اپنے نزدیک کیا تھا۔ بازو ہنوز اس کی آہنی گرفت میں قید تھا۔ سبز آنکھیں آج

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

الگ کی چمک سے لبریز ہوچکی تھیں۔ ساری کثافتیں دھل چکی تھیں۔ وہ جھکا اور اپنے دل کی خواہش پر لبیک کہتے ہوئے ان موتیوں کو لبوں پر چن کر مقابل کو سانس روکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ایس کے۔۔ پلیز۔"

انفال کی دھیمی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر وہ اس کے چہرے پر اپنی محبت اور حیا کے رنگ باخوبی دیکھنے لگا۔ منظر واقعی جان لیوا تھا۔

"ماضی کو بھولنا مشکل ہے مگر کوشش کرنے سے ہر کام ہو جاتا ہے۔"

اس جملے سے وہ جیسے انفال خان کو زندگی کی نوید سنا گیا تھا۔انفال نے چمکتی آنکھوں سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکرایا تھا۔

"مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے جب آپ مجھے میرے حال سے جانیں گے۔"

مسکراتے ہوئے وہ بولی تھی۔

Urdu Novels Ghar

وہ ایک دم پیچھے ہٹا تھا۔ لمحوں کا فسوں جیسے ٹوٹا تھا۔اس کا بازو اپنی گرفت سے نکال کر وہ دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔انفال نے مسکرا کر آج پہلی بار ثمامہ خان کی گھبراہٹ دیکھی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کی جانب متوجہ ہو گئی تھی جبکہ ثمامہ اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہو گیا تھا۔

"امارہ دل کر رہا ہے آئسکریم کھانے کو تم چلو ہمارے ساتھ ام کو کھلانے کے لئے۔"

محزل طلحہ سے بولی جو لائونج میں بیٹھا موسی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا جبکہ فارا موبائل پر اپنی دوست کے ساتھ ہنستے ہوئے میسج پر بات کر رہی تھی۔

"محزل یار میں بہت تھکا ہوا ہوں آپ پلیز ابھی سو جائیں کل جاتے ہوئے آپ کو کھلا دوں گا آئسکریم۔"

طلحہ نے سنجیدگی سے محزل کو کہا تو محزل نے اسے گھورا تھا۔

"تم ہماری کوئی بات نہیں مانتی طلحہ۔۔۔تم بہت بری ہے۔"

محزل کی بات پر موسی نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا تھا۔

"محزل۔"

طلحہ نے اسے آنکھیں دکھانے کی ناکام کوشش کی تو محزل نے اسے گھورا تھا۔

"تم ام کو گھورو مت۔۔۔پتہ نہیں کونسا خبیث گھڑی تھا جب ام کو تمہارے پلے باندھ دی گھر والوں نے۔"

محزل کی بات پر موسی اور فارا دونوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا جبکہ طلحہ کے لئے شاید یہ بات نئی نہیں تھی۔کیونکہ اکثر ہی وہ اپنی شدید ناراضگی کا اظہار ایسے کرتی تھی۔

"میں بھی یہی سوچتا ہوں۔"

طلحہ کے جواب پر موسی نے اسے گھورا تھا۔

"تم کس سے ہنس ہنس کر بات کر رہا ہے۔"

محزل طلحہ کو نظر انداز کئے فارا کے ساتھ بیٹھ کر مشکوک انداز میں پوچھنے لگی۔اس کی بات پر طلحہ کی تمام تر توجہ فارا پر گئی تھی جو اپنی گلاسز ٹھیک کرتے ہوئے مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"دوست ہے میری۔"

"تم شادی کب کرے گا موسی لالہ؟"

فارا کا جواب سن کر وہ موسی کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو اچانک پوچھے جانے پر گڑبڑا گیا تھا۔

"جب لڑکی مانے گی۔"

موسی نے اسے دیکھ کر جواب دیا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ایسا کون سالڑکی ہے جو ہمارے ہینڈ سم سے لالہ کو منع کر رہا ہے؟ تم ام کو بتائو ہم منہ توڑ دے گا اس کا۔"

محزل کی بات پر فارا کا قہقہ گونجا تھا جبکہ موسی نے فارا کو گھورا جو ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

"فارا ام نے کوئی جوک نہیں سنایا۔۔ام بہت زیادہ والا سریس ہے۔"

محزل کی بے تکی باتوں پر طلحہ سر پکڑ کر رہ گیا تھا جبکہ موسی نے فارا کو گھورا اور اٹھ کر باہر کی جانب چلا گیا۔

"ام لالہ سے پوچھ کر ہی رہے گا آج تم رکو ام ابھی پوچھ کر آتا ہے۔"

محزل فارا کو بتا کر جلدی سے باہر کی جانب بڑھی تھی جبکہ فارا دوبارہ سے موبائل کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟"

اپنے نزدیک طلحہ کی سرد آواز سن کر وہ ہڑبڑائی تھی۔ طلحہ سکون سے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا اس کو دیکھ رہا تھا جواب اسے گھورنے لگی تھی۔

"آپ سے مطلب۔"

فارا کے جواب پر وہ اس کے نزدیک ہوا تھا۔

"تمہارے سارے مطلب مجھ تک ہی ہیں یہ بات یاد رکھو۔۔۔اور ہاں کل تم ہاسٹل نہیں سیدھا میرے فلیٹ میں جاؤ گی ڈرائیور پک کر لے گا تمہیں ہاسٹل سے۔"

طلحہ کی بات پر اسے جیسے کرنٹ لگا تھا۔

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں۔"

فارا نے دھیمی آواز میں احتجاج کیا تھا کیونکہ جانتی تھی وہ شخص بہت ضدی ہے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"بھول ہے تمہاری کہ تم میری پابند نہیں ہو۔۔ہاں اگر بھول گئی کہ تم میری بیوی کے عہدے پر فائز ہو آج رات اچھے سے یاد کروا سکتا ہوں۔"

طلحہ کی بات پر فارا کا چہرے ایک دم سے سرخ ہوا تھا۔ہاتھ میں پکڑا موبائل کانپا تھا۔پلکیں لرز کر رہ گئی تھیں جبکہ دل کی دھڑکن منتشر ہو چکی تھی۔طلحہ نے محضوظ ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔

"تم انتہائی گھٹیا شخص ہو۔"

فارا نے جلد ہی خود کو کمپوز کر کے طلحہ کو جواب دیا اور اٹھ کر وہاں سے جانے لگی جب طلحہ نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا جو ایک دم اس پر گری تھی۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ گھبرائی تھی۔دونوں کی دھڑکنیں الگ لے پر دھڑکنا شروع ہو چکی تھیں۔

"میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں تمہاری طرح۔۔تم نے فقط مجھ سے ضد میں شادی کی ہے لیکن اسے نبھانا اب طلحہ اکثم خان کا جنون بن چکا ہے۔مجھے آئندہ نظرانداز مت کرنا ورنہ اپنی تمام حدود کو بھول جائوں گا اور ہاں آج رات کمرے کا دروازہ لاک مت کرنا۔"

وہ اس کی لرزتی پلکوں کو چھو کر مدھم سرگوشی میں بولا تھا۔ پھر وہ بے اختیار ہو کر مزید جھکا تھا اس سے پہلے مقابل وجود کی آواز نکلتی اسامہ خان کی دھاڑ لائونج میں گونجی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اسامہ کی آواز پر دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔ دونوں کے چہرے فق ہوئے تھے۔

"پاپا وہ۔"

"مجھے جواب طلحہ سے چاہیے؟"

فارا کو ہاتھ کے اشارے سے روک کر وہ سرخ چہرہ لئے طلحہ کو دیکھنے لگے جو اپنی بے اختیاری پر خود کو ملامت کرنے لگا تھا۔ فارا نے نم آنکھوں سے اسامہ کو دیکھا جو بمشکل ہی خود کو انہیں تھپڑ مارنے سے رکے ہوئے تھے۔ جس طرح وہ دونوں ایک دوسرے کے نزدیک تھے یقیناً اسامہ خان ان دونوں کا قتل کرنے کا ارادہ کر چکے تھے۔

"وہ میں چاچو۔۔۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ کی زبان جھوٹ بولنے سے انکاری ہو رہی تھی۔اسامہ کو غصہ آیا اور وہ آگے بڑھ کر طلحہ کے مقابل آئے۔ایک زوردار تھپڑ کی گونج اسامہ کے گھر میں گونجی تھی۔فارا نے ڈر کر آنکھیں بند کی تھیں۔

"شرم نہیں آتی میری ہی بیٹی پر اپنی گندی نظر ڈالتے ہوئے۔"

اسامہ کے الفاظ طلحہ کو برے لگے تھے۔

"چاچو ایسا کچھ نہیں ہے میں بس۔۔۔"

"میں بس کیا طلحہ خان؟"

اسامہ خان کا اشتعال کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔طلحہ نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں جبکہ فارا روتے ہوئے اپنی سسکیوں کو بمشکل ہی دبا رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے اسامہ تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟"

اکشم خان جو شور کی آواز سن کر اٹھے تھے اب کمرے سے باہر آئے تو اسامہ اور طلحہ کو آمنے سامنے دیکھ کر وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگے۔

"چلو اچھا ہوا تم آ گئے اکشم۔۔ یہ تو تم اب طلحہ سے پوچھو کہ کیا کر رہا تھا یہ اتنی رات کو میری بیٹی کے ساتھ یہاں؟"

اسامہ کے طنزیہ انداز پر اکشم کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے اسامہ اور طلحہ یہ اسامہ کس بارے میں بات کر رہا ہے؟"

اکشم خان نے نرمی سے طلحہ کے قریب آ کر پوچھا تو طلحہ کو زندگی میں پہلی بار شاید شرمندگی کا معنی سمجھ آیا تھا۔

"ڈیڈ۔۔۔وہ۔۔میں یہاں۔۔"

"میں بتاتا ہوں یہ میری بیٹی کے ساتھ۔۔۔۔"

اسامہ نے طلحہ کی زبان کو لڑکھڑاتے دیکھ خود ہی اکشم خان کو ساری بات بتادی تھی۔اکشم خان کا چہرہ ایک پل میں سرخ ہوا تھا۔زندگی میں پہلی بار طلحہ،اکشم خان کا غصہ دیکھ رہا تھا۔

"طلحہ مجھے بس یہ جاننا ہے کہ جو کچھ اسامہ نے کہا کیا یہ سچ ہے؟"

اکشم خان نے شدت سے اسامہ کے غلط ہونے کی دعا کی تھی۔

"ڈیڈ۔۔چاچو سچ بول رہے ہیں۔"

طلحہ کے جواب پر اکشم خان نے ایک ذوردار تھپڑ اس کے چہرے کی زینت بنایا تھا۔فارا نے بمشکل ہی اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔

"تم اتنا کیسے گر سکتے ہو طلحہ خان۔۔۔اپنی بہن جیسی لڑکی پر تم۔۔۔شرم آرہی مجھے تمہیں اپنا خون کہتے ہوئے۔"

اکشم خان نے اس کا گریبان پکڑ کر غصے سے کہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ڈیڈ۔۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔"

طلحہ دھیمی آواز میں سر جھکا کر بولا تو اکثم خان نے اسے گھورا تھا۔

"اپنی غلطی نہیں گناہ پر شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا اکڑ رہے ہو۔۔۔ صحیح کہتی تھی تمہاری ماں کہ تم بگڑ جاؤ گے۔اور آج وہی ہوا جس کا ڈر اسے ہمیشہ تھا۔سر جھکا دیا تم نے اپنے ماں باپ کا۔"

اکثم خان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ طلحہ کو جان سے مار دیتے۔

"ڈیڈ میں نے کچھ غلط نہیں ہے کیا ہے اور نہ ہی میں شرمندہ ہوں۔باقی جس کو جو سمجھنا ہے سمجھے۔"

طلحہ سنجیدگی سے بول کر پلٹا ہی تھا کہ لائونج کے دروازے پر کھڑے موسی اور محزل کو دیکھ کر چونکا تھا۔تو وہ لمحہ آن پہنچا تھا جس سے وہ ہمیشہ سے ڈرتا تھا۔

"طلحہ معافی مانگو اسامہ سے اور جاؤ یہاں سے۔"

اکشم کی بات پر وہ پلٹ کر انہیں دیکھنے لگا۔

"ڈیڈ فار امیری بیوی ہے اور اپنی بیوی کے قریب تھا میں کسی اور کے نہیں جو یوں معافی مانگتا پھروں۔"

طلحہ کے لفظوں پر گویا سب کو وہاں سانپ سونگھ گیا تھا جبکہ محزل لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی تھی۔ موسی نے اسے کندھوں سے تھام کر سہارا دیا تھا جبکہ سڑھیوں کے قریب کھڑی ہانم خان اپنی تربیت پر افسوس کرتے ہوئے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"موم۔"

طلحہ بلند آواز میں بولتے ہوئے ہانم خان کہ جانب بڑھا تھا جبکہ اکشم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔

"سٹے آئوٹ آف مائے وائف۔"

اکثم خان کی بات پر طلحہ نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا جبکہ فارا نے اس کی آنکھوں میں اترتی ضبط کی سرخی کو باخوبی دیکھا تھا۔ محزل تو گویا پتھر کی ہو چکی تھی۔ موسی بمشکل ہی اسے سنبھالے ہوئے تھا۔ اکثم خان نے آگے بڑھ کر ہانم کو اپنے بازئوں میں اٹھایا اور بنا کسی کی طرف دیکھے وہاں سے باہر جانے لگے۔ لائونج کے دروازے پر کھڑی محزل کو دیکھ کر وہ بے ساختہ نظریں چرا گئے تھے۔

"محزل ساتھ چلو میرے۔"

ایک جملہ بمشکل ہی بول کر وہ وہاں سے گئے تھے جبکہ محزل نے نم آنکھوں سے طلحہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"محزل میری بات۔۔۔"

طلحہ ابھی بول رہا تھا جب محزل اپنا سر نفی میں ہلا کر وہاں سے تقریبا بھاگنے والے انداز میں نکلی تھی۔ اسامہ نے فارا کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ سڑھیوں کی جانب لے گئے تھے۔ موسی آہستہ سے چل کر طلحہ کے پاس آیا جو اپنے اندر اٹھتے وبال کو بمشکل ہی کنڑول کئے ہوئے تھا۔

"تم جا سکتے ہو طلحہ۔"

موسی کا لہجہ ہر لحاظ سے عاری تھا۔ طلحہ بنا اس کی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا تھا۔ ایک لمحے میں سب کچھ بکھر گیا تھا۔ طلحہ کے جاتے ہی موسی صوفے پر ڈھے سا گیا تھا۔ وہ حالات کو سمجھنے کی سعی کرتے ہوئے آنکھوں کو موند کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا تھا۔

ثمامہ کو ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی لیٹے ہوئے جب حویلی میں اکثم خان کی گاڑی داخل ہوئی تھی۔ وہ اچانک سے اٹھ کر بالکنی کی جانب آیا جہاں اکثم ہانم کو کندھوں سے پکڑ کر اندر لا رہے تھے۔

ثمامہ پریشانی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"پاپا کیا ہوا ہے ماما کو؟"

ثمامہ ہانم کی سرخ آنکھیں دیکھ کر تیزی سے ان کی جانب بڑھا تھا۔ اس دوران وہ محزل کو بالکل دیکھ نہیں سکا تھا جو خاموشی سے لائونج میں موجود صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"یہ تم اپنے لاڈلے سے پوچھو کے کیا گل کھلاتا پھر رہا ہے؟"

اکثم خان نے ہانم خان کو صوفے پر بٹھایا اور پھر پلٹ کر غصے سے تیز آواز میں بولے تھے۔ ثمامہ کو زندگی میں پہلی بار اکثم خان سے ڈر لگا تھا۔ سرخ آنکھیں بہت کچھ سمجھا رہی تھیں۔ وہ اپنے خیالات کی نفی کرنا چاہتا تھا مگر ناکام رہا۔

"پاپا کیا ہوا ہے؟ کیا کیا ہے طلحہ نے؟"

ثمامہ نے نرمی سے پوچھا تھا۔ اس دوران انفال بھی اپنے کمرے سے باہر آ گئی تھی۔

"شادی کر چکا ہے تمہارا لاڈلہ وہ بھی فارا سے۔"

الفاظ تھے یا گویا کوئی بم جو انفال خان کی سماعتوں پر گرا تھا۔ ثمامہ نے لب بھینچے تھے۔ بے ساختہ محزل کا خیال آیا جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

"طلحہ ایسا نہیں کر سکتا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال کی آواز پر محزل نے اسے جن نظروں سے دیکھا تھا وہ انفال خان کے ساتھ ساتھ ثمامہ خان کا دل دو حصوں میں تقسیم کر گئی تھیں۔

"وہ ایسا کر چکی ہے آپو جان۔"

محزل روتے ہوئے چیخی تھی۔انفال نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لینا چاہا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کر گئی تھی۔

"ام بہت محبت کرتا تھا طلحہ سے لیکن اس نے ام کو دھوکہ دیا۔۔ام کبھی معاف نہیں کرے گا اس کو۔"

ریت کے ذروں کی مانند بکھرتا اس کا وجود ثمامہ خان سمیت وہاں سب کی اذیت کو بلندیوں تک پہنچا گیا تھا۔

"میرا بچہ۔"

ثمامہ خان نے اسے اپنی آغوش میں چھپایا تھا۔انفال نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"لالہ جان ام۔۔۔ طلحہ سے بہت محبت کرتا ہے لیکن اس نے ہماری محبت کو مذاق بنادی۔ام کیسے رہے گا اس کے بغیر لالہ جان۔۔ہماری تو سانسیں اس سے جڑا ہے۔ام کیسے اس سے دستبردار ہو جائے؟"

ثمامہ خان نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھیں۔

ان سوالوں سے تو وہ ڈرتا تھا مگر قسمت کا لکھا وہ ٹال نہیں سکتا تھا۔

"میرا بچہ مجھے ایک بار بات کرنے دو طلحہ سے۔"

ثمامہ کی بات پر اس کے آنسو شدت اختیار کر چکے تھے۔

"ام جس کو چاہتا ہے وہ ام سے دور چلا جاتا ہے۔پہلے ماما بابا گئے اور اب طلحہ نے ام کو اکیلا چھوڑ دیا۔ام بہت برا ہے نا لالہ اس لئے تو طلحہ نے ام کو چھوڑ دیا۔"

ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ لائونج میں موجود تمام لوگوں کی تکلیف میں اضافہ کررہی تھی۔ہانم خان خاموشی سے آنسو بہارہی تھیں۔اچانک بلڈپریشر لو ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوچکی تھیں۔اکشم نے گاڑی میں انہیں فرسٹ ایڈ ٹریٹمنٹ دے کر ہوش دلائی تھی۔مگر نقاہت کے باعث وہ چلنے میں دشواری محسوس کررہی تھیں۔سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر وہ خود کو محزل ارتسام خان کا مجرم تصور کررہی تھیں۔

"میرا بچہ بہت اچھا ہے ابھی جائو اور جا۔۔۔۔۔۔ محزل۔۔۔ محزل کیا ہوا ہے تمہیں۔۔ محزل آنکھیں کھولو۔"

ثمامہ ابھی بول رہا تھا جب محزل ایک دم سے آنکھیں بند کرکے اس کے بازئوں میں جھول گئی تھی۔اکشم پریشانی سے اس کی جانب بڑھے تھے۔بایاں بازو پکڑ کر دل کی دھڑکن چیک کی تو وہ بہت سلو ہوچکی تھی۔یقیناوہ نروس بریک ڈائون کا شکار ہوچکی تھی۔

"ثمامہ اسے فوراہاپسٹل لے کر چلو۔"

Urdu Novels Ghar

اکشم خان کی بات پر وہ اسے بازئوں میں اٹھائے باہر کی جانب بڑھا تھا۔آج کی رات خان حویلی پر قہر بن کر گزرنے والی تھی۔ہانم بھی ثمامہ اور انفال کے ہمراہ ان کے پیچھے گئی تھیں۔قسمت پتہ نہیں کس دوراہے پر ان کی آزمائش لے رہے تھی۔

گاڑی کو ایک جھٹکے سے سنسان سڑک پر روک کر وہ باہر نکلا تھا۔ایک دم سے جیسے گھٹن بڑھی تھی۔ضبط کے بندھن ٹوٹے تو وہ بیس سالہ شخص رو دیا تھا۔وہ بے بسی سے رو رہا تھا۔طلحہ اکشم خان آج ٹوٹ گیا تھا۔

"محبت کرتا ہے ام تم سے طلحہ۔"

محزل کی آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دی تھی۔

"ام مر جائے گا تمہارے بغیر طلحہ خان۔"

طلحہ اپنے سر کے بالوں کو نوچتے ہوئے چلایا تھا۔گھٹن تھی کہ بڑھتی جارہی تھی۔

"میں بھی محبت کرتا ہوں آپ سے محزل۔۔اس محبت سے کہیں زیادہ جو آپ مجھ سے کرتی ہیں لیکن میں مجبور ہوں۔"

تصور میں اس سے مخاطب ہو کر وہ جیسے ٹوٹ رہا تھا۔

"لالہ کاش اس دن میں آپ کی بات نہیں مانتا۔۔۔کاش اس دن فارا وہاں نہ جاتی۔۔میں بھی تو مر رہا ہوں اس کے بغیر۔"

ثمامہ کو یاد کر کے وہ اپنی آنکھیں مسلسل صاف کر رہا تھا۔سوچوں کا تسلسل ایک دم سے موبائل کی آواز نے توڑا تھا۔

ثمامہ کا نمبر موبائل پر دیکھ کر وہ کال ریسیو کر کے کان سے لگائے آنسو صاف کر گیا تھا۔

"طلحہ کہاں ہو تم؟"

ثمامہ خان کی پریشان کن آواز پر وہ زخمی سا مسکرایا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"زندہ ہوں لالہ۔"

طلحہ خان کی بات پر ثمامہ نے موبائل کان سے ہٹا کر اسے گھورا تھا۔

"اس بات کا مطلب؟"

ثمامہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا تو طلحہ نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کرتے ہوئے لمبی سانس فضا میں خارج کی تھی۔

"کچھ نہیں۔"

دو لفظوں میں وہ جیسے بات سمیٹنا چاہتا تھا مگر ثمامہ خان کو اس کی آواز کا بھیگا پن واضح محسوس ہوا تھا۔

"محزل ہاپسٹل میں ہے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ شاکڈ ہوا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیسی ہے اب اور کونسے ہاسپٹل ہیں آپ۔۔مجھے بتائیں میں آرہاہوں۔"

طلحہ جلدی سے گاڑی کادروازہ کھول کرڈرائیو نگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

"پاپانے تمھیں یہاں آنے سے سختی سے منع کیا ہے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ ساکت ہوا تھا۔

"آپ نے کہاتھاآپ سب سنبھال لیں گے۔"

سٹئیر نگ پر سر رکھے وہ شکستہ انداز میں بولا تو ثمامہ نے اپنی آنکھوں کو سختی سے بند کیا تھا۔

"تمھیں اسے سپیس دینی ہو گی طلحہ۔۔ورنہ وہ تم سے کبھی دور نہیں ہو گی۔"

"چند سال پہلے بھی آپ کی بات کواپنے لئے حرف آخر سمجھا تھا۔۔اس بار بھی یہی ہو گا۔ محزل کو دور کر چکاہوں میں خود سے اب مزید کتنادور کروں آپ ہی بتادیں؟"

Urdu Novels Ghar

دھیمے انداز میں بھیگی آواز پر وہ شکوہ کر بیٹھا تھا۔

"کیا آج بھی محزل سے محبت کرتے ہو؟"

ثمامہ نے سنجیدگی سے پوچھا تو طلحہ نے بے ساختہ اپنی بے اختیاری میں کی گئی بات پر خود کو کوسا تھا۔

"اس محبت کا گلا میں گھونٹ چکا ہوں۔ میرے لئے میرا فرض اہم ہے۔"

وہ جواب ثمامہ کو دے رہا تھا مگر شاید باور خود کو کروا رہا تھا۔

"میں محزل کا خیال رکھوں گا۔"

ثمامہ نے پر یقین لہجے میں اسے ہر فکر سے آزاد کرنا چاہا تھا۔

"لالہ اپنی محبت کو مکمل دفنانے سے پہلے میں ایک بار بھی اس کے بارے میں کیوں نہ سوچ سکا کہ وہ میری ذات کا حصہ تھی۔"

"وہ تمہاری ذات کا حصہ نہیں تھی طلحہ خان اور جہاں تک بات ہے محزل کی تو میں جانتا ہوں اسے وہ کبھی خود کو تمہارے راستے میں نہیں آنے دے گی۔"

"پلیز خیال رکھئے گا اس کا۔۔ میں واپس جا رہا ہوں اور فارا بھی کل تک آجائے گی وہاں کیونکہ اب اسے ہاسٹل میں بالکل نہیں چھوڑ سکتا۔"

طلحہ یکلخت اپنے خول میں بند ہوا تھا۔

"مجھے بھی یہی بہتر لگ رہا ہے۔"

ثمامہ نے لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے کہا تھا۔

"میں جلدی واپس نہیں آئوں گا اس بار۔"

Urdu Novels Ghar

طلحہ کی بات پر ثمامہ نے موبائل پر گرفت مضبوط کی تھی۔

"میں تمہیں مشن مکمل ہونے کے بعد حویلی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

انداز حکم دینے والا تھا۔ طلحہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"میری دعا کہ یہ مشن میری زندگی کا آخری مشن ہو۔۔ کیونکہ موم ڈیڈ کے سامنے دوبارہ جانے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔ اللہ حافظ۔"

طلحہ نے بنا ثمامہ کا جواب سنے کال ڈراپ کر کے موبائل پاور آف کر دیا تھا۔ ماضی کا سوچتے ہوئے ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔

"محبت الوداع تجھے۔"

سوچ کر بڑبڑاتے ہوئے وہ کار سٹارٹ کئے اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا تھا۔

"ام زندہ کیوں ہے؟"

محزل کو ہاسپٹل سے واپس آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ دو دن بعد اسے ہوش آیا تھا۔ کچھ بہتر ہوئی تو اکشم نے اسے گھر میں لے جانے کی اجازت ڈاکٹر سے لے لی تھی۔ اب وہ بہتر تھی مگر آنسوا بھی بھی تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اس کی خاموش نگاہوں کا مرکز انفال خان کی ذات تھی جو اسے دوائی کھلا کر بیڈ پر اس کے پاس بیٹھی تھی۔ انفال نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

"محزل میری جان تم کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو۔۔ وہ تمہارے قابل ہی نہیں تھا۔"

انفال کی بات پر وہ تلخ انداز میں مسکرائی تھی۔

"وہ ہمارے کیا کسی کے بھی قابل نہیں لگتی ام کو۔"

محزل کا انداز نفرت بھرا تھا۔ انفال خان نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا۔

"اگر وہ معافی مانگ لے تم سے تو کیا کردو گی معاف اس کو؟"

انفال نے انجانے خدشے کے تحت پوچھا تو محزل نے نم آنکھوں سے قہقہ لگایا۔

"ام اسے کو معاف نہیں کرے گا۔۔وہ صرف ہمارا دل نہیں توڑی بلکہ وہ ام کو دھوکہ دی ہے۔وہ کسی اور کا شوہر بن چکی ہے۔اس کا نام ام بچپن سے اپنے نام کے ساتھ سنتا آیا ہے اب کیسے کسی اور کے ساتھ برداشت کرے ام؟وہ ام کو کبھی اپنی شکل نہ ہی دکھائے تو ہی اچھا ہے۔"

محزل سرد انداز میں بولتے ہوئے اپنے بہتے آنسو بے دردی سے صاف کر گئی تھی۔اس سے پہلے انفال کچھ بولتی دروازے کی دستک پر دونوں اس جانب متوجہ ہوئی تھیں۔ہانم خان کو دیکھ کر دونوں نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"مجھے میری گڑیا کے ساتھ تنہائی میں بات کرنی ہے انفال۔"

ہانم خان کی آواز پر انفال اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

"کیسی ہے میری بچی؟"

ہانم خان نے محبت سے اس کے ہاتھ تھام کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام ٹھیک نہیں ہے مگر ٹھیک ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔"

محزل نے معصومیت سے اپنی آنکھوں میں اترتی نمی کو اپنے اندر واپس دھکیلتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"میں نہیں جانتی میں کس بات کے لئے تمہارے سامنے شرمندہ ہوں۔۔ طلحہ کے ساتھ تمہارا رشتہ بچپن سے طے ہونے پر یا پھر اس بات پر افسوس کروں کہ اس جیسے بدقسمت انسان کی ماں ہوں میں جو تم جیسے ہیرے کی قدر نہیں کر سکا۔"

ہانم خان کی بات پر وہ سر جھکا گئی تھی کیونکہ اب آنسو پلکوں کی بات توڑ چکے تھے۔

"میں جانتی ہوں تم کس تکلیف میں ہو لیکن اس تکلیف کا واحد حل تمہاری ذات ہے۔ تم جب تک اس چیز کا غم منائو گی تب تک تمہارا یہ زخم بھرے گا نہیں۔ میں طلحہ کو کچھ نہیں کہوں گی۔۔ وہ مرد ہے اسے تو اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ صبر عورت کے حصے میں ہی آتا ہے۔ میں طلحہ کی سائیڈ نہیں لے رہی لیکن مجھے لگتا ہے اس سے زیادہ قصور ہم لوگوں کا ہے

جنہوں نے تم لوگوں کو بچپن سے ہی ایک دوسرے سے منسوب کر دیا۔ پسند ناپسند کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔"

ہانم خان کی بات پر وہ تلخ انداز میں مسکرائی تھی۔

"مگر اس کا ظرف بہت چھوٹی نکلی ماما۔"

"جانتی ہوں وہ بہت بڑی حماقت کر کے گیا ہے مگر کیا تم اب بھی اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟"

ہانم خان کے سوال پر وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"آپ کو اب بھی لگتی ہے ام اس شخص کو اپنے قابل سمجھتا ہے؟"

اس نے الٹا ہانم خان سے سوال کیا تو ہانم خان نے سنجیدگی سے دیکھا تھا۔

"تو کیا معاف کر دو گی اسے؟ فارا کو قبول کر لو گی اس کی بیوی کی حثیت سے؟"

"ام اس کو معاف نہیں کر سکتا ہاں جہاں تک بات فارا کا ہے ہمارے قبول کرنے یا نہ کرنے سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتی۔۔۔ام لندن جا رہا ہے اور یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔"

محزل کی بات پر ہانم خان نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"محزل میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔"

ہانم خان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"اس بار ام کسی سے اجازت نہیں لے گا۔۔۔ام اپنے دل کی سنے گا۔"

محزل نے گویا بات ختم کر کے اپنے ہاتھ ہانم خان کی گرفت سے نکال لئے تھے۔

"تم ہم سب کو اس کی غلطی کی سزا دینا چاہتی ہو؟"

ہانم خان کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔آنکھیں ابھی بھی نم تھیں۔

"ام بس خود کو سزا دینا چاہتا ہے اس محبت کی جو بچپن میں ہی آپ سب نے ہمارے دل میں اس دھوکے باز کے لئے ڈال دیا تھا۔ام بس یہاں سے جانا چاہتا ہے۔"

محزل کی بات پر ہانم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"میں تمہیں کسی قیمت پر خود سے دور نہیں کروں گی۔۔اگر تمہیں طلحہ کی وجہ سے جانا ہے تو بے فکر رہو وہ یہاں کبھی نہیں آئے گا۔"

ہانم خان نے دل پر پتھر رکھ کر یہ بات کہی تھی۔

"ام خود کو اس سچ کے لئے تیار کرنے جا رہا ہے جو اس کے منہ سے سن کر ہمیں توڑ نہیں سکے۔"

"اس نے سچ بتانا ہوتا تو اپنی اس حرکت کی کوئی وضاحت دیتا مگر وہ تو خاموشی سے جانے کہاں چلا گیا ہے۔"

ہانم خان کی بات پر وہ لب بھینچ گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام کو تنہا رہنا ہے ماما۔"

محزل کی بات پر ہانم کی آنکھیں مزید نم ہوئی تھیں۔ وہ اٹھیں اور اس کے سر پر بوسہ دے کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔ محزل نے روتے ہوئے خود کو آنے والے حالات پر چھوڑ دیا تھا۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں محزل تم لندن جانا چاہ رہی ہو؟"

ثمامہ کو صبح ناشتے کی ٹیبل پر ہانم نے بتایا تھا۔ بغیر ناشتہ کیئے وہ محزل کے پاس پہنچا تھا جو بیڈ پر بیٹھی دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھ رہی تھی۔ ثمامہ کی طرف متوجہ ہو کر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔ یقیناً وہ حالات سے فرار چاہ رہی تھی۔

"ام بس یہاں سے جانا چاہتا ہے۔"

محزل نے سنجیدگی سے دھیمی آواز میں جواب دیا تھا۔

"اور اس کی وجہ اگر طلحہ کو بنا رہی ہو تو نہایت ہی احمق ہو۔"

ثمامہ نے تاسف سے کہا تھا۔

"ناچاہتے ہوئے بھی وہ وجہ بن گئی ہے ہمارا اداسی کا۔"

وہ تلخ انداز میں بولی تھی۔

"کیا وضاحت کا موقع بھی نہیں دو گی اس کو۔"

ثمامہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کمرے میں موجود صوفے پر بٹھاتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا۔

"محبت میں ہر چیز انسان برداشت کرتی ہے لیکن تب تک جب اسے معلوم ہو کہ محبوب کی تمام الفت اس کے لئے ہے مگر جیسے ہی وہ اس الفت میں کسی اور کو شریک کرتی ہے تو انسان میں معافی تو دور وضاحت سننے کی سکت باقی نہیں رہتا۔"

ایک پل کے لئے وہ لاجواب ہوا تھا۔ سامنے بیٹھی لڑکی چند دنوں میں ہی گہرے سمندر کی مانند ہو چکی تھی۔

"اس کی طرف سے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔ محزل وہ بے قصور ہے۔"

ثمامہ نے چند ثانیے بعد کہا تو محزل نے اسے دیکھا تھا۔ جس کی گرین آنکھیں سرخ ہونا شروع ہو چکی تھیں۔

"اس کی کوئی بھی عمل اس کو بے قصور ثابت نہیں کر سکتی۔۔ وہ مجرم ہے ہمارا۔۔ ام معاف نہیں کر سکتا اس کو۔"

محزل نے سنجیدگی سے کہا تو ثمامہ نے اس کے دائیں شانے پر ہاتھ رکھ کر اس کا سر اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"محبت عزت سے آگے کبھی نہیں نکل سکتی۔"

لفظوں سے جیسے اس نے تمہید باندھی تھی۔ محزل کا دل بوجھل ہوا تھا۔

"وہ تو اپنے فرض کو نبھانا چاہتا تھا مگر محبت کہیں چھوڑ گیا۔"

"کونسی فرض؟"

محزل نے سر اٹھا کر ثمامہ کو دیکھا اور نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"وہ ایک آئی ایس آئی آفیسر ہے۔ سٹڈی تو وہ بس برائے نام کر رہا ہے۔"

ثمامہ کی بات پر محزل کی آنکھوں میں الجھن آئی تھی۔

"میں سب بتانا نہیں چاہتا تھا مگر تمہیں خود سے دور بھی نہیں کر سکتا اس لئے بتا رہا ہوں۔ وہ پنجاب کی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے مگر ایک سکول میں وہ اپنا ایک مشن سرانجام دے رہا ہے۔ اسی مشن کے دوران فارا اس کی زندگی کا حصہ بنی ہے۔"

ثمامہ نے بمشکل لفظوں کا چناؤ کیا تھا۔ محزل سر جھکائے اسے سن رہی تھی۔

Urdu Novels Ghar

"ام کو بس تم وجہ بتائو لالہ جان کیونکہ ام باقی کچھ نہیں سننا چاہتا۔"

بھرائے لہجے میں وہ بولی تھی۔

"میں کسی کو بے پردہ نہیں کر سکتا لیکن بس اتنا جان لو کے چند دن کھوٹے پر رہ کر وہ مرنے کے قریب تھی۔اور اس سب کا ذمے دار طلحہ تھا کیونکہ اس کی لاپرواہی سے وہ اپنی عزت کھو چکی ہے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ جھٹکے سے اپنی آنکھوں کو اس کے چہرے پر مرکوز کر گئی تھی۔

"کیا مطلب ہے لالہ جان تمہاری بات کا؟"

محزل نے سنجیدگی سے پوچھا تو ثمامہ نے ایک لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے اسے ماضی کے بارے میں بتایا تھا۔ محزل نے روتے ہوئے ثمامہ کو دیکھا تھا۔

"مطلب تم بھی شامل تھا اس سب میں لالہ جان اور طلحہ کو تم مجبور کیا اس فارا سے شادی کرنے کے لئے؟"

شدید بے یقینی میں وہ بولی تھی۔

"محزل میں فارا کی حالت دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا۔دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا ہمارے پاس۔"

ثمامہ نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔وہ ایک دم صوفے سے اٹھی تھی۔

"ام کو تم سے کوئی بات نہیں کرنی لالہ جان۔۔۔تم ام کو طلحہ سے دور کی۔۔تم جانتی تھی ام کتنا پیار کرتا ہے اس سے۔۔پھر بھی تم یہ کی۔لالہ جان ابھی جائو یہاں سے۔۔ام کچھ نہیں سننا چاہتا ابھی۔"

محزل کی بات پر ثمامہ نے لب بھینچے تھے۔

"محزل۔۔۔"

"پلیز لالہ جان ام کو وقت دو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل ثمامہ کی طرف پشت کئے ضبط سے بولی تھی۔ ثمامہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ محزل روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ قسمت دور کھڑی اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتے دیکھ رہی تھی۔

دو ہفتے ہو گئے تھے اسے اس فلیٹ میں آئے ہوئے۔ وہ قید ہو کر رہ گئی تھی کیونکہ اس دن ہاسٹل سے لانے کے بعد سے طلحہ کہیں چلا گیا تھا مگر وہ جانتی تھی کہ وہ جہاں بھی تھا اس پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ فلیٹ سے باہر نکلنا چاہتی تھی مگر جانتی تھی کہ وہ اس بات پر سخت سزا دے گا۔ اپنے ماضی کو سوچ کر وہ پھر سے پچھتاوے میں مبتلا ہوئی تھی۔ ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب ایک دم سے چونکی تھی۔ فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ بمشکل ہی اپنے خوف پر قابو پا کر اٹھی تھی اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی طلحہ خان کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ہلکی سی داڑھی اور بکھرے بالوں میں ڈھکی پیشانی کے نیچے موجود آنکھوں میں ویرانی اسے وحشت میں مبتلا کر گئی تھی۔ وہ سنجیدگی سے آگے بڑھا اور بنا اسے دیکھے ڈریسنگ ٹیبل پر گھڑی رکھ کر اپنی الماری کی جانب بڑھا تھا۔

فارا کو اس کا رویہ برداشت کرنے کی عادت تھی کیونکہ وہ فلیٹ میں اس سے اجنبی رویہ ہی رکھتا تھا۔

"مجھے بھائی سے بات کرنی ہے۔"

کپڑے نکالتے طلحہ خان کے ہاتھ ایک لمحے کو رکے تھے مگر وہ پھر سے اسے نظر انداز کئے کپڑے لے کر واش روم کی جانب چلا گیا تھا۔ فارا نے نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاور لے کر باہر نکلا تو فارا کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھی ٹیبل کی سطح کو گھور رہی تھی۔ تولیے سے بال رگڑتے ہوئے وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"مجھے بھائی سے بات کرنی ہے۔"

فارا نے بنا اس کی طرف دیکھے دوبارہ سے اپنا مطالبہ دہرایا تھا۔

"میری زندگی میں مشکلیں کم نہیں ہیں جو انہیں مزید بڑھا رہی ہو۔"

ناگواری سے بولتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔ فارا کو اس کا جواب تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا۔ دوسروں کے سامنے وہ واقعی اس کا لحاظ کر جاتا تھا۔ وہ گھر میں نارمل رہتا تھا مگر یہاں وہ اجنبی بن جاتا تھا۔ فارا کو یہ سوچ ہر بار کی طرح اذیت میں مبتلا کر گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میری سٹڈی کا نقصان ہو رہا ہے مجھے واپس جانا ہے۔"

ہمت جمع کرتے ہوئے وہ بولی تھی۔ طلحہ نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ فارا کو شرمندگی کے گہرے گھڑے میں پھینک گئی تھیں۔

"مجھے آرام کرنا ہے جائو یہاں سے۔"

بیڈ پر لیٹ کر وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

"مجھے طلاق دے دیں۔۔اور محزل آپی سے شادی کر لیں۔۔مجھے اپنی ضد میں آپ کو ان سے الگ نہیں کرنا چاہیے تھا اور۔۔۔"

"ول یو پلیز شٹ اپ۔"

طلحہ کی دھاڑ نما آواز پر فارا اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔اس کی آنکھوں میں اترتی سرخی پر وہ جان گئی تھی غلط موضوع غلط وقت پر چھیڑ بیٹھی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"گھر والوں کے سامنے تمہارا لحاظ کیا اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں تھا کہ میں تمہیں کچھ نہیں بول سکتا۔اپنی مرضی سے اپنے تمام جملہ حقوق تم میرے سپرد کر چکی ہو۔لالہ کے ساتھ کئے وعدے کی وجہ سے تم اب تک بچی ہوئی ہو ورنہ تمہارا انجام دنیا دیکھتی۔"

طلحہ کی بات پر وہ نم آنکھیں لئے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ محزل آپی سے بھی شادی کر لیں پھر۔"

فارا کی بات پر ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"مجھ پر حکومت کرنا بند کرو تم۔۔۔ویسے بھی یہ مشن مجھ سے میرا دل چھین چکا ہے اب مزید رسوائی کو اپنی ذات کا حصہ نہیں بنا سکتا۔"

"کیا آپ اب بھی محزل آپی سے محبت کرتے ہیں؟"

فارا کے سوال پر وہ خاموش ہوا تھا۔وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کا دل دھڑکتا ہی اس کے نام سے تھا۔

"فارا کو اس بات کا یقین دلاؤ کہ محض ل سے محبت تمہاری اٹریکشن تھی اور کچھ نہیں۔"

ثمامہ کے لفظ کانوں میں گونجے تو وہ سختی سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔

"تم میری بیوی ہو اور یہ حقیقت میں مان چکا ہوں۔"

اعتراف نہ تھا تو انکار بھی نہیں کیا تھا۔ طلحہ کے جواب پر فارا نے سر جھکا یا تھا۔ وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی خود سے دور کرتا تھا۔ وہ طلحہ اکثم خان کا رویہ سمجھنے سے قاصر تھی جو کبھی حد سے زیادہ جنونی اور کبھی بیگانگی کی آخری حد پر ہوتا تھا۔ طلحہ اسے دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا کیونکہ اس کے موبائل پر کسی کی کال آ رہی تھی۔ فارا کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

ماضی:

336

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا۔ ثمامہ اور انفال نے تو گویا ایک دوسرے کو نہ بلانے کی قسم کھالی تھی جبکہ طلحہ اور محزل ایک دوسرے کو تنگ کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑتے تھے۔ دونوں ہی اس گھر کی رونق بنے ہوئے تھے۔ ثمامہ نے جلد ہی آئی ایس آئی جوائن کرلی تھی۔ وہ راتوں کو گھر دیر سے آتا تھا۔ وجہ پوچھنے پر کام کا بہانہ کر کے ٹال دیتا تھا۔ طلحہ کو بھی آئی ایس آئی جوائن کرنے کا جنون سوار ہوا تو ثمامہ نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ وہ پہلے اپنی پڑھائی پر توجہ دے مگر وہ بعض نہ آیا۔ ثمامہ نے اس کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے آئی ایس آئی جوائن کرنے کی اسے اجازت دی تھی۔ سخت ٹریننگ کے بعد وہ آئی ایس آئی کا حصہ بنا تھا۔

"رویان کبیر۔"

طلحہ ایک فائل دیکھتے ہوئے خود سے بڑبڑایا تھا۔ اس وقت وہ ثمامہ کے ساتھ سٹڈی روم میں تھا جب ثمامہ نے ایک فائل اسے دی تھی۔ فائل کے پہلے صفحے پر موجود نام دیکھ کر وہ نا سمجھی سے ثمامہ کو دیکھنے لگا جس کی گرین آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"اس مشن کا ماسٹر مائنڈ ہے یہ۔۔۔ لڑکیوں کو سمگل کرنا اور بیچنا پیشہ ہے اس کا مگر اس کے خلاف قانون کوئی کاروائی نہیں کرتا کیونکہ اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈنا بہت مشکل ہے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ پراسرار سا مسکرایا تھا۔

"رویان کبیر میرا ٹارگٹ ہے سر۔"

طلحہ کی بات پر وہ سنجیدگی سے اپنا سر اثبات میں ہلا کر گویا اس سے متفق ہوا تھا۔

"کب جا رہے ہو یونیورسٹی واپس؟"

ثمامہ نے نرمی سے پوچھا تو طلحہ نے منہ بنایا۔

"کیا ضرورت ہے مجھے پڑھنے کی لالہ جان۔۔ خوامخواہ ہی اتنی محنت کر رہا ہوں جب جانتا ہوں کہ میرے بچوں کی پرورش آپ کر سکتے ہیں۔"

طلحہ کی مصنوعی خفگی پر ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔

"پڑھائی میں کوتاہی برداشت نہیں کروں گا میں۔"

Urdu Novels Ghar

ثمامہ خان کی بات پر وہ منہ بسور کر رہ گیا تھا۔

"ہاں مجھ پر روعب ڈالا کریں۔۔اپنی بیوی کا پتہ ہے جو پورے ایک سبجیکٹ میں فیل ہو چکی ہے۔"

طلحہ کی بات پر ثمامہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔وہ واقعی لاپرواہی برت گیا تھا۔آج ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ انفال ایک سبجیکٹ میں فیل ہو چکی ہے۔

"کل تم یونیورسٹی جارہے ہو اور وہاں سے تمہیں ایک سکول میں ایک مالی کے طور پر بھیجا جارہا ہے۔کیونکہ رویان کبیر کا اگلا ٹارگٹ اس کی سکول کی لڑکیاں ہیں۔"

ثمامہ نے اس کو سنجیدگی سے آگاہ کیا تھا۔

"اوکے لالہ جان۔۔۔اس بار وہ کامیاب نہیں ہو گا ان شاءاللہ"

طلحہ ایک عزم سے بولا تھا۔

"ان شاءاللہ۔"

ثمامہ نے دھیمی آواز میں جواباً کہا تھا۔

"غلطی کی گنجائش نہیں ہے طلحہ۔۔ تمہارا پہلا مشن ہے اس لئے بتا رہا ہوں دوسری مرتبہ اپنے الفاظ نہیں دہراؤں گا۔ اگر غلطی کی تو سزا بھی ملے گی یاد رکھنا۔"

ثمامہ کا لہجہ کسی بھی جذبے سے عاری تھا۔

"پہلی بات غلطی ہوگی نہیں لیکن اگر ہو بھی گئی تو سزا کے لئے تیار رہوں گا میرا وعدہ ہے آپ سے۔"

طلحہ خان نے سنجیدگی سے کہا تو ثمامہ نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور سٹڈی روم سے باہر چلا گیا جبکہ طلحہ فائل کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا تھا۔ قسمت دور کھڑی اس کے اعتماد پر مسکرائی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

حال:

"تم یہاں کیا کر رہی ہے موسی لالہ؟"

یونیورسٹی سے باہر آکر وہ ڈرائیور کو ڈھونڈنے لگی مگر پارکنگ میں موسی کی گاڑی دیکھ کر وہ اپنے تاثرات سخت کر گئی تھی۔ موسی چل کر اس کے پاس آیا تو محزل نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔ اس دن کے واقعے کے بعد سے ان دونوں کا آج سامنا ہوا تھا۔

"ہانم آنٹی نے تمہیں لینے کے لئے بھیجا ہے وہ ڈرائیور کی طبیعت تھوڑی خراب ہو گئی تھی اس لئے۔"

موسی کی بات پر وہ سختی سے اپنے لبوں کو آپس میں پیوست کر گئی تھی۔

"ام تمہارے ساتھ نہیں جائے گا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ سنجیدگی سے بولی اور وہاں سے جانے لگی جب موسی اس کے سامنے آگیا تھا۔

"محزل ضد نہیں کرو اور گاڑی میں بیٹھو آنٹی ویٹ کر رہی ہوں گی۔"

موسی نے نرمی سے کہا تو محزل نے اسے گھورا تھا۔

"ایک بات تم کو سمجھ نہیں آتا جب ام بول دیا کہ ام تمہارے ساتھ نہیں جائے گا تو کیوں پیچھے پڑ گئی ہے تم ہمارے؟"

محزل کی بلند آواز پر موسی کو سبکی محسوس ہوئی تھی۔وہ بے ساختہ اپنے ارد گرد دیکھنے لگا جہاں بہت سارے لوگ ان کو دیکھ رہے تھے۔

"یہاں تماشا مت لگاؤ۔"

موسی نے ضبط سے کہا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تماشا لگانے کی شوق تم پالتی ہے ام نہیں۔"

غصے سے بول کر وہ مزید آگے بڑھتی کہ موسی نے ایک دم سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ بنا کسی کا لحاظ کئے وہ اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر گاڑی کا دروازہ بند کئے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تھا۔

"تم ام کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے جو اس طرح کا سلوک کر رہی ہے۔"

محزل اپنی کلائی کو سرخ ہوتے دیکھ اسے گھور کر نم آنکھوں سے بولی تو موسی کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی تھی۔

"مجھے اب تمہاری آواز نہیں آئے اور دوسرا آئندہ تماشا مت لگانا۔"

موسی کی مسکراہٹ اسے زہر لگ رہی تھی۔

"تم سب کے لئے ام ایک کھلونا بن گیا ہے جسے جب چاہے کوئی بھی توڑ دیتی ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کی بات پر موسی اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔وہ مسکراتی اچھی لگتی تھی۔موسی نے بے ساختہ سوچا تھا مگر جلد ہی اپنی سوچ کو جھٹک کر وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔باقی تمام راستہ خاموشی میں کٹا تھا۔

رات کے تقریباً نو بجے تھے جب سب کھانے کی میز پر موجود رات کا کھانا کھا رہے تھے۔خلاف توقع کافی خاموشی تھی۔اسامہ کی غیر معمولی سنجیدگی موسی اور اس کی ماں دونوں نے محسوس کی تھی۔فارا کو موسی نے واپس بھجوایا تھا اور یہ فیصلہ اس نے اسامہ کی مرضی کے بغیر لیا تھا۔اسامہ فارا سے شدید ناراض تھے اور اس بات کی سزا وہ اس کا مکمل بائیکاٹ کر کے دے رہے تھے جبکہ موسی سے وہ بالکل بات نہیں کر رہے تھے۔

"ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

موسی نے ٹیبل کی سطح کو گھورتے ہوئے سر جھکا کر اسامہ کو مخاطب کیا تھا۔اسامہ موسی کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔سنجیدگی ہنوز برقرار تھی۔

"اب کیا رہ گیا ہے بولنے کو؟"

تلخ انداز میں وہ جیسے اپنی بے بسی کا مذاق اڑا رہے تھے۔ مسز اسامہ نے حیرانگی سے ان کو دیکھا تھا جو چند دنوں سے تلخ ہوتے جا رہے تھے۔

"ڈیڈ پلیز فارا کو سوچنا چھوڑ دیں۔۔۔ ویسے بھی اس کی غلطی کی سزا ہم اسے نہیں دے سکتے۔"

موسی کی بات پر اسامہ تلخ انداز میں مسکرائے تھے۔

"کاش کے میں بچپن میں ہی اس کا گلا گھونٹ دیتا تو مجھے آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔ جانتے ہو جس دوستی کو نبھانے کے لئے اکثم خان نے اپنے قیمتی دس سال گنوا دیئے اس دوستی کو میری اولاد نے اپنی ایک غلطی سے تہس نہس کر دیا۔"

اسامہ خان کی دھاڑ پر موسی انہیں دیکھنے لگا جو سرخی مائل چہرہ لئے آج اپنے اندر کا غبار نکال رہے تھے۔

"ڈیڈ اکثم انکل آپ سے ناراض نہیں ہیں۔ خوامخواہ آپ بات کو بڑھا رہے ہیں۔"

"میں بات کو بڑھا رہا ہوں۔۔۔ جانتے ہو ارتسام اور اس کی بیوی کا جب انتقال ہوا تھا تو مجھے اس معصوم بچی پر کتنا ترس آیا تھا جو چھوٹی سی زندگی میں اتنے بڑے غم کا شکار ہو گئی تھی۔ اس وقت میں نے خود سے عہد کیا تھا کہ اس بچی کو کبھی یتیم محسوس نہیں ہونے دوں گا۔ تم لوگوں سے بڑھ کر میں نے اسے محبت دی مگر تم لوگوں نے اسے پھر سے توڑ دیا۔۔۔ وہ معصوم سی بچی جو ہر وقت مسکراتی رہتی تھی اب تکلیف کی گہری کھائی میں گر چکی ہے اور وجہ کون بنا؟ میری لاڈلی بیٹی جس پر مجھے ہمیشہ سے مان تھا کہ وہ میرا سر کبھی جھکنے نہیں دے گی۔"

اسامہ کی بات پر مسز اسامہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جبکہ موسی نے لب بھینچ کر اپنے باپ کو دیکھا تھا۔ جو آنکھوں میں آئی نمی کو گالوں پر آنے سے پہلے صاف کر رہے تھے۔

"میں محزل کو تمام خوشیاں دینا چاہتا ہوں جس پر اس کا حق ہے۔ آپ میری شادی محزل سے کروا دیں۔"

موسی کی بات پر اسامہ نے اسے غصے سے دیکھا تھا جبکہ مسز اسامہ تو اپنے بیٹے کی جرت پر حیران رہ گئی تھیں۔

"کھلونا ہے وہ جس کو تم لوگ اپنی مرضی سے جب چاہو کھیل کر چھوڑ دو۔۔ وہ بھی جذبات رکھتی ہے۔ تم لوگوں کی طرح بے حس نہیں ہے جن کو صرف اپنی خوشیاں نظر آتی ہیں۔"

"ڈیڈ آپ بات کریں گے انکل سے یا پھر میں خود بات کروں۔"

موسی کا باغی انداز اسامہ کے غصے کو مزید ہوا دے گیا تھا۔

"میں اس بچی کے ساتھ مزید کوئی ناانصافی نہیں ہونے دوں گا۔ فارا طلحہ سے طلاق لے گی اور طلحہ کی شادی محزل سے ہو گی۔"

اسامہ کی بات پر موسی نے اپنے ہاتھوں کو مٹھیوں کی شکل میں بند کیا تھا۔

"اگر آپ کو یاد نہیں تو میں یاد دلا دیتا ہوں فارا نے آپ کو اسی دن بتا دیا تھا کہ طلحہ اسے طلاق نہیں دے گا۔ شادی جن بھی حالات میں ہوئی ہو اب فارا طلحہ کی بیوی ہے تو بہتر ہے ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔"

موسی دھیمے مگر تیز لہجے میں بولا تھا۔اسامہ اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔فارا نے اس دن جھوٹ اور کچھ سچ بول کر اپنے گھر والوں کو طلحہ سے نکاح کی وجہ بتائی تھی۔

"تم پھر بھی محزل کے قابل نہیں ہو۔"

اسامہ کی بات پر موسی کو غصہ آیا تھا۔وہ بمشکل ہی خود کو کچھ غلط کہنے سے روک گیا تھا۔

"شادی تو میں محزل سے ہی کروں گا۔۔۔ قابل ہوں یا نہیں اور دوسری بات مجھے اگلے جمعہ تک محزل اپنے نکاح میں چاہیے۔کیسے کریں گے آپ میں نہیں جانتا۔۔۔ لیکن اگر آپ ایسا کرنے میں ناکام رہے تو اپنے بیٹے کی میت کو کندھا بھی مت دیجئے گا۔"

موسی اپنی بات بول کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ اسامہ نے اپنی بیوی کو دیکھا جو نم آنکھوں سے رو رہی تھیں۔

"کاش کے میں بے اولاد ہوتا۔۔۔اتنی بے بسی تو نہ سہنی پڑتی۔"

اسامہ کی بات پر مسز اسامہ نے دہل کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔ پھر بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھیں جبکہ اسامہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام کر آنے والے حالات کا سوچ کر رہ گئے تھے۔

"یہاں کیا کر رہی ہو محزل؟"

رات کے وقت وہ چھت پر کھڑی چاند کی روشنی کو دیکھ رہی تھی۔ جو اس کی زندگی کو مکمل اندھیرے کی نظر کر کے خود آب و تاب سے چمک رہی تھی۔ اپنے پیچھے اکشم خان کی آواز سن کر وہ مسکرائی تھی۔ آنکھیں ویران تھیں مگر لبوں پر مسکراہٹ سجا کر وہ پلٹی تھی۔

"پاپا وہ ام کو نیند نہیں آ رہا تھا اس لئے ام سوچا کہ چھت پر آ کر ٹھنڈا ہوا کھائیں۔"

معصومیت سے بولتے ہوئے وہ اکشم خان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"میرا بچہ بہت بہادر ہے جو رات کے ایک بجے یہاں ہوا کھانے آیا ہے۔"

Urdu Novels Ghar

اکشم خان نے اسے اپنے حصار میں لے کر نرمی سے کہا تو محزل کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔وہ بہادر تو نہ تھی مگر حالات نے بنادیا تھا۔

"ام کو ڈیڈ اور موم کا یاد آرہا ہے۔"

عرصے بعد اس کے منہ سے وہ لفظ نکلے تھے جو اکشم خان کی شرمندگی میں مزید اضافہ کر گئے تھے۔

"آنے بھی چاہیے کیونکہ ان کے بچے کا آج رزلٹ جو آیا ہے۔"

اکشم خان نے اس کے سمیسٹر کے رزلٹ کے متعلق بات کی جو کافی اچھا تھا۔

"اگلی دفعہ اس سے بھی اچھی رزلٹ آئی گی پاپا۔"

عزم سے بولتے ہوئے وہ اکشم خان کو سرشار کر گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تم جانتی ہو محزل میں اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کس سے کرتا ہوں؟"

اکثم خان کی بات پر اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔لبوں پر مسکراہٹ کو جگہ دے کر وہ اکثم خان کا چہرہ دیکھنے لگی جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"آپ ام سے محبت کرتی ہے پاپا۔"

ایک غرور چھلکا تھا اس کے لہجے میں۔اکثم خان نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

"پھر تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ میں تمہارے لئے کبھی برا کچھ نہیں سوچوں گا۔"

تمہید باندھتے ہوئے وہ سنجیدہ ہوئے تو محزل نے اپنا سر اثبات میں ہلا کر گویا ان کے یقین پر مہر ثبت کی تھی۔

"محزل میری بات دھیان سے سننا۔کل مجھے آپ کے اسامہ انکل کی کال آئی تھی۔وہ بہت پریشان تھے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ فارا کی طلاق کروا دیں گے۔پھر آپ کی شادی طلحہ سے ہو جائے گی۔"

ایک لمحے کو اکشم خان رکے تھے۔ محزل نے غصے سے لب بھینچے تھے۔ مسکراہٹ تو کہیں دور چلی گئی تھی جبکہ آنکھوں میں وحشت رقص کرنا شروع ہو گئی تھی۔

"ام ایسا نہیں چاہتا پاپا۔"

ایک جملے میں وہ سرد انداز اپنا کر خود کو مضبوط ظاہر کر گئی تھی۔

"میں نے بھی یہی کہا ہے کہ میری محزل کسی کی خوشیوں میں کبھی رکاوٹ نہیں بنے گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ تمہیں اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں۔"

اکشم خان زندگی میں پہلی دفعہ ہچکچائے تھے اور یہ لمحہ ان کو زندگی کا مشکل ترین مرحلہ لگا تھا۔

"ام سمجھا نہیں آپ کی بات۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

جان بوجھ کر وہ دھڑکتے دل کو سنبھال کر خود کو انجان ظاہر کر رہی تھی۔شدت سے دعا مانگی تھی کہ اس کی تمام سوچوں کی نفی ہو اور اسامہ نے اس کی تکلیف کو مزید نہ بڑھایا ہو مگر انسان کی ہر خواہش اور سوچ کہاں پوری ہوتی ہے۔

"وہ موسی سے تمہارا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔"

اکشم خان نے بلآخر وہ لفظ منہ سے نکالے تھے جن پر محزل خان کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا۔ آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تو وہ بے یقینی چہرے پر سجائے ان کے حصار سے نکلی تھی۔

"ام سے وہ چیز نہیں مانگو پاپا جو ام نہیں دے سکتا۔۔ہمارا دل اس ظالم کے لئے آج بھی دھڑکتا ہے۔ام کیسے اس سے بے وفائی کر لے؟"

روتے ہوئے وہ بولی تو اکشم خان نے لب بھینچے تھے۔

"میں اسامہ کو ہاں کر چکا ہوں اور امید کرتا ہوں میرا بچہ میرا مان رکھے گا۔پرسوں تمہارا نکاح ہے موسی کے ساتھ اور رخصتی بھی۔"

اکشم خان کی بات پر وہ پلٹی تھی۔ صدماتی کیفیت طاری ہوئی تو آنکھوں سے آنسو بہنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

"آپ ہمارے ساتھ اس طرح کیوں کر رہا ہے پاپا۔۔آپ جانتی ہے ام طلحہ سے محبت کرتا ہے پھر ام کو کیوں ایسے انسان کی زندگی میں شامل ہونے کا بول رہی ہے جس کو ام کچھ نہیں دے سکتا۔"

"زندگی میں اگر ہم اپنے ساتھ ہوئے حادثے کا غم مناتے رہیں گے تو کبھی بھی خوش نہیں رہ سکیں گے۔ محبت کرتی ہو طلحہ سے میں مانتا ہوں اور جانتا بھی ہوں۔ مگر کیا کبھی سوچا ہے تم نے کہ محبت میں صرف پایا نہیں جاتا۔ قربانی دینی پڑتی ہے۔ خیر اللہ کے فیصلے بندے کی سوچ سے پرے ہوتے ہیں۔ جو وہ جانتا ہے وہ انسان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ فارا اور طلحہ کی جوڑی اللہ نے ازل سے بنائی تھی۔ اس میں ردوبدل کا چانس نہیں تھا۔ اسی طرح اللہ نے تمہارا نصیب بھی موسیٰ کے ساتھ جوڑا ہے جو ایک بہترین انسان ہے اور تمہارے لئے بہت اچھا دوست بھی۔"

اکشم خان نے اس کو سمجھایا تو محزل نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔ زندگی کی دوڑ میں کامیاب وہی ہوتا ہے جو بھاگتا ہے۔ کھڑا رہنے والے کو زندگی کبھی کامیابی نہیں دیتی۔ بہترین ہمیں تب ملتا ہے جب بہتر کا غم ہم منا رہے

ہوتے ہیں۔اگر آگے نہیں بڑھو گی تو کبھی خوشیاں حاصل نہیں کر سکو گی اور خوشیوں سے منہ موڑنے والا ناشکری کرنے والوں کی فہرست میں آتا ہے اور ناشکری کرنے والوں کو خدا کبھی سکون نہیں دیتا۔"

نرم لہجے میں بول کر وہ مسکرائے تھے۔فیصلہ آسان ضرور بنا دیا تھا انہوں نے محزل کے لئے مگر محزل کے لئے دل و دماغ کی جنگ کو چھیڑ دیا تھا۔

"ام کسی کو خوشی نہیں دے سکتا۔"

روتے ہوئے ایک نیا جواز دیا تھا۔

"موسی ایک بہترین انسان ہے جو تمہیں زندگی کی خوشیاں دیتے ہوئے سکون بھرا ساتھ دے گا۔"

"پاپا ام طلحہ کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اکشم خان کے گلے لگتے ہوئے وہ شدت سے رو دی تھی۔ حالات کی دھار پر خود کو چھوڑ کر وہ بے بس ہوئی تھی۔ اکشم خان نے آسمان کی جانب دیکھ کر گویا اللہ شکر ادا کیا تھا۔

انفال کی رخصتی کا دن بھی محزل کی رخصتی کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔ آج محزل اور انفال کو شاپنگ پر جانا تھا مگر محزل نے سرے سے ہی انکار کر دیا تھا جبکہ انفال ثمامہ کے ساتھ جا رہی تھی شاپنگ پر۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی جب ثمامہ کی بھاری آواز نے وہ خاموشی توڑی تھی۔

"محزل کیوں نہیں آئی تمہارے ساتھ؟"

انفال جو باہر سڑک پر دیکھ رہی تھی۔ ثمامہ کی جانب پلٹی تھی۔

"اس کی طبیعت خراب تھی۔"

رسانیت سے جھوٹ بول کر وہ نگاہیں چرا گئی تھی۔

"کیا وہ یہ نکاح اپنی مرضی سے کر رہی ہے؟"

ثمامہ نے اس کا نگاہیں چرانا باخوبی نوٹ کیا تھا۔ ثمامہ تو موسی کے لئے محزل کی ہاں سن کر ہی حیران رہ گیا تھا۔ اس نے اکثم سے اس متعلق بات کی تھی کہ محزل کیسے مان گئی مگر اکثم نے اسے اپنی باتوں سے بغیر محزل کا جواب بتائے مطمئن کر دیا تھا۔ اس لئے اب وہ انفال سے سوال کر رہا تھا۔

"وہ خوش نہ سہی لیکن مطمئن ضرور ہے پاپا کے فیصلے پر۔"

انفال کے جواب پر وہ مسکرایا تھا۔

"محزل کو رخصت کرنا بہت مشکل ہے میرے لئے۔"

ثمامہ کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔ یقیناً یہ لمحہ ایک بھائی کے لئے مشکل ترین ہوتا ہے۔

"اس کی خوشیوں کے لئے دعا کریں آپ۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے مطمئن کیا تھا۔

"طلحہ کل نکاح پر نہیں آئے گا۔ میری بات ہوئی تھی اس سے وہ یونیورسٹی سے آف نہیں لے سکتا۔"

طلحہ کی بات پر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"میں اسے اپنی خوشیوں میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی۔"

سرد انداز میں بولتے ہوئے وہ رخ موڑ گئی تھی۔ آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔ ثمامہ نے مسکرا کر اس کے کندھوں پر بازو پھیلا کر اپنے حصار میں لیا تھا۔

"وقت سب ٹھیک کر دے گا۔"

ثمامہ کے لفظوں پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی مگر نہیں جانتی تھی بعض لفظ محض وقتی تسکین دیتے ہیں۔ آزمائش کے راستے کٹھن ہونے والے تھے یا قسمت اس بار سب کچھ تبدیل کرنے والی تھی۔

وہ کل سے کمرے میں بند تھا۔فارا کل سے اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔وہ چاہ کر بھی ہمت نہیں کر سکی تھی اس کے کمرے میں جانے کی کیونکہ وہ کل جب فلیٹ میں واپس آیا تھا کافی بکھرا بکھرا سا تھا۔فارا ظہر کی نماز پڑھ کر لائونج میں آئی تو کیچن میں کھٹ پٹ کی آوازوں سے وہ سمجھ گئی تھی کہ طلحہ کیچن میں ہے۔وہ کیچن کی جانب بڑھی تھی۔

"آپ کو کچھ چاہیے؟"

فارا نے اس کی پشت دیکھ کر ہمت سے پوچھا تو طلحہ نے پلٹ کے اسے دیکھا جو سنجیدہ سا چہرہ لئے کیچن کے دروازے کے قریب کھڑی تھی۔سرخ آنکھوں میں چھلکتا دکھ فارا سے چھپا نہیں تھا۔وہ خاموشی سے اپنے کام میں مگن ہو گیا تھا۔کافی بنا کر وہ اسے بنا مخاطب کئے اپنے روم کی جانب بڑھا جب فارا کی آواز پر وہ رکا تھا۔

"مجھے ہاسٹل واپس جانا ہے۔اس قید میں نہیں رہ سکتی میں۔"

"میری دنیا ختم کر کے اگر تم مجھ سے دامن چھڑانا چاہتی ہو تو اپنی سوچ میں یہ بات بٹھا لو کہ یہ ناممکن ہے۔"

پلٹ کر وہ کافی کا مگ زمین پر پھینک کر غرایا تھا۔ فارا کانپ کر پیچھے ہٹی تھی۔

"کک۔۔ کیا ہوا آپ کو؟"

ہمت کر کے پھر پوچھا تھا۔ تلخ مسکراہٹ کو لبوں پر سجائے وہ قدم بہ قدم اس کے نزدیک آیا تھا جو آہستہ آہستہ قدم پیچھے ہٹا رہی تھی۔ دیوار کے ساتھ لگتے ہی اس کا سانس رکا تھا۔ مقابل کی آنکھوں میں چھائی سرخی فارا کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔

"تمہارے بھائی کا نکاح ہے آج۔۔ کمال ہے تمہیں کسی نے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔"

طنزیہ انداز اپنائے وہ مقابل سے چند انچ کے فاصلے پر تھا۔ فارا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"بھائی کا نکاح۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

دھیمی آواز میں وہ بڑبڑائی تھی۔

"ہاہاہاہا کمال ہے تمہیں مہمان سمجھ کر بھی نہیں بلایا تمہارے گھر والوں نے۔۔ویسے مزے کی بات بتاؤں تمہاری بھابھی بہت خوبصورت ہے۔"

وہ بولتے ہوئے اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔فارا نے بغور اسے دیکھا تھا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں آپ؟"

انجانے خدشے کے تحت اس کا دل دھڑکا تھا۔

"محزل ارتسام خان کی۔"

لفظوں کو منہ سے نکالتے ہوئے وہ مقابل کو گویا مرگ کی کیفیت میں مبتلا ہونے پر مجبور کر گیا تھا۔فارا نے شاکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھا تھا جو آنکھوں نمی لئے اب رخ موڑ کر دوبارہ کمرے میں بند ہو گیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

----

ماضی:

وہ ایک ہفتے سے اس سکول میں تھا۔ ہر آنے جانے والے پر نظر رکھے وہ پودوں کی دیکھ بھال کا کام سرانجام دے رہا تھا۔ خود کو معذور بنائے وہ وہاں اپنا مشن سرانجام دے رہا تھا۔ بایاں ہاتھ کٹا ہوا جبکہ ٹانگ بھی فیکچر ظاہر کی ہوئی تھی۔ چہرے پر سٹیچز کے نشانات تھے۔ وہ ایک ہفتے سے اپنا حلیہ تبدیل کئے وہاں ہو رہی ہر سرگرمی پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ فارا کو وہ یہاں دیکھ چکا تھا۔
آج بھی وہ کینٹین میں بیٹھی اپنی دوست کے ساتھ مسکرا کر بات کر رہی تھی جب طلحہ نے وہاں داخل ہوتے اسے دیکھا تھا۔ طلحہ اپنے لئے کچھ کھانے کو لینے آیا تھا۔ وہ جونہی آگے بڑھا فارا کی آواز سن کر وہ رک کر پلٹا تھا۔

"اسد بھائی بات سنیں۔"

"جی۔"

سنجیدگی سے وہ پکارے جانے کی وجہ پوچھنے لگا۔

"ہمیں دو سموسے لادیں پلیز۔"

فارا نے جس معصومیت سے کہا تھا طلحہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔آگے بڑھ کر وہ اس کے ہاتھ سے پیسے لے کر وہاں موجود سموسے والے کے پاس گیا جو مسلسل فارا کو دیکھ رہا تھا۔وہ کافی چھوٹی تھی مگر اپنی معصومیت سے سب کو اپنا گرویدہ بنالیتی تھی۔دوکاندار کے دیکھنے کا انداز معمولی نہیں تھا۔طلحہ کے قریب آنے پر وہ گڑبڑایا تھا۔سموسے لے کر وہ پلٹا ہی تھا کہ فارا کو اپنی جگہ سے غائب دیکھ کر حیران ہوا۔

"عجیب ہے یہ لڑکی۔"

طلحہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ سموسے لے کر سکول کے گرائونڈ میں چلا گیا تھا۔وہی سموسے وہ بیٹھ کر کھانے ہی لگا تھا جب ہاتھ سے ایک سموسہ نیچے گر گیا۔طلحہ نے جیسے ہی وہ سموسہ اٹھایا حیران رہ گیا تھا۔اندر آلو کے ساتھ کچھ سفید رنگ کا مادہ بھی تھا۔وہ کینٹین میں موجود سموسے والے کو دیکھنے لگا جو کسی اور لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔طلحہ کی چھٹی حس نے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس کروایا تھا۔

طلحہ نے وہ سموسے ایک شاپر میں ڈالے اور چھٹی کے وقت انہیں اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

"سر مجھے یقین ہے لڑکیوں کو یہ نشہ کافی دیر سے دیا جا رہا ہے۔"

طلحہ اس وقت ثمامہ کے ساتھ اپنے فلیٹ میں موجود تھا جو ثمامہ نے ہی اسے لے کر دیا تھا۔ سموسے میں سے نکلنے والا مادہ نشہ آور دوائی تھی۔ جو طلحہ نے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروانے کے بعد ثمامہ کو دکھائی تھی۔

"مجھے لگتا ہے اس کا عادی بنا کر وہ لوگ لڑکیوں کو سمگل آسانی سے کرتے ہیں۔ مطلب جب یہی چیز وہ ان سے لینے جاتی ہیں تو وہ ان کو اپنے جال میں پھنسا کر سمگل کرتے ہیں۔"

ثمامہ کے اندازے پر طلحہ متفق ہوا تھا۔

"ویسے سر فارا نے وہ سموسہ کھایا نہیں تھا مطلب وہ ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہ کچھ تو جانتی ہے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ کی بات پر ثمامہ نے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ جانتی ہی نہیں بلکہ بہت کچھ جانتی ہو گی بس تمہیں اسے اعتماد میں لینا ہو گا۔"

ثمامہ کی بات پر وہ اپنا سر اثبات میں ہلا کر مسکرایا تھا۔

"وہ بہت چھوٹی ہے لالہ مگر بہت ہوشیار ہے۔"

طلحہ کی بات پر ثمامہ مسکرایا تھا۔

"اسامہ انکل کی بیٹی ہے تو ہوشیاری تو ہو گی نا اس میں۔"

اس بات پر دونوں مسکرائے تھے اور پھر گھر کی باتیں کرنا شروع ہو گئے تھے۔

حال:

آنکھوں میں چبھن بڑھتی جارہی تھی۔وہ رورو کر اب تھک چکی تھی مگر آنکھیں مسلسل اشکوں کا ساتھ دے رہی تھیں۔نکاح ہونے میں چند گھنٹے باقی تھے۔تہجد کی نماز ادا کر کے وہ جائے نماز پر بیٹھی اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔آنسو ایک بار پھر جاری ہوئے تو وہ بمشکل ہی اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹ سکی تھی۔

"ام بہت تکلیف میں ہے۔۔ہماری اذیت بہت زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ہمارا دل بند ہونے کے قریب ہے۔ایک سوال ام کو بہت تڑپا رہا ہے کہ جب وہ ہمارے نصیب کا حصہ نہ تھی تو کیوں اتنا محبت ڈالا ہمارے دل میں طلحہ کے لئے۔ام اپنے بابا سے بہت پیار کرتا ہے۔۔یا اللہ ام کو ہمت دے کہ ام اپنے بابا کا سر فخر سے بلند کر سکے۔اس تکلیف کو ام سے دور کر دے میرے مالک اور سکون والی زندگی دے آمین۔"

دعا مانگ کر وہ اٹھی تھی۔جائے نماز کو اس کی جگہ پر رکھ کر وہ کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھی تھی۔ٹیبل پر پڑی طلحہ کی تصویر اور اس کے گفٹ دیکھ وہ مزید اذیت کا شکار ہوئی تھی۔

"کاش طلحہ تم ہمارا زندگی کا حصہ کبھی نہ بنتی۔ام تم سے نفرت نہیں کرتا بلکہ خود سے کرتا ہے جس نے تم جیسی بے حس انسان سے محبت کیا۔"

دھیمی آواز میں بول کر وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے لبوں پر رکھ کر اپنی سسکی کا گلا گھونٹ گئی تھی۔

اے وقت! اب تو گزر جا
ہجر کی نوید سنائے
موت کو متعارف کروائے
لمحوں کی خبر لیتا ہے
جو ستم گر بن کر
تو ٹھہر سا جائے
اے وقت! اب تو گزر جا
تڑپ رہا ہے قلب بھی
تھم سی گئی ہیں رونقیں بھی
دنیا ویران لگ رہی ہے
وحشت بھر سے گئی ہے
قفل لبوں پر لگ سا گیا ہے
تو بھی تو الوداع کہہ کبھی
اے وقت! اب تو گزر جا
جدائی کا عروج ہے تو کیا

Urdu Novels Ghar

زوال وصل بھی دیکھا ہم نے

زندگی ساتھ چل رہی ہے تو کیا

دستک موت بھی دے رہی ہے

پھر کیوں تو رکا ہوا ہے؟

چل تو بھی تو کارواں کے ساتھ

اے وقت! اب تو گزر جا

(از قلم: کرن رفیق)

کاغذ پر لکھی اس تحریر نے جیسے اسے اس کی زندگی کی اصل حقیقت بتائی تھی۔ نم آنکھوں سے وہ چڑھتے سورج کو دیکھ رہی تھی جس کو نہ دیکھنے کی دعا وہ پچھلے کئی دنوں سے مانگ رہی تھی۔

رخصتی کے بعد اسے ثمامہ کے کمرے میں بٹھا کر ہانم وہاں سے چلی گئی تھیں۔ وہ کمرے میں بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو شمار کر رہی تھی۔ ہتھیلیوں کو نم کئے وہ لبوں پر مسکراہٹ رکھے آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سر جھکا کر مسکرائی تھی۔ ثمامہ کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"کیا ہوا گھبرا کیوں رہی ہو؟"

اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ نرم لہجے میں مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔

"کچھ بھی تو نہیں۔"

سر جھکائے وہ مدھم لہجے میں جواب دے رہی تھی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"

دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو اس کی تھوڑی کے نیچے رکھے وہ اپنی گرین آنکھوں میں محبت لئے اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ ثمامہ کا گھمبیر لہجہ اسے لرزنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"ش۔۔۔شک۔۔شکریہ۔"

اٹکتے لفظوں سے وہ مقابل کو کسی شوخ جسارت پر اکسا رہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں ماضی کو نہ تو سننا چاہتا ہوں اور نہ ہی کرید کر اپنا حال خراب کرنا چاہتا ہوں۔۔بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم سے نوازہ گیا ہے۔"

چند جملوں میں وہ بات سمیٹ گیا تھا۔انفال نے مسکرا کر اس کی گرین آنکھوں میں دیکھا تھا۔ زیادہ دیر وہ دیکھ نہیں سکی تھی اس کی آنکھوں میں اس لیے نگاہیں جھکا گئی تھی۔

"میں تمہارا گفٹ آکر دیتا ہوں یہ شیر وانی سے جان چھڑا کر آتا ہوں۔"

مسکرا کر بولتے ہوئے وہ اٹھا اور واش روم کی جانب چلا گیا تھا۔انفال مسکرا کر بیڈ سے اٹھی تھی اس سے پہلے کے وہ آئینے کے سامنے جا کر اپنا زیور اتارتی سائیڈ ٹیبل پر پڑا اثمامہ کا موبائل وائبریٹ کرنے لگا تھا۔

"موبائل پر انجان نمبر دیکھ کر وہ واش روم کے دروازے کو دیکھنے لگی مگر مسلسل ہوتی بیل سے تنگ آکر وہ لاشعوری طور پر کال ریسیو کر گئی تھی۔

"سیم وئیر آر یو۔۔۔میں اور تمہارا بیٹا تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

الفاظ تھے یا گویا بم جو انفال کو اپنی سماعت پر اترتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

بے یقین سی وہ واش روم کے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے ثمامہ مسکرا کر باہر نکل رہا تھا۔ موبائل ایک دم کمرے میں موجود دبیز قالین پر گرا تھا۔ نم آنکھوں سے وہ جیسے حواس باختہ ہوئی تھی۔

"ایس کے ایسا نہیں کر سکتے۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ بیڈ پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ ثمامہ نے تشویش زدہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔ تیزی سے وہ اس کی جانب آیا تھا جو لمبے سانس لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی۔

"انفال کیا ہوا ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے؟"

ثمامہ پریشان لہجے میں اپنی فکر چھپانے سے قاصر رہا تھا۔ انفال نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"ایس کے کاشان کون ہے؟"

انفال نے دھیمی آواز میں دھڑکتے دل سے سوال کیا تھا اور شدت سے دعا مانگی تھی کہ وہ اس کے سوال سے لاعلمی ظاہر کر دے مگر قسمت اس کے امتحان کی منتظر تھی۔

"بچہ ہے۔"

سکون سے بولتے ہوئے وہ مسلسل اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔انفال اس کے انداز پر حیران رہ گئی تھی۔

"کس کا بچہ؟"

اس کا پر سکون انداز انفال کو تشویش میں مبتلا کر رہا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے جانوروں کے بچوں کے نام ایسے نہیں ہوتے تو انسان کا ہی ہو گا نا۔"

ثمامہ نے شرارت سے مسکرا کر اس کا چہرہ دیکھا جو فق ہوتا جا رہا تھا۔

"اس انسان کا نام کیا ہے؟"

دانت پیس کر وہ اب غصہ ضبط کرنے لگی تھی۔سامنے موجود شخص مسلسل اس کا ضبط آزمارہا تھا۔

"تم نے جان کر کیا کرنا ہے؟"

ثمامہ بیڈ پر لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو سر کے نیچے رکھے اسے زچ کرنے کے درپے تھا۔

"بتانا ضروری نہیں سمجھتا میں۔"

آنکھوں کو بند کر وہ گویا اس کے تمام خدشوں کو سچ کا جامہ پہنا گیا تھا۔

"ابھی آپ کی پہلی بیوی کی کال آئی تھی۔وہ اور آپ کا بیٹا آپ کو یاد کر رہے ہیں۔"

لفظوں کو چبا چبا کر بولتے ہوئے وہ غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔ثمامہ نے ایک دم سے آنکھیں کھولی اور قالین پر گرنے والا موبائل یاد آیا۔جلدی سے وہ اٹھ کر موبائل کی جانب بڑھا تھا جبکہ انفال اس دوران غصے سے کھولتے ہوئے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔بے بسی غصے پر غالب آئی تو وہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روکنے لگی تھی۔زیور کو نوچ نوچ کر اتار رہی تھی۔اپنی قسمت پر وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کیوں اتنا بڑا دھوکہ دیا آپ نے مجھے ؟۔۔۔ہاں بدلہ لیا نہ آپ نے تو ٹھیک ہے اب میں بھی آپ پر بوجھ نہیں بنوں گی بلکہ آپ سے بہت دور چلی جاؤں گی۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔نیلی آنکھوں میں بہتی سرخی بہت بڑے غم کی مجاز تھی۔آدھے گھنٹے بعد وہ واپس کمرے میں آئی تو ثمامہ کو موبائل پر کسی سے بات کرتے دیکھا۔

اسے مکمل نظر انداز کر کے وہ اپنا لہنگا الماری میں رکھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"کل آئوں گا میں تب تک کاشان کا بہت خیال رکھنا اور اپنا بھی۔۔اللہ حافظ۔"

اس کے لفظوں پر انفال کا دل پھر تار تار ہوا تھا۔موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ انفال کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔آنکھیں سرخی کے ساتھ نمی لئے ہوئے تھیں۔

"کس بات کا سوگ منایا جا رہا ہے؟"

اس کے پہلو میں بیٹھ کر وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"مجھے نیند آرہی ہے۔"

اس کو مکمل نظرانداز کئے وہ دھیمی آواز میں بھرائے لہجے سے بولی تو ثمامہ نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کراس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔اس کے لمس پر وہ تڑپ کر رہ گئی۔ایسی الفت اس نے کسی اور پر بھی نچھاور کی تھی۔اس محبت میں وہ کسی اور کو بھی شریک کر چکا تھا۔لیکن دل دھڑکا تھا اس کی عقیدت پر مگر دماغ مسلسل اس سے دور ہٹنے کی تگ ودو میں تھا۔

"اسلام میں مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔"

پیچھے ہٹ کر وہ نرمی سے بولا تو انفال نے نم آنکھوں میں شکوہ بھر کر اسے دیکھا۔

"لیکن چار محبتوں کی اجازت بالکل نہیں دی۔"

اس کے جواب پر ثمامہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔ گرین آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔وہ جیلس ہو رہی تھی اس سے یہ بات ثمامہ خان کو دل وجان سے سرشار کر گئی تھی۔

Urdu Novels Ghar

"تمہیں کس نے کہا میں نے محبت کی ہے تم سے؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔انفال نے خود کو دنیا کا سب سے زیادہ ان چاہا وجود تصور کیا تھا۔

"ہاں وہ محبت تو آپ کسی اور پر لٹا چکے ہیں جس کا ثبوت بھی آپ کا بیٹا ہے۔"

طنزیہ انداز میں بولتے ہوئے وہ ثمامہ خان کے دل کی دھڑکن کو مزید بڑھا گئی تھی۔اس کی نم ہوتی پلکوں پر ٹھہرا پانی ثمامہ خان کے تمام ضبط توڑ گیا تھا۔وہ جھکا اور ان موتیوں کو چننے لگا۔انفال اس کے اس قدم پر سانس روک کر لرز سی گئی تھی۔چہرہ حیا کی سرخی سے لال ہو گیا تھا۔اس کی کپکپاہٹ ثمامہ کو محسوس ہو گئی تھی۔ایک مسکراہٹ اس لبوں پر رقصاں ہوئی تھی۔

"اپنی ان آنکھوں کو مت اتنا تھکائو۔۔۔ذہن سے ساری منفی سوچیں نکال دو۔ثمامہ خان کی زندگی انفال سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہے۔تم میری قسمت کے ساتھ محبت بھی ہو۔"

گھمبیر آواز میں جھک کر وہ اس کے کانوں میں اپنے لفظوں سے جیسے رس گھول رہا تھا۔اس کے لب انفال خان کی کان کی لو کو بار بار چھو رہے تھے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ت۔۔تو۔۔کک۔۔کاشان۔۔۔کک۔۔کون ہے؟"

اٹکتے ہوئے وہ بمشکل ہی اپنے جملے کو مکمل کر سکی تھی۔اس کی سانسیں ثمامہ اپنے بائیں گردن پر محسوس کر رہا تھا۔

"دوست کا بیٹا ہے۔۔۔میجر سیام غازی۔۔۔جو ایک مشن پر چند ماہ پہلے گیا ہے۔واپسی مقرر نہیں ہے اس کی اور نہ اس کا اپنی فیملی سے کوئی رابطہ۔۔۔اس کا ایک بیٹا ہے پانچ سال کا جس کا نام کاشان ہے اور اسے برین ٹیومر ہے۔وہ اپنے باپ سے بات کرنے کی ضد کرتا ہے اور اسی وجہ سے مسز سیام کو میں نے کہا کہ وہ میری بات اس سے کروا دیا کریں۔۔کیونکہ بات کئے بغیر وہ اپنی دوائی نہیں کھاتا۔"

اس کی وضاحت سے انفال کو اپنے دل سے بدگمانی کو بوجھ اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ہنوز دھیمی آواز میں وہ مقابل کو پر سکون کرنے کے ساتھ پریشان بھی کر چکا تھا۔

"وہ بچہ ٹھیک تو ہو جائے گا نا؟"

انفال کے فکر مندانہ انداز پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ دیکھ کر وہ سر جھکا گیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے وہ بس اگلے مہینے سرجری ہے اس کی دعا کرنا۔"

"یہ بھی بھلا کوئی کہنے کی بات ہے۔"

انفال جلدی سے بولی تو ثمامہ مسکرا دیا۔

"آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟"

انفال اس کی مسلسل مسکراہٹ سے جھنجھلا کر بولی تھی۔

"مجھے اس بات کی خوشی کہ مجھے تم جیسی دھوپ چھائوں سی لڑکی سے نوازہ گیا ہے۔"

مسکرا کر بولتے ہوئے وہ مسلسل اسے نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھا۔اس کی نظروں سے گھبرا کر وہ وہاں سے اٹھنے لگی تو ثمامہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں ایک باریک ساڈائمنڈ کا بریسلیٹ پہنادیا۔انفال نے اپنا بازو دیکھا تو خوشی سے ثمامہ کو دیکھنے لگی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"شکریہ۔"

اپنا بازو چھڑوانے کی تگ ودو میں وہ بولی تو ثمامہ اپنا سر نفی میں ہلا کر اس کے مقابل آیا تھا۔ گرین آنکھوں میں جذبات ابھرے تو انفال لرز سی گئی تھی۔

"شکریہ میں اپنے طریقے سے وصول کروں گا۔"

یہ بول کر اس نے انفال کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔ چاند مسکرا کر ان دونوں کے ملن پر رشک کرنے لگا تھا۔

وہ روایتی دلہنوں کی طرح اس کی منتظر نہیں ہو گی وہ جانتا تھا مگر ایک موہوم سی امید تھی جسے وہ دل میں لئے اندر داخل ہوا تھا۔ محزل بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ لباس تبدیل کر کے وہ یقینا تھکاوٹ سے نڈھال ہو کر سو چکی تھی۔ موسی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ کمرہ ہر قسم کی آرائش سے پاک تھا۔ وہ جانتا تھا وہ اذیت میں تھی اور اس رشتے کو ایک دم سے شروع کرنے کی بجائے وقت دینا چاہتا تھا۔ سفید رنگ کی شیر وانی کو زیب تن کئے وہ مسکرا کر واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ محزل کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی۔ وہ یقینا اس کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی۔

کپڑے تبدیل کر کے وہ باہر آیا اور بیڈ کی دوسری جانب ابھی بیٹھا ہی تھا جب ایک دم سے محزل اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔ موسی گڑبڑا کر اٹھا تھا۔ پیچھے دیکھا تو وہ تذبذب سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

"تم تو سوئی ہوئی تھی نا؟ ایک دم سے کیوں جاگ گئی؟"

موسی نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"تم یہاں کیوں سو رہی ہے؟"

محزل کے سوال پر موسی نے اسے ایسے دیکھا جو اس کی عقل پر شبہ ہو۔

"میرا کمرہ ہے تو یہیں سونے کا شرف حاصل کروں گا نا؟"

موسی شرارت سے بولا تو محزل سر جھکا کر رونا شروع ہو چکی تھی۔ موسی بوکھلایا تھا۔ جلدی سے اس کے پاس پہنچا تھا۔

"محزل کیا ہوا ہے؟"

موسی بے چینی سے اسے دیکھنے لگا جو چند انچ کے فاصلے پر کھڑی رو رہی تھی۔

"تم یہاں نہیں سو سکتی۔۔۔ یہاں ام سوئے گا۔"

محزل روتے ہوئے بولی تو موسی نے لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"محزل دیکھو یہاں کوئی صوفہ بھی نہیں جہاں میں ہیرو بن کر سو سکوں تو پلیز تم سو جائو میں بالکل کنارے پر سو جائوں گا۔"

موسی معصومیت سے بولا تو محزل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"تم دوسرے کمرے میں چلی جائو۔"

اس کے مشورے پر موسی کا منہ کھلا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"محزل میں شادی شدہ ہوں۔"

موسی نے صدماتی کیفیت خود پر طاری کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ام جانتا ہے۔۔۔ لیکن تم دوسری شادی کر لو۔۔ام تم کو کچھ نہیں دے سکتا۔"

محزل سر جھکائے مجرموں کی طرح بولی تھی۔موسی اس کے جھکے سر کو گھورنے لگا۔عجیب بیوی تھی جو شوہر کو شادی کی پہلی رات ہی دوسری بیوی کے مشورے دے رہی تھی۔

"محزل پلیز رات کافی ہو چکی ہے سو جائو۔"

موسی سنجیدگی سے بول کر بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔بیڈ پر بیٹھ کر وہ محزل کو گھورنے لگا جو اپنی جگہ پر کھڑی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔

"محزل یہ غلط ہے۔۔میں اپنے باپ کے سامنے شرمندہ ہو جائوں گا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

موسی نے سنجیدگی سے کہا تو محزل خاموش رہی۔ لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھا تھا۔

"محزل جتنی جلدی اس رشتے کو قبول کرو گی اتنا ہی پر سکون تم زندگی کو پاؤ گی۔"

وہ بول کر وہاں سے دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"موسی۔۔لا۔۔۔۔رکو۔"

"کیا چند گھنٹے پہلے والا نکاح ختم کرنا ہے۔ خبردار جو مجھے لالہ کہا۔"

محزل کی پکار ابھی لبوں پر تھی جب موسی نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔ محزل اپنے آنسو صاف کر کے بیڈ کی جانب بڑھی اور موسی خاموشی سے اس کی کاروائی دیکھنے لگا۔

"تم یہ تکیہ اور کمبل ساتھ لے جائو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کے ہاتھ میں ایک سرہانہ اور کمبل پکڑا کر وہ واپس پلٹ گئی تھی جبکہ موسی کا دل چاہا تھا اپنا سر زور سے دیوار پر دے مارتا۔ بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ محزل نے اس کے جاتے ہی دروازے کو لاک کیا تھا۔

"یا اللہ اتنی ہمت دے مجھے اس کم عقل کو عقل دلا سکوں۔"

خود سے بڑبڑا کر وہ گیسٹ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

دو دن سے وہ کمرے میں بند تھی۔ کھانا تو شاید وہ برائے نام ہی کھا رہی تھی جبکہ آنکھیں رونے کی باعث سوجھ چکی تھیں۔

کتنی غیر اہم ہو گئی تھی وہ اپنے گھر والوں کے لئے۔ نکاح پر بلانا تو دور انہوں نے فارا کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔ طلحہ بھی دو دن سے کسی کام سے گیا تھا واپس نہیں آیا تھا۔ ماضی کے تلخ باب اس کی آنکھوں میں لہرائے تو اس کا ذہن جیسے حواس کھونے کے قریب تھا۔ ایک دم چیختے ہوئے وہ اپنے کمرے میں پڑی چیزوں کو ادھر ادھر پھینکنے لگی۔

"دور رہو۔۔۔ میں بول رہی ہوں دور رہو مجھ سے۔"

چیختے ہوئے وہ مسلسل رو رہی تھی۔ایک گمشدہ ہرنی تھی جو خوف کے باعث ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔ طلحہ جو ابھی فلیٹ میں داخل ہوا تھا اس کی چیخوں کی آواز سن کر جلدی سے اس کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"فارا۔۔دروازہ کھولو۔"

دستک دے کر وہ سختی سے اسے پکارنے لگا تھا۔دوسری طرف چیخوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ یہ ہی تو ہو رہا تھا پچھلے چند سالوں میں کہ وہ اچانک اپنے حواس کھو دیتی تھی۔ہاسٹل سے یہاں شفٹ بھی اس کو اس لئے کیا تھا طلحہ نے اور گھر پر بھی وہ اسے ایک یا دو ہفتے سے زیادہ رکنے نہی دیتا تھا۔ طلحہ کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کی لاپرواہی سے فارا کی حالت خراب ہو چکی تھی۔

"اوپن داڈور فارا۔"

دھاڑتے ہوئے وہ بولا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔اچانک کچھ یاد آنے پر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا جہاں سائیڈ ٹیبل کے داراز میں فارا کے کمرے کی دوسری چابی تھی۔وہ شدت سے دعا مانگ رہا

تھا کہ اس کے کمرے میں دروازے پر اور کوئی لاک نہ ہو۔دروازے کو کھول کر وہ اندر کی جانب بڑھا تو فارا نے ایک گلدان اس کی جانب پھینکا تھا۔

"میں مر جائوں گی مگر تمہیں اپنے قریب نہیں آنے دوں گی۔"

روتے ہوئے وہ ارد گرد دیکھنے لگی جس سے سامنے کھڑے طلحہ کو نقصان پہنچتا مگر ہائے رے قسمت طلحہ جلدی سے اس کی جانب بڑھا اور اسے اپنے حصار میں لے لیا۔وہ مسلسل کانپ رہی تھی۔طلحہ کی پکڑ میں کافی سختی تھی کیونکہ فارا مسلسل اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی تگ ودو میں تھی۔

"ریلیکس فارا۔۔۔کوئی نہیں ہے یہاں۔"

طلحہ نے اس کو گہرے سانس لیتے دیکھ اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں چلاتے ہوئے کہا تھا۔

"میں نہیں جائوں گی اس کے ساتھ۔۔۔میں طوائف نہیں ہوں۔"

اس کی شرٹ کو خوف سے جکڑے وہ جیسے یقین مانگ رہی تھی۔

"تم طوائف نہیں ہو میری جان۔۔ تم طلحہ اکثم خان کی بیوی ہو۔"

اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر وہ نارمل لہجے میں جیسے اسے زندگی کی نوید سنا رہا تھا۔

"اس نے مجھے بیچا تھا۔۔اور۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔۔۔تم محفوظ ہو اور اپنے شوہر کے پاس ہو۔"

طلحہ اس وقت سب بھلائے اس کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میں نے بولا تھا۔۔آپ کو وہ مجھے مار دے گا۔۔ مگر آپ نے مجھے وہاں بھیجا تھا۔۔اس نے یہاں سیگریٹ لگایا تھا۔"

اب وہ حواس میں واپس آ رہی تھی۔ مگر اس کا شکوہ سن کر طلحہ نے سختی سے لب بھینچے تھے۔یقیناً وہ فیصلہ اسے زندگی بھر کا سبق دے گیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں مجبور تھا۔"

اس کے بالوں پر لب رکھے وہ شکست خوردہ سا بولا تھا۔

"آپ نے مجھے اس درندے سے نہیں بچایا۔۔اس نے مجھے بے دردی سے۔۔۔"

"ششش۔۔۔اب بتائو کھانا کھایا؟"

وہ سختی سے آنکھیں بند کئے بات بدلنے کے درپے تھا۔

"میں محزل آپی کی مجرم ہوں۔۔۔میں آپ کو ان سے الگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

دھیمی آواز میں وضاحت دی گئی تھی۔ محزل کے ذکر پر طلحہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔اپنی ایک غلطی کی وجہ سے وہ اپنی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

"وہ میرے نصیب کا حصہ نہیں تھی۔"

طلحہ خود سے بڑبڑایا تو اچانک چونکا تھا کیونکہ دھیمی پڑتی سانسوں کے ساتھ وہ دنیا سے بیگانہ ہو گئی تھی۔

"فارا۔۔۔اوپن یور آئیز۔"

اس کا گال تھپتھپا کر وہ بولا مگر جواب ندارد۔ طلحہ نے اسے بازئوں میں بھرا اور باہر کی جانب بڑھا تھا۔

"رویان کبیر تمہیں اپنے کیئے کی سزا بھگتنی ہو گی۔"

خود سے عزم کیئے وہ نفرت انگیز لہجے میں تصور میں ہی رویان کبیر کا قتل سفاکی سے کر چکا تھا۔

ماضی:

پچھلے چند مہینوں سے وہ اس سکول میں تھا اور ہر غیر معمولی سر گرمی پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ آج سکول میں پارٹی تھی۔ وہ اسد بن کر سکول کے گرائونڈ میں ڈیکوریشن کرنے والوں کی مدد کر رہا تھا۔ اچانک اس کی آنکھوں میں لائٹنگ کی ایک تار لگی اور اس کا لینز ٹوٹ گیا۔ وہ جلدی سے جھکا اور اپنے لینز نکال کر ہاتھ میں پکڑ کر واش روم کی جانب بڑھا تھا۔ اس دوران اس نے آنکھ کو بند ہی رکھا تھا۔ واش روم کی طرف کافی خاموشی تھی کیونکہ یہ جگہ سکول کے ایک طرف تھی۔ وہ واش روم کی جانب بڑھا ہی تھا کہ اچانک کسی سے ٹکرایا تھا۔

"اندھے ہو؟"

فارا جو اپنا مسکارا ٹھیک کرنے واش روم کی جانب گئی تھی آتے ہوئے طلحہ سے ٹکرا گئی۔ طلحہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی آنکھ کو بند کر کے وہاں سے گزر گیا مگر فارا کے ذہن میں اس کی آنکھوں کو مختلف رنگ نقش ہو گیا تھا۔ اپنی پر تجسس طبیعت کے باعث اسے طلحہ مشکوک لگنے لگا تھا۔ پارٹی سے چند دن بعد وہ اپنی ایک دوست کے ساتھ ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے گئی تھی کیونکہ اس کی دوست کی برتھ ڈے تھی۔ اور بھی لڑکیاں تھیں جو اس کے ساتھ ہاسٹل سے گئی تھیں۔ ریسٹورنٹ پہنچ کر وہ اپنی دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھی جب اس نے طلحہ کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا طلحہ کے چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے باوجود وہ اسے پہچان گئی تھی۔

"طلحہ بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ۔۔پوچھتی ہوں جاکر کہ محزل آپی کو دھوکہ کیوں دے رہے ہیں؟"

خود سے بڑبڑا کر وہ اپنی دوستوں سے ایکسکیوز کرتی طلحہ کے ٹیبل کی جانب بڑھی تھی جو اس لڑکی کا ہاتھ پکڑے مسکرا کر کوئی بات کر رہا تھا۔

"آپ اس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے ہیں بھائی؟"

فارا نے غصے میں پوچھا تو طلحہ جو رویان کی پرسنل سیکریٹری کو اپنے پلین کے مطابق آج پرپوز کرنے والا تھا فارا کی آواز سن کر چونک گیا تھا۔پیچھے مڑ کر دیکھا تو فارا کمر پر ہاتھ ٹکائے اسے گھور رہی تھی جبکہ سامنے بیٹھی لڑکی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کون بھائی۔۔میں آپ کو نہیں جانتا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ سامنے بیٹھی مشا کو دیکھ کر چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔دل تو اس کا فارا کا قتل کرنے کو کر رہا تھا جو اس کی مہینوں کی محنت کو ضائع کرنے کے لئے آگئی تھی۔فارا نے شاکڈ کی کیفیت میں اسے دیکھا تھا۔

"اس لومڑی کے سامنے آپ مجھے پہنچاننے سے انکار کر رہے ہیں۔۔ابھی کال کرتی ہوں محزل آپی کو اور بتاتی ہوں ان کو سب۔۔کہ ان کے منگیتر ان کے پیچھے کیا گل کھلا رہے ہیں۔"

فارا کی دھمکی پر مشا نے حیرانگی سے طلحہ کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔یقیناً اسے غصہ آرہا تھا۔

"دیکھو لڑکی میں تمہیں نہیں جانتا اور نہ ہی جاننا چاہتا ہوں۔۔تمہیں جس کو جو بتانا ہے بتاؤ جا کر۔۔اور مشا آئو یہاں سے کہیں اور چلیں کیونکہ یہاں رہے تو پتہ نہیں کون کون ہمیں ڈسٹرب کرے گا۔"

فارا کو گھورتے ہوئے آخر میں مشا سے مخاطب ہو کر کھڑا ہوا تھا۔

"کیا تم واقعی اسے نہیں جانتے شہروز؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

مشا کی بات پر طلحہ نے بمشکل اپنا غصہ کنڑول کیا اور زبردستی مسکراتے ہوئے مشا کے قریب ہوا۔

"میں تمہارے علاوہ کسی کو نہیں جانتا میری جان اب چلو۔"

گھمبیر لہجے میں بول کر وہ اس کا ہاتھ تھام کر باہر کی جانب بڑھنے لگا جب فارا ان دونوں کے راستے میں آگئی۔

"کون شہروز؟ کہاں کا شہروز۔۔۔ان کا نام۔۔"

"شٹ اپ۔"

طلحہ نے بے ساختہ اس بیوقوف کی زبان کو غصے سے بریک لگائی تھی۔اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اس ریسٹورینٹ میں موجود تقریباً تمام لوگ ہی ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔مشا نامی لڑکی نے بھی ناگواری سے فارا کو دیکھا تھا۔

"کب سے تمہاری بکواس سن رہا ہوں میں۔۔۔۔ہو کون تم اور کس نے بھیجا ہے تمہیں؟"

طلحہ نے جان بوجھ کر غصے سے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔اس کی دھیمی آواز میں غراہٹ پر فارا کے دل میں خوف کی لہر اٹھی تھی۔

"چلو یہاں سے شہروز۔۔۔ورنہ پتہ نہیں کون کون تم سے اپنی رشتے داری نکالنا شروع ہو جائے گا۔"

طلحہ کا بازو پکڑ مشا وہاں سے چلی گئی تھی۔فارا نے نم آنکھوں سے طلحہ کو اس کے ساتھ جاتے دیکھا تھا۔

رات کو وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی جب ہاسٹل وارڈن نے آکر اسے بتایا تھا کہ اسے گھر سے کوئی ملنے آیا ہے۔گھر کا نام سن کر فارا کا موڈ ایک دم سے خوشگوار ہوا تھا۔دوپہر والا واقعہ یکسر فراموش کئے وہ ویٹنگ روم میں آئی تھی مگر سامنے کھڑے طلحہ کو دیکھ کر وہ شاکڈ ہوئی تھی۔کچھ بھی تھا وہ طلحہ کو اس وقت وہاں پاکر ساکت رہ گئی تھی کیونکہ دوپہر میں وہ جانتی تھی ریسٹورینٹ والا شخص طلحہ ہی تھا۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟"

فارا کو ایک دم دوپہر کا واقعہ یاد آیا تو وہ غصے سے پوچھنے لگی۔طلحہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"محزل کو کیا کہا ہے تم نے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

وہ فوراً مدعے پر آیا تھا۔فارانے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔دوپہر میں جو کچھ ہوا تھا اس نے فارا کا دماغ مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔وہ محزل سے کیا کسی سے بھی بات نہیں کر سکی تھی۔

"وہی جو سچ ہے۔"

کمال بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ مقابل کو تپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی۔

"میری محزل سے دور رہو۔"

وہ غصے سے اس کی جانب بڑھتے ہوئے بولا تھا۔فارا ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔

"میں محزل آپی کو بتاؤں گی آپ جیسے دھوکے باز کی سچائی۔۔اور اکثم انکل کو بھی بتاؤں گی تاکہ وہ بھی جان لیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا کیا کرتوت کر رہا ہے۔"

خود کو بااعتماد ظاہر کرتے ہوئے وہ پھر سے بولی تھی۔اکثم کے نام پر اس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔اتنا تو وہ جان گیا تھا سامنے کھڑی لڑکی سختی سے بالکل ماننے والی نہیں تھی۔

"دیکھو فارا میں محزل کو کوئی دھوکہ نہیں دے رہا۔۔۔محبت کرتا ہوں ان سے کیسے خود کو ان سے دور کر سکتا ہوں؟بس کچھ مجبوری ہے پلیز سمجھو اس چیز کو۔"

فارا اس کے نرم لہجے پر حیران رہ گئی تھی۔

"کیسی مجبوری؟"

مطلب وہ بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتی تھی۔ایک لمبی سانس فضا میں خارج کر کے وہ فارا کو دیکھنے لگا۔

"پرامس کرو پاپا پایا محزل کو کچھ نہیں بتائو گی۔"
سوالیہ نظروں سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ اس کا یقین مانگ رہا تھا۔فارا نے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میں ایک مشن پر ہوں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس اسی وجہ سے میں اس کے ساتھ تھا۔"

دھیمی آواز میں وہ اپنا راز اس پر فاش کر چکا تھا۔منہ پر ہاتھ رکھے وہ حیرانگی اور شاکڈ ملی جلی کیفیت کے زیر اثر تھی۔

"مطلب آپ۔۔۔۔"

"چپ ہو جائو پاگل لڑکی کیوں خود کو اور مجھے مصیبت میں ڈال رہی ہو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کے لبوں پر ہاتھ رکھے وہ اس کی جوش سے ابھرتی آواز کو اپنے لفظوں سے دبا گیا تھا۔

"چیخ کیوں رہی ہو پاگل لڑکی؟"

"سوری وہ میں کچھ زیادہ ہی پرجوش ہو گئی تھی۔"

شرمندگی سے بولتے ہوئے وہ پیچھے ہوئی تھی۔ طلحہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"خدا کا واسطہ ہے اب میرے پیچھے مت آنا۔"

مزاحیہ انداز میں بولتے ہوئے وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ فارا جیسے خود کو اپنی بیوقوفی پر کوس کر رہ گئی تھی۔

آج ایک ماہ ہو گیا تھا اس واقعہ کو لیکن نہ طلحہ بعد میں آیا تھا فارا سے ملنے اور نہ ہی فارا کا اس سے رابطہ ہوا تھا۔ آج اس کا آخری امتحان تھا۔ میٹرک کی سٹوڈنٹ ہونے کے باوجود اس کا قد کاٹھ اتنا تھا کہ وہ گریجویٹ لڑکی لگتی تھی۔ کل اسے واپس گھر جانا تھا کیونکہ موسی لینے آرہا تھا اس لئے وہ اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ شاپنگ کرنے کے لئے آگئی تھی۔ شاپنگ کرتے ہوئے اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے مسلسل دیکھ رہا ہے۔ اس نے کافی دفعہ اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا مگر ایسا کچھ مشکوک دکھائی نہیں دی تھا۔ شاپنگ کر کے وہ اپنے دوستوں کو بیگ پکڑا کر واش روم کی جانب

397

بڑھی تھی۔جو نہی وہ واش روم کے مرر میں خود کو دیکھنے لگی اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی کیونکہ ایک مردانہ وجود اس کے منہ پر کلوروفام بھرا رومال رکھ کر اس کی کوشش کو ناکام بنا چکا تھا۔دس منٹ تک وہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی رہی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی قسمت اس کے لئے کیا سوچ کر بیٹھی تھی۔اس کی دوستیں کافی انتظار کے بعد اس کو ڈھونڈنے کے لئے واش روم کی جانب جانے لگیں تو ایک کے موبائل پر فارا کے نمبر سے میسج آیا تھا کہ وہ موسی کے ساتھ گھر جا رہی ہے۔اس کی دوستوں کو کافی غصہ آیا اس لئے وہ وہاں سے چلی گئی تھیں۔فارا کو جب ہوش آیا تو اس کا سر کافی درد کر رہا تھا۔اپنے چکراتے سر کو تھام کر وہ جو نہی اٹھی دھندلاتی نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔آہستہ آہستہ منظر صاف نظر آنے لگا تو خود کو ایک کمرے میں تنہا پایا۔اچانک کمرے کا دروازہ کھلا تو سامنے ایک انجان آدمی کو دیکھ کر وہ شاکڈ ہوئی تھی۔

"کون ہو تم اور یہ کیا طریقہ ہے مجھے یہاں لانے کا؟"

اچانک فارا چیخی تھی۔مگر مقابل کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے خاموش تھا۔

"مجھے اے کے کے بارے میں تمام انفارمیشن چاہیے۔۔ایک ایک لفظ سچ اگر جھوٹ بولا تو انجام کی ذمے دار تم خود ہو گی۔"

مقابل کا سرد لہجہ فارا کے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔

"میں کسی اے کو نہیں جانتی۔۔۔میں ایک شریف لڑکی ہوں۔۔مجھے نہیں معلوم آپ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟"

فارا نے خوفزدہ لہجے میں سچ بولا تھا وہ واقعی نہیں جانتی تھی کہ اے کے کون ہے؟

"اس دن ریسٹورنٹ میں ایک شخص کے ساتھ تمہاری بحث ہوئی تھی وہ کون ہے؟"

وہ سید ھا مدعے پر آیا تھا۔اس کی بات پر فارا کا رنگ اڑا تھا۔وہ اس بات کو یکسر فراموش کر بیٹھی تھی۔فق چہرے کے ساتھ کپکپاہٹ بھی ہوئی تھی۔مقابل کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔اس کا تیر نشانے پر لگا تھا۔

"میرے ایک کزن ہیں وہ ان کی طرح دکھتے ہیں تو مجھے لگا کہ وہ ہیں اسی بات پر اس شخص سے بحث ہوئی تھی لیکن میرے کزن بیرون ملک ہیں جس کا پتہ مجھے اس دن ہاسٹل جا کر گھر کال کرنے سے چلا تھا۔اب پلیز مجھے جانے دیں میرے گھر والے پریشان ہوں گے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

مقابل کے ماتھے کی رگیں ابھری تھیں۔وہ دوسرا موقع دینے والوں میں سے نہیں تھا۔فارانے بمشکل ہی جھوٹ بولا تھا لیکن مقابل کی زیرک نگاہیں اس کا کم اعتماد لئے ہوئے لہجہ پہچان گیا تھا۔

"سوزی۔۔۔سوزی۔"

دھاڑ نما آواز کمرے میں گونجی تھی۔ایک تیس سال لڑکی مکمل بلیک تھری پیس میں وہاں حاضر ہوئی تھی۔فارانے لبوں پر زبان پھیر کے اسے دیکھا تھا۔

"جی سر؟"

سوزی نے مئودب انداز میں کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا تھا۔

"جونی کو بولو اس کو شبنم بیگم کو پہنچادے۔"

اپنا حکم نامہ سنا کر وہ وہاں سے ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہوا تھا جبکہ فارانے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"دیکھیں مجھے کسی شبنم سے نہیں ملنا مجھے گھر جانا ہے۔"

وہ بولتے ہوئے بیڈ سے اٹھی تھی مگر سوزی نے راستے میں ہی اس کا دایاں بازو پکڑ کر اسے روکا اور اس کے لفظوں کو بریک لگائی تھی۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"

سوزی نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"فارا نور۔"

سوزی کو جواب دے کر جونہی اپنا بازو چھڑوانے لگی سوزی نے اپنی پاکٹ سے ایک انجیکشن نکال کر اس کے بازو میں لگا کر اسے ہوش و خرد سے بیگانہ کر دیا تھا۔

گھنگرؤوں کی چھنکار کب سے اس کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔ آہستہ سے آنکھیں کھولتے ہوئے وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد ذہن میں شعور بیدار ہوا تو خود کو ایک

کمرے کے بیڈ پر پایا۔ باہر سے آتی آواز پر وہ خود کو جس جگہ تصور کر رہی تھی وہ خیال ہی اس کی جان لے رہا تھا۔ بیڈ کرائون سے ٹیک لگا کر وہ دوبارہ سے آنکھیں موند گئی تھی۔ اس مرد کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔ آنسو بے ساختہ ہی آنکھوں سے گالوں کا سفر کر رہے تھے۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن قسمت نے اس کو مجبور کر دیا تھا۔ اچانک دروازہ کھلا اور اس کا رونے کا تسلسل ٹوٹا تھا۔

ایک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی جس کا لباس اس کے شک کو صحیح ثابت کر گیا تھا۔

"کک۔۔ کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں رکھا ہے پلیز مجھے جانے دو۔"

روتے ہوئے وہ اس لڑکی کو دیکھ کر بولی تھی جس کے چہرے پر خباثت بھری مسکراہٹ تھی۔

"تم جانتی ہو جانم کہ تم پچھلے ایک ہفتے سے بے ہوش ہو؟"

وہ لڑکی اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے مسکرا کر بولی۔ فارا کو اس سے گھن محسوس ہوئی تو وہ بدک کر دور ہوئی تھی۔

"مجھے ہاتھ مت لگائو۔۔۔ مجھے جانے دو پلیز۔"

فارا نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی تو چکراتے سر کے ساتھ دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ یقیناوہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی۔ وہ ایک ہفتے سے بے ہوش تھی اس لئے تو کمزوری اتنی محسوس ہو رہی تھی کہ ایک قدم چلنا محال ہو رہا تھا۔

دو منٹ خاموشی سے گزر گئے تھے اچانک اس کے ناک سے سیگریٹ کی بدبو ٹکرائی تھی۔ وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جو عریاں ہوتے جسم کے ساتھ اب سیگریٹ نوش فرما رہی تھی۔

"دس منٹ تک کھانا آرہا ہے وہ کھالینا اور اس کے بعد آرام کرنا کیونکہ تمہارے پاس صرف آج کی ہی رات ہے آرام کی۔"

خباثت سے بولتے ہوئے وہ فارا کو بپھرنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"نہیں کھاؤں گی کھانا اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ مجھے میرے گھر جانا ہے اگر نہیں بھیج سکتی تو نکلو ابھی یہاں سے۔"

فارا کے لفظوں پر مقابل لڑکی اشتعال میں آئی تھی۔ اور آگے بڑھ کر فارا کے منہ پر دو تین تھپڑ رسید کئے تھے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"شبنم بیگم کے کھوٹے پر کھڑے ہو کر تمہاری اتنی ہمت کہ تم فنزا مہارانی سے بد تمیزی کرو۔۔۔ اگر میں چاہوں تو ابھی تمہاری سانسوں کو ختم کر سکتی ہوں اور تمہارے اس جسم کو کسی جانور کو نوچنے کے لئے دے سکتی ہوں لیکن وہ کیا ہے نا شبنم بیگم کا ایک اصول ہے۔۔۔ وہ یہ کہ ان چھوئی کلیوں کو صرف بیچا جاتا ہے انہیں طوائف سے بد تر زندگی دے جاتی ہے۔"

اس کے بالوں کو جھٹکا دے کر چھوڑتے ہوئے وہ فارا کو دھکا دے کر وہاں سے جانے کے لئے پلٹی تھی۔ پھر کچھ یاد آنے پر رکی تھی۔

"اگر کھانا نہ کھایا تو یاد رکھنا یہاں کے مکین اور درندے میرے ایک اشارے کے منتظر ہیں۔"

کھلے دروازے سے باہر نظر آنے والے مردوں کو دیکھ کر وہ فارا کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔ فارا نے شدت سے مرنے کی دعا کی تھی۔ وہ لڑکی جا چکی تھی مگر فارا کو زندگی کا دردناک لمحوں کی نظر کر گئی تھی۔

ایک ہفتہ مزید گزر گیا تھا۔ فارا جو اس دن سے اپنی آبرو کو سنبھالے ہوئے تھی کیونکہ کوٹھے پر پولیس بار بار پوچھ گچھ کے لئے آ رہی تھی۔ شبنم بیگم نے ان پولیس والوں کو پیسے دے دلا کر فارغ کیا تھا اور آج فارا سمیت ان لڑکیوں کی بولی لگائی جانی تھی جو وقتاً فوقتاً اغوا کر کے یہاں لائی

404

جا چکی تھیں۔سب لڑکیوں کو نہایت ہی بیہودہ قسم کے کپڑے زیب تن کروائے گئے تھے اور تیار کر کے باہر حال میں لے جایا گیا تھا۔آنسو تھے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔فارا نے شدت سے اللہ کو یاد کر کے دعا کی تھی یا تو اسے ان درندوں سے محفوظ رکھے یا موت دے دے لیکن وقت قبولیت جانے کس دعا کا تھا۔سب کو باری باری آگے لے جا کر اس کی عزت نفس کو مجروح کرتے ہوئے بولیاں لگائی جا رہی تھیں جب سامنے بیٹھے وجود میں شرارے دوڑ گئے تھے۔
آنکھیں بے تحاشہ سرخی میں ڈوب رہی تھیں جبکہ دماغ اور ہاتھوں کی رگیں مسلسل پھول رہی تھیں۔فارا کو اس حلیے میں دیکھنا اس کی ضبط کی انتہا تھی۔
فارا نے کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کی تو بے ساختہ سامنے دیکھا۔صرف ایک لمحہ لگا تھا اسے اس کو پہچاننے میں لیکن اس بار وہ بولنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔
وہ خدا کی شکر گزار ہوئی تھی اس لمحے طلحہ اکثم خان کو وہاں دیکھ کر۔آنکھوں میں آنسو لئے وہ مسلسل لبوں کی کپکپاہٹ کو قابو کر رہی تھی جب کسی کی آواز نے اس کا تسلسل توڑا تھا۔

"دس۔۔لاکھ۔"

ایک شخص نے وہاں فارا کی بولی لگائی تھی۔

"ایک۔۔۔کروڑ۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے بمشکل خود پر ضبط کرتے ہوئے یہ لفظ ادا کئے تھے۔وہاں موجود ہر شخص حیران ہوا تھا۔ شبنم بیگم نے سر تا پیر فارا کو دیکھا تھا۔اتنی حسین نہیں تھی لیکن پر کشش تھی۔وہاں فارا سے زیادہ حیسن لڑکیاں تھیں مگر فارا کے لئے اس اجنبی کے اتنے پیسے دینا شبنم بیگم کو شک میں مبتلا کر گیا تھا۔طلحہ کی لگائی گئی قیمت کے بعد کسی نے بولنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"یہ رہے تمہارے پیسے اب میں اسے لے جا سکتا ہوں؟"

طلحہ اپنے بگڑے ہوئے رئیس زادے کے کردار کو نبھاتے ہوئے اکڑ و طبیعت سے شبنم بیگم کی گود میں ایک کروڑ کا چیک پھینکتے ہوئے بولا۔البتہ نظروں نے فارا کو دیکھا جو اس کی پشت کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔
"نہیں صاحب جی ایسے کیسے یہ جائے گی۔۔۔کیا آپ کو نہیں معلوم میرے کوٹھے کی روایت ہے کہ نوخیز کلی تب تک باہر نہیں نکلتی جب تک کھل کر گلاب نہ ہو جائے؟"

شبنم بیگم کی بات پر طلحہ کا رنگ سچ میں اڑا تھا۔اس بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اور اس کوٹھے کے بارے میں جب وہ معلومات اکٹھا کر رہا تھا یہ رواج تو وہ معلوم کر چکا تھا مگر خود اس

کے تابع ہو گا اس نے سوچا کب تھا؟ ائیر پیس سے یہ الفاظ ثمامہ کے کانوں میں پہنچے تھے۔ وہ بمشکل ہی اپنے غصے کو ضبط کر سکا تھا۔

"جسٹ سے او کے۔"

ثمامہ کی آواز جونہی اس کے کانوں میں پڑی اسے لگا اس نے غلط سن لیا ہے۔

"مجھے منظور ہے۔"

بمشکل ہی مسکرا کر وہ دوبارہ اپنے کردار میں واپس آیا تھا۔ حالانکہ برداشت کا لاوا کسی بھی وقت پھٹنے کو تیار تھا۔

"اور تو چھوری۔۔۔ شبنم بیگم سے ہوشیاری کا سوچنا بھی مت کیونکہ اگر اس شہری بابو کو چکما دیا تو یاد رکھنا صبح ڈاکٹری ٹیسٹ کے بعد تیرے ساتھ جو ہو گا وہ موت سے بدتر ہو گا۔"

فارا کو سمجھ تو کچھ نہیں آیا لیکن وہ بمشکل ہی اپنا سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔ طلحہ نے بمشکل خود پر ضبط کیا تھا۔

"کمرہ دکھائو۔"

وہ پلٹ کر غصے سے فارا سے مخاطب ہوا تھا۔ فارا جلدی سے اس کمرے کی جانب بڑھی تھی جہاں سے دو ہفتوں سے رہ رہی تھی۔
کمرے میں داخل ہوتے ہی طلحہ نے دروازہ لاک کیا تھا۔

"بھائی مجھے یہاں سے لے جائیں پلیز۔۔۔یہ لوگ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔مجھے ماما بابا کے پاس جانا ہے۔"

فارا روتے ہوئے طلحہ کے شانے سے لگی تھی۔ طلحہ اس کے لمس پر ساکت ہوا تھا۔ طلحہ نے جلدی سے اسے خود سے الگ کیا تھا اور بمشکل ہی مسکرایا تھا۔

"تم پریشان مت ہو میں اور لالہ تمہیں یہاں سے نکال لیں گے۔"

اس کا سر تھپتھپا کر وہ ثمامہ سے رابطہ کرنے لگا۔ فارا خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔ وہ آنسو خوشی کے تھے یا غم کے طلحہ کو سمجھ نہیں آیا تھا۔

\-------------------

"لالہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔"

ثمامہ جورات دو بجے ایک لڑکی کے حلیے میں خود کو بچاتے ہوئے فارااور طلحہ کے کمرے میں آیا تھا۔دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر اللہ کا شکرادا کیااور جلد ہی اپنے اگلے منصوبے سے طلحہ کو آگاہ کیا۔فاراجو بیڈ پر سوئی ہوئی تھی ایک دم اٹھی اور ثمامہ کو دیکھ کر مسکرا کر بھاگتے ہوئے اس کے گلے لگی۔طلحہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی جو کھانے والے نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"ایک فوجی کی زندگی میں ہزاروں مراحل ایسے آتے ہیں جن میں وہ اپنا گھر، محبت،بیوی،بچے یہاں تک خود کو بھی بھول جاتا ہے۔یاد رہتا ہے تو بس اتنا کہ اس کا خون وطن کی امانت ہے۔تم ایک ایجنٹ ہو طلحہ اکثم شاہ۔۔۔اور تمہاری زندگی تمہاری نہیں اس ملک کی ہے کیا یہ بات بھول گئے ہو؟"

ثمامہ نے اسے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"لیکن لالہ کوئی اور طریقہ بھی تو ہو سکتا ہے نہ یہ سب ہی کیوں؟"

وہ بے بسی سے بولا تھا۔فارا ان دونوں کی گفتگو میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھی۔

"تم کیا نہیں جانتے کہ اس کوٹھے کو چلانے والا۔۔۔یہاں سے لڑکیاں بیرون ملک بھیجنے والا رویان کبیر ہے؟جو ایک سیاستدان کا دایاں ہاتھ ہے۔اس پر ہاتھ ہم اتنی آسانی سے نہیں ڈال سکتے۔۔۔تم تب تک یہاں سے فارا کو لے کر نہیں جا سکتے جب تک تم اسے اپنی بیوی نہ بنالو۔"

ثمامہ کی بات پر وہ بے بسی سے سر جھکا گیا تھا۔ایک طرف بچپن کا عشق تھا جو دل و روح کا سکون تھا تو دوسری طرف اس وطن کی بیٹی کی عزت جو خون سے زیادہ ضروری تھی۔

"میں اپنے عشق سے دغا کر بیٹھوں گا۔"

بے بسی عروج پر تھی۔

"وطن کی محبت زیادہ ضروری ہے۔"

ثمامہ نے برجستہ جواب دیا۔

"وہ دھوکے باز سمجھیں گی۔"

وہ رضامند ہوتے ہوئے اپنا دفاع کر رہا تھا۔

"سچ معلوم ہونے پر وہ تمہیں ایک معتبر شخص سمجھے گی اور ویسے بھی عورت کو صرف محبت نہیں عزت بھی چاہیے ہوتی ہے اگر کوئی دوسرا شخص اسے اس کی محبت سے زیادہ عزت دے تو وہ عزت کو محبت پر فوقیت دیتی ہے۔"

ثمامہ اسے لاجواب کر رہا تھا۔

"لالہ کیا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے؟"

وہ سر اٹھائے اس سے سوال کرنے لگا۔ ثمامہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"گڑیا تمہیں اگر یہاں سے نکلنا ہے تو طلحہ سے نکاح کرنا ہوگا۔"

فارا کے سر پر گویا ثمامہ نے بم پھوڑا تھا۔ وہ بے یقینی سے دونوں کو دیکھنے لگی۔ وہ اچھے سے جانتی تھی محزل طلحہ کا عشق ہے۔ وہ کیسے اس کا مقام چھین سکتی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میں نہیں کروں گی ایسا کچھ۔۔۔میں آپی سے ان کی محبت نہیں چھین سکتی۔۔۔ کبھی نہیں۔"

وہ خود سے بڑابڑ کر صوفے سے اٹھ گئی تھی۔

"بھائی یہ ممکن نہیں ہے۔"

فارا نے ثمامہ سے کہا تھا۔

"فارا میں بڑا بھائی ہونے کے ناطے تم سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں کہ تم طلحہ کی بیوی بنو گی۔"

ثمامہ کا سنجیدہ لہجہ فارا کے آنسوؤں میں مزید روانگی لے آیا تھا۔

۔

فارا کے لاکھ منع کرنے پر جب ثمامہ اپنے فیصلے پر اٹل رہا تو فارا نے بالآخر اس کی بات مان لی۔
ثمامہ نے ہی ان دونوں کا نکاح پڑھوایا تھا۔موبائل پر اپنے ایک دو دوست ویڈیو کال پر ایڈ کر کے

ان کو بطور گواہ ان کے نکاح میں شرکت کے لئے کہا اور ان کے سائن وہ آتے ہوئے لے آیا تھا۔
نکاح کے بعد وہ طلحہ کو مبارکباد دے کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ طلحہ خود کو آنے والے حالات کے لئے تیار کر رہا تھا۔

"بہت جلدی ہار مان لی آپ نے بھائی کے سامنے؟"

فارا کا طنزیہ انداز اسے چونکا گیا تھا۔ وہ جو صوفے پر بیٹھا اپنی قسمت کی ستم ظریفی کے بارے سوچ رہا تھا۔ فارا نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"سو جائو رات کافی ہو گئی ہے صبح نکلنا بھی ہے یہاں سے۔"

طلحہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

"مجھے طلاق چاہیے ابھی کے ابھی۔۔۔ بھائی کے سامنے تو میں بول نہیں سکتی تھی اس لئے ابھی بول رہی ہوں اور۔۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے جب طلحہ طیش میں اٹھ کر اس کی جانب بڑھا تھا اور اس بائیں بازو سے دبوچ کر اپنے مقابل کیا تھا۔

"رشتے مذاق نہیں ہوتے محترمہ کہ جسے جب چاہے ختم کر دیں اور جب چاہے اپنا لیں۔"

دانت پیس کر وہ بولا تھا۔

"کیوں محزل آپی کا عشق بھول چکے ہیں آپ؟"

فارا نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کاری وار کیا تھا۔

"اپنی زبان بند رکھو ورنہ میں لحاظ نہیں کروں گا۔"

طلحہ نے اسے بیڈ پر دھکا دیتے ہوئے غرا کر کہا تھا۔

"آپ ایک نہایت ہی برے شخص ہیں۔ آپ کی نظر میں دوسروں کے جذبات کی کوئی قدر نہیں ہے اور۔۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

ابھی وہ بول رہی تھی جب طلحہ نے بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔
وہ روتے ہوئے اس کے شانے سے لگی گئی تھی۔ طلحہ نے مسکرا کا اس کے لرزتے وجود کو دیکھا تھا۔ نامعلوم طریقے سے اس کے بالوں پر لب رکھ کر اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔ فارا نے حیرانگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں الگ ہی چمک تھی۔ فارا نے بولنے کی کوشش کی تو طلحہ نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا اور تھوڑا سا جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے پاکیزہ لمس سے روشناس کروایا تھا۔

"کچھ غلط نہیں ہے یقین رکھو مجھ پر۔"

یہ بول کر وہ اسے اپنے حصار میں لے کر اس کی ذات میں گم ہو گیا تھا۔ قسمت بھی ان کے ملن پر کھل کر مسکرائی تھی۔

حال:
ہاسپٹل کے روم وہ بینچ پر بیٹھا اپنے گزرے ماضی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اگلی صبح فارا نے کافی ہنگامہ کیا تھا۔ مگر شبنم بیگم کے ساتھ موجود ڈاکٹر کے چیک اپ کے بعد وہ اسے وہاں سے

لے کر ہاسٹل چھوڑ آیا تھا جہاں سے ثمامہ اسے گھر لے گیا تھا۔اس رات کے لئے وہ خود سے شرمندہ بھی تھا جب اس نے اس کی معصومیت ختم کر دی تھی۔

"ہیلو ینگ مین۔"

ڈاکٹر کی آواز نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا تھا۔

"ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے؟"

طلحہ اپنی جگہ سے اٹھ کر جلدی سے ڈاکٹر کی جانب بڑھا تھا۔محبت نہ سہی مگر وہ عزت تھی اس کیسے وہ اس کے لئے بے چین نہ ہوتا۔

"سوری ٹو سے ینگ مین لیکن اچھی خبر نہیں ہے۔۔۔آپ کی وائف کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اور ہم نے بہت کوشش کی ہے اس کی کنڈیشن نارمل ہو جائے اور وہ ہوش میں آ جائے مگر وہ بالکل رسپونس نہیں دے رہیں۔"

ڈاکٹر نے طلحہ کو دیکھ کر جواب دیا جس کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

"پھر بھی کب تک ہوش آ سکتا ہے اسے؟"

طلحہ نے خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یہ ان کی ول پاور پر منحصر ہے کہ وہ ہوش میں آتی بھی ہیں یا نہیں۔ بحر حال دعا ضرور کریں اس کے لئے۔"

ڈاکٹر یہ بول کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ طلحہ کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔ وہ خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا۔ ایک ہی انسان تھا جو اس وقت اس کا سہارا بن سکتا تھا۔ بغیر سوچے سمجھے اس نے موبائل نکالا اور اس نمبر پر کال کی تھی۔

موبائل کی بیل کی آواز پر وہ اٹھا تھا۔ انفال ابھی تک سو رہی تھی مسکرا کر اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا جو ابھی بھی نیند میں تھی۔ طلحہ کا نمبر دیکھ کر وہ بیڈ سے اٹھ کر بالکنی میں آ گیا تھا۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم اسلام لالہ۔۔۔لالہ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔"

طلحہ کی آواز ضبط کے باوجود بھی بھرا گئی تھی۔ثمامہ کو تشویش ہوئی تھی۔

"طلحہ تم ٹھیک ہو؟ فارا ٹھیک ہے نا؟"

ثمامہ نے برجستہ پوچھا تھا۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے لالہ۔۔۔وہ۔۔۔"

"طلحہ فار گوڈ سیک مجھے بتائو کیا ہوا ہے اور کہاں ہو تم اس وقت؟"

ثمامہ اونچی آواز میں بولا تھا۔اس کی آواز سن کر انفال ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔بالکنی میں کھڑے ثمامہ کی پشت دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھی تھی۔

"ہم ہاسپٹل میں ہیں آپ پلیز جلدی آجائیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

یہ بول کر طلحہ دیوار کے ساتھ سر ٹکا کر آنسوؤں کو بہا رہا تھا۔

"میں آرہا ہوں مجھے ابھی ہاسپٹل کا نام میسج کرو۔"

کال ڈراپ کر کے وہ جیسے ہی پلٹا انفال کو دیکھ کر رکا۔

"کیا ہوا کس کا فون تھا۔۔کون ہے ہاسپٹل میں؟"

انفال نے اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔مجھے ابھی جانا ہے رات میں ملتے ہیں۔"

آگے بڑھ کر اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا اور بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ پہن کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔انفال نے حیرانگی سے اس کا سنجیدہ انداز دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"محزل بیٹا موسی کہاں ہے؟ کیا وہ ابھی تک سو رہا ہے؟"

جیسے ہی محزل ڈائینگ ٹیبل پر ناشتے کے لئے آئی زیب نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"وہ آنٹی وہ ابھی سو رہی ہے۔"

محزل کنفیوز ہو کر بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے سر جھکا کر بولی۔

"اپنے سپوت کو کہو انسانوں والی روٹین اپنائے۔۔۔ کونسے حل جوتتا رہا ساری رات کہ ابھی تک اسے ہوش ہی نہیں آ رہا۔"

اسامہ کی طنزیہ آواز پر زیب نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"محزل بیٹا آپ بیٹھو میں اسے جگا کر آتی ہوں۔"

زیب کی بات پر محزل کا رنگ فق ہوا تھا کیونکہ موسی کو تو وہ کمرے سے کل رات ہی نکال چکی تھی۔اب اگر کوئی اسے دوسرے کمرے میں دیکھ لیتا تو کتنی سبکی ہوتی اس کی اس لئے وہ جلدی سے بولی تھی۔

"آنٹی جان ام جگا دیتا ہے اس کو۔"

یہ بول کر وہ جلدی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔جلدی سے وہ اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں گئی مگر یہ کیا؟پورا کمرہ خالی تھا۔

"یہ کدھر گئی ہے؟"

محزل سوچتے ہوئے دوبارہ اپنے کمرے میں گئی تھی جہاں وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔

"تم یہاں کب آئی؟"

محزل نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"یااللہ۔۔۔ محزل میں آیا ہوں آئی نہیں۔۔۔اور آپ کے کمرے سے جانے کے بعد آیا ہوں۔"

موسی نے جھنجھلا کر جواب دیا۔

"وہ تمہارا امی تم کو ناشتے پر بلا رہا ہے جلدی آئو۔"

محزل یہ بول کر وہاں سے جانے لگی جب موسی نے جلدی سے اس کا بازو پکڑا تھا۔ محزل کی دھڑکن ایک پل کو رکی تھی۔ وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"دو منٹ رکو تمہارے ساتھ ہی نیچے جائوں گا۔"

نرمی سے بول کر وہ اس کا بازو چھوڑ کر آئینے کے سامنے چلا گیا تھا۔"

محزل نے اسے گھورا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ام تمہارا نوکر نہیں اے جو تمہاری بات مانے گا۔۔۔۔ تم جلدی آئو ورنہ اسامہ انکل تم کو کچا چبا جائے گی۔"

محزل دانت پیس کر بولتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

ڈائینگ ٹیبل پر آ کر وہ سب کو سلام کر کے اپنی کرسی پر بیٹھا تھا جب اسامہ نے اسے گھورا تھا۔

"میری حسرت ہی رہی جانے ہے کسی دن تم میرے سے پہلے ڈائینگ ٹیبل پر موجود ہو۔"

اسامہ کی طنزیہ آواز پر اس نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"ہر کام آپ پر پہلے کرنا فرض ہے ڈیڈ۔۔۔ آخر کو باپ جو ٹھہرے۔"

موسی بولتے ہوئے زیب کو دیکھنے لگا جو مسکرا کر سر جھکا گئی تھی جبکہ محزل نے اسے گھورا تھا جو اس کے پیارے انکل کی اس کی نظر میں سر عام بے عزتی کر رہا تھا۔

"تم کتنی بدزبان ہے۔۔۔ باپ سے کوئی ایسا بات کرتا ہے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

محزل کی بات پر جہاں اسامہ کا قہقہ ڈائننگ ٹیبل پر گونجا تھا وہیں جوس پیتے موسی کو اچھو لگا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اس کا موبائل رنگ کرنے لگا جہاں ثمامہ لالہ کالنگ دیکھ کر وہ کال ریسیو کر گیا۔ سلام دعا کے بعد وہ حال احوال پوچھ رہا تھا جب ثمامہ کی بات پر بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"میں آرہاہوں لالہ ڈونٹ وری۔"

یہ بول کر وہ کال کٹ کر کے زیب کو دیکھنے لگا۔

"ماما مجھے ضروری کام ہے میں جارہاہوں۔"

سنجیدگی سے بول کر وہ وہاں سے جانے لگا جب اسامہ کی آواز پر اسے رکنا پڑا۔

"کہاں جارہے ہو اور کب تک واپس آئو گے۔۔۔ محزل کو آج اس کے گھر کون لے کر جائے گا؟"

"ڈیڈ پلیز آپ لے جایئے گا مجھے واقعی ضروری کام ہے۔"

ملتجی انداز میں بولتے ہوئے آنکھوں میں ابھرتی نمی کو بمشکل ہی پیچھے دھکیل سکا تھا۔

"ایسا کونسا ضروری کام ہے جو تمہیں شادی کے دوسرے دن ہی یاد آگیا ہے۔۔۔ ثمامہ کو بولو تم محزل کو اکشم کے ہاں چھوڑ کر آئو گے۔"

اسامہ کے قطعی انداز پر وہ کھول کر رہ گیا تھا۔

"ڈیڈ میں جارہا ہوں۔۔۔۔ آپ خود چھوڑ دیجئے گا۔"

"تم کیوں اتنے نافرمان بن رہے ہو موسی پہلے تمہاری بہن نے اس بچی کی خوشیوں کو نوچا ہے اب تم اس کو توجہ نہیں دے رہے۔"

اسامہ غرا کر بولے تھے۔دروازے سے باہر جاتے ہوئے وہ ایک پل کو رکا تھا۔جبکہ زیب اور محزل بھی اپنی جگہ سے اٹھی گئی تھیں۔

Urdu Novels Ghar

"ڈیڈ آپ دعا کریں کہ آپ کی نافرمان اولاد سے آپ کو چھٹکارا مل جائے۔۔۔شاید آپ کی انہیں دعائوں کا اثر ہے کہ فارا آج زندگی اور موت کے درمیان پڑی ہے۔"

یہ بول کر وہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ باقی تینوں نفوس ساکت رہ گئے تھے۔

-

دو گھنٹے لگے تھے اسے ہاسپٹل پہنچنے میں جہاں اس کی لاڈلی بہن موت کے منہ میں سر دیئے کھڑی تھی۔ ثمامہ سے ملنے کے بعد وہ طلحہ کی جانب بڑھا تھا۔

"فارا کیسی ہے؟"

موسی کی آواز پر وہ زخمی سا مسکرایا تھا۔

"ڈاکٹرز بہتر طور پر جانتے ہیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

وہ جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا تھا مگر ایک بھائی کا دل بھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

"لالہ فارا کو ہوا کیا ہے؟"

موسی نے پریشانی میں اب ثمامہ کو مخاطب کیا تھا جو اس وقت دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا موسی کہ یہ سوال تمہیں خود سے اور اپنے گھر والوں سے کرنا چاہیے؟"

ثمامہ کے طنزیہ انداز پر وہ شرمندہ ہو گیا تھا۔

"بھائی آپ سب جانتے ہیں کہ ایک تو اس نے محزل سے اس کی خوشیاں چھین لیں اور دوسرا ماما پاپا کا اعتماد توڑا ہے طلحہ سے نکاح کر کے اور۔۔۔۔"

موسی نے دھیمی آواز میں بولنا شروع کیا تو طلحہ نے اس کی طرف دیکھا جب اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"مجھے آپ سے اس گھٹیا بات کی امید نہیں تھی۔آپ اس وقت یہاں موجود ہیں تو صرف لالہ کی وجہ سے ورنہ میں اپنی بیوی پر آپ لوگوں کا سایہ بھی نہ پڑنے دوں۔"

دھیمے لہجے میں وہ غرا کر بولا تھا۔ ثمامہ نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"بھائی یہ یہاں کیوں آئے ہیں؟"

طلحہ نے بمشکل ہی اپنے اشتعال پر قابو کیا تھا۔

"طلحہ تم جاؤ منہ دھو کر آؤ اور جا کر سرا کمل کو رپورٹ دو اور دو گھنٹے تک واپس لازمی آجانا۔"

ثمامہ نے اس کے چہرے پر بڑھتی سرخ دیکھ کر اسے وہاں سے بھیجنے میں عافیت جانی تھی جبکہ وہ لب بھینچ کر وہاں سے اٹھا اور کسی بھی طرف دیکھے بغیر چلا گیا تھا۔ وہ جانتا تھا ثمامہ اسے یہاں سے جان بوجھ کر بھیج رہا تا کہ وہ موسی سے فارا کے بارے میں بات کر سکے۔ وہ اتنا نادان نہیں تھا جتنا اسے سب سمجھ رہے تھے۔ ثمامہ نے موسی کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"گھر میں کسی کو بتایا فارا کے بارے میں؟"

ثمامہ کی سنجیدہ آواز پر وہ اپنا سر بمشکل ہی اثبات میں ہلا سکا تھا۔

"محزل کے ساتھ جو ہوا وہ قسمت میں تھا کیونکہ فارا اور طلحہ تو خود تقدیر کے ہاتھوں مجبور تھے۔"

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟"

اس سے پہلے موسیٰ اس سے پوچھتا اس کے قریب اکثم خان کی آواز گونجی تھی۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ہانم، زیب، اسامہ اور محزل کھڑے تھے۔یقیناً اکثم خان کو اسامہ نے سب بتایا تھا اور یہاں لے کر آئے تھے۔ثمامہ نے ایک گہرا سانس لیا اور زیب کو دیکھا جو لرزتے لبوں کی کپکپاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔

"پاپا طلحہ اکثم خان آئی ایس آئی کا ایک سیکریٹ ایجنٹ ہے جو آئی ایس آئی کے ماتحت بننے والوں آفیسرز کے انڈر کام کرتا ہے۔پچھلے دو سالوں سے وہ ٹریننگ کے ساتھ ساتھ ایک مشن پر تھا اور اسی مشن کے دوران فارا اور طلحہ کا نکاح ہوا تھا۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے سب پر بم پھوڑا تھا۔

429

"یہ تم کیا بول رہے ہو۔۔۔ایسا کیسے ممکن ہے۔۔ طلحہ ابھی کافی چھوٹا ہے اور وہ آئی ایس آئی۔۔۔؟"

اکشم نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"پاپا اس کی عمر اس کے آئی ڈی کارڈ پر زیادہ لکھوائی ہے میں نے۔"

ثمامہ کی بات پر اکشم نے اسے گھورا تھا۔

"مجھے وضاحت چاہیے ساری بات کی اور یہ بھی کہ فارا یہاں کیسے پہنچی؟"

کب سے خاموش اسامہ کی آواز کوریڈور میں گونجی تھی۔

"ایک دن۔۔۔۔۔اور پھر اس کا نکاح طلحہ سے ہو گیا۔"

ثمامہ کی تفصیل پر سب کو شاک لگا تھا۔

"لیکن میرا سوال اب بھی وہی ہیں کہ میری بیٹی ہاسپٹل کیسے پہنچی؟"

اسامہ نے ثمامہ کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اس واقعہ کے بعد وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی اس لئے وہ میڈیسن بھی استعمال کر رہی تھی مگر آپ سب کے رویے کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے۔"

ثمامہ نے سنجیدگی سے جواب دیا تو اکثم نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"طلحہ کہاں ہے؟"

ہانم کی لرزتی آواز پر ثمامہ ان کی جانب بڑھا تھا۔اپنے حصار میں لے کر انہیں خاموش کروایا تھا۔

"وہ ہیڈ آفس گیا ہے کسی کام سے۔۔۔آجائے گا ابھی تھوڑی دیر تک۔"

ثمامہ کے جواب پر وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ڈاکٹر کیا بول رہے ہیں فارا کی کنڈیشن کے بارے میں؟"

زیب نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

"فلحال کوئی حوصلہ افزاء جواب نہیں دے رہے۔۔اس کی کنڈیشن نارمل نہیں ہو رہی کیونکہ وہ ابھی بھی بہت سٹریس لے رہی ہے۔"

ثمامہ کے جواب پر زیب نے جن نظروں سے اسامہ کو دیکھا تھا وہ واقعی شرمندہ ہو گئے تھے۔

"اکثم آئو میں ڈاکٹر سے ملنا چاہتا ہوں۔"

اسامہ کی آواز پر وہ اپنا سر اثبات میں ہلا کر وہاں سے اسامہ کے ساتھ چلے گئے تھے۔ جبکہ ثمامہ نے ایک نظر موسی اور محزل کو دیکھا جو اپنی اپنی سوچوں میں غرق تھے۔

دو دن بعد فارا کو ہوش آیا تھا۔ زیب اور اسامہ کی دعائوں کا نتیجہ تھا کہ وہ زندگی کی طرف واپس آگئی تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ سب سے باری باری ملی تھی۔ سوائے موسی اور محزل کے جو ابھی تک روم سے باہر تھے۔

"محزل۔۔۔فارا سے مل۔۔۔۔"

"ام کو ابھی گھر جانا ہے۔"

محزل نے سختی سے اس کی بات کاٹ کر کہا تھا۔ابھی صبح ہی وہ موسی کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھی اور اب جانے کی بات کر رہی تھی۔

"کیا اب بھی میری بہن کو معاف نہیں کریں گی باوجود اس کے وہ بے قصور ہے؟"

موسی نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"ام کون ہوتا ہے معاف کرنے والا۔۔۔قسمت کا بات ہے سب۔۔۔وہ اب طلحہ کا بیوی ہے۔ امارے اندر اتنا حوصلہ نہیں ہے ابھی کہ ام تمہاری بہن کا سامنا کر سکے۔اس کو دیکھ کر ام کو ہمارا خسارہ یاد آئی گی۔ام کو کچھ وقت دو اس سب کو ماننے کے لئے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

آنکھوں میں نمی لئے وہ لرزتے لبوں سے بول رہی تھی۔ موسی نے بمشکل اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"میں فارا سے مل لوں پھر آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔"

موسی کے جواب پر وہ اپنا سر اثبات میں ہلا کر ہاسپٹل کے گارڈن کی جانب چلی گئی تھی جبکہ موسی اس ہی پشت کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

میں موجود ہوں تجھ میں
اک آواز تو دل سے دے
دل کے بین عروج پر
ہیں تو کیا ہوا؟
مسکراہٹ میری ہمیشہ
تیرے ہی ساتھ رہے
یوں تو آہ نہ کر سکیں گے ہم
پر دل کے زخموں کو،
دیکھ محرماں وے

چبا ہے رقابت کا کانٹا
حلق میں تو کیا ہوا؟
تیری اک نظر پر
میری دنیا قربان وے
رقص محبت کا کبھی
اس نگر کبھی اس نگر
اے دل! نہ روند خودی کو
عشق کے پاؤں تلے

(از قلم: کرن رفیق)

طلحہ اس دن ہاسپٹل سے جب سر اکمل کے پاس گیا تو انہوں نے اسے شہر سے باہر کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا۔اور وہ کام اس کے مشن کے متعلق تھا اس لئے وہ اسے ایک ہفتے میں مکمل کر کے سیدھا ہاسپٹل گیا جہاں سے فارا کو کل رات کو ہی ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ طلحہ کو غصہ تو بہت آیا تھا ثمامہ پر کہ اس نے اسے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔ہاسپٹل سے باہر آ کر اس نے ثمامہ کو کال کی تھی جو ریسیو کرنے کی بجائے کاٹ دی گئی تھی۔ طلحہ نے حیرانگی سے موبائل کو گھورا تھا۔غصے سے وہ ٹیکسی کروا کر اب خان حویلی کے سامنے کھڑا تھا۔گارڈ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"السلام علیکم چھوٹے خان۔"

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔اپنے لاڈلے خان کو باہر بلائو۔"

طلحہ کا غصہ کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔

"لیکن چھوٹے خان وہ تو گھر پر نہیں ہیں ابھی۔"

گارڈ اس کی تیور دیکھ کر جلدی سے ثمامہ کی گئی ہدایت کے مطابق بولا تھا۔

"تو کم عقل جا کر اپنے بڑے خان کو بلائو پھر۔"

طلحہ غصے سے دھاڑا تھا۔گارڈ ہڑ بڑا کر جلدی سے اندر کی جانب بڑھا تھا۔طلحہ کا غصہ وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اور اس میں وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسے حویلی کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔
پینتیس سالہ گارڈ بیچارہ یہ سوچ ہی نہ سکا۔

"تم کہاں جارہے ہو؟ کیا بھول گئے ہو اندر جانا منع ہے تمہیں؟"

طلحہ کی اونچی آواز نے ایک بار پھر اس کے حواس سلب کئے تھے۔

"معافی چھوٹے خان۔۔۔میری بیوی گاؤں گئی ہوئی ہے تو اس لئے۔"

گارڈ منمنا کر بولا تو طلحہ اسے گھور کر اندر کی جانب بڑھ گیا جہاں حال میں صوفے پر اکشم اور ثمامہ بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"خان صاحب میری بیوی کہاں ہے؟"

وہ بغیر تمیز و تہذیب کے اکشم خان کو مکمل اگنور کئے بمشکل ہی اپنے غصے کو قابو کئے دھیمے لہجے میں بولا تھا۔اکشم کو اس کا رویہ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے اپنے بڑے بھائی سے بات کرنے کا۔۔۔کیا سلام دعا بھول گئے ہو؟"

اکشم خان کی بات پر وہ انہیں ایک نظر دیکھ کر دوبارہ ثمامہ کو دیکھنے لگا جو مسکرا کر دوبارہ چائے کا کپ پکڑ چکا تھا۔ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ اس وقت طلحہ کی بے بسی کا مزہ لے رہا تھا۔

"لالہ میری بیوی کہاں ہے؟"

اب وہ قدرے خود کو پر سکون کر کے بولا تھا۔

"وہ اپنے گھر پر ہے یہاں نہیں ہے۔"

جواب ثمامہ کی بجائے اکشم نے دیا تھا۔

"کس کی اجازت سے آپ نے اسے وہاں بھیجا ہے؟"

اب وہ دھاڑا تھا۔

اکشم نے ناگواری سے اس کی دھاڑ کو سنا تھا جبکہ کیچن میں کام کرتی ہانم اور انفال بھی وہیں آگئی تھیں۔

Urdu Novels Ghar

"آواز آہستہ رکھو۔۔۔مت بھولو کے تم اس وقت کہاں کھڑے ہو کر کس سے مخاطب ہو رہے ہو؟"

ثمامہ نے کھڑے ہو کر اسے گھورا تھا۔

"مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے لالہ اس وقت میں آپ کے سسر سے مخاطب ہوں۔"

طلحہ دانت پیس کر بولتے ہوئے رخ موڑ گیا تھا۔

"طلحہ بابا ہیں وہ تمہارے ایسے کیسے بول سکتے ہو تم؟"

اکشم کے چہرے پر شاک کی کیفیت دیکھ کر ہانم خان بولی تھیں۔

"ایم سوری مسز خان لیکن آپ لوگوں نے خود ہی مجھ سے تمام تعلق ختم کئے ہیں اب ان کو دوبارہ مت جوڑنا شروع کریں کیونکہ میں بار بار وضاحتیں نہیں دے سکتا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ دھیمے لہجے میں سختی سے بول کر خاموش ہو گیا تھا جب انفال اس کے مقابل آئی اور اس کے دائیں گال پر ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔ ثمامہ کا منہ او کی شیپ میں کھلا تھا جبکہ اکشم اور ہانم خان نے نم آنکھوں سے اس کی بے رخی کو دیکھا تھا۔

"انسان بنو طلحہ اکشم خان ورنہ جو حشر میں تمہارا کروں گی وہ بھی تم یاد رکھو گے۔ ان کو ماما پاپا نہیں مانتے ہو مت مانو۔۔۔ ان سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے مت رکھو۔۔ مگر ان کی بے عزتی کی اجازت میں بالکل تمہیں نہیں دوں گی۔ اگر اتنا ہی ان دونوں پر غصہ آ رہا ہے تو اپنے نام کے ساتھ لگا پاپا کا نام ہٹاؤ پہلے۔"

انفال پھولتے ہوئے سانس سے بول رہی تھی جبکہ ہانم خان کے آنسو زمین پر گر رہے تھے۔ طلحہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا تھا۔ غصہ تو جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔ سر جھکائے اب وہ انفال کو سن رہا تھا۔

"ماں باپ بھی تو اولاد کی ہزاروں غلطیاں نظر انداز کرتے ہیں تو کیا تم ان کو ان کی ایک غلط فہمی کی اتنی بڑی سزا دو گے؟"

Urdu Novels Ghar

انفال بولتے ہوئے خود رو دی تھی۔اور اس کے آنسو اس وقت وہاں موجود دو دلوں پر بجلی بن کر گرے تھے۔ایک ثمامہ خان جو چاہ کر آگے بڑھ نہیں سکا کیونکہ ہانم کو سنبھالے ہوئے تھا اور دوسرا طلحہ خان جو نفی میں سر ہلاتے ہوئے انفال کو اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

"ایم سوری آپا۔۔ایم سوری۔۔۔مجھے ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔پلیز رو تو مت۔"

طلحہ جلدی سے بولا تو ثمامہ نے اسے گھورا تھا جو اس کی بیوی کو رلا رہا تھا۔

"پاپا اور ماما کو بولو سوری کیونکہ تم نے ان کا دل دکھایا ہے۔"

انفال نے سر اٹھا کر اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔اچانک اس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

"آپ دونوں سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔مجھے آپ کا دل نہیں دکھانا چاہیے تھا مگر میں ایک شرط پر ہی آپ دونوں سے بات کروں گا اگر مجھے میری بیوی واپس ملے گی تو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ کی شرط پر ہانم اور اکثم مسکرائے تھے جبکہ ثمامہ نے اس کی دیدہ دلیری پر اسے گھورا تھا جبکہ انفال نے خوش ہوتے ہوئے ایک بار پھر اس کے گلے لگی تھی۔ قسمت دور کھڑی اپنی آنکھ مچولی پر مسکرا رہی تھی جو بہت جلد خان ہاؤس کے مکینوں کی زندگی بدلنے والی تھی۔

ایک مہینہ ہو گیا تھا فارا کو ہاسپٹل سے گھر آئے ہوئے مگر وہ ظالم ہر جائی ایسا غائب ہوا تھا کہ پلٹ کر نہیں دیکھا۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر وہ اکثر روتی تھی مگر دن کے اجالے میں اپنے ماں باپ کے سامنے بمشکل ہنستی مسکراتی تھی۔ اس دوران اس کا محزل سے سامنا کم ہی ہوا تھا کیونکہ فارا زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی ہوتی تھی۔ محزل نے اس ایک مہینے میں خود میں کافی ہمت پیدا کی تھی فارا سے بات کرنے کے لئے اور آج وہ اس کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑی تھی۔ دستک دے کر وہ فارا کی اجازت ملتے ہی اندر گئی تھی۔ فارا جو لیٹی ہوئی تھی اٹھ کر بیٹھی اور خاموشی سے سر جھکا گئی۔ محزل کے بڑھتے قدم اس کی جان لے رہے تھے۔ اگر محزل نے اسے معاف نہ کیا تو؟ یہ سوال اس کا ضمیر اس سے دن رات کرتا تھا۔

"تم کیسا ہے اب؟"

محزل بیڈ پر اس کے پاس ہی بیٹھ کر پوچھنے لگی جو خاموشی سے سر جھکائے بیٹھ گئی تھی۔

"مم۔۔۔میں۔۔۔ٹھٹ۔۔ٹھیک ہوں اب۔"

فارا آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو نہیں پا سکی تھی۔ محزل نے دکھ سے اسے دیکھا تھا جس کی پلکیں نم ہونا شروع ہو گئی تھیں جبکہ خود وہ کپکپانا شروع ہو گئی تھی۔ پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔

"ام کو تمہارا طبیعت گڑ بڑ لگ رہا ہے کیا تم طلحہ کو مس کر رہا ہے؟"

محزل نے مسکراتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا۔اس کے سوال پر فارا نے اچانک اس کی طرف دیکھا تھا جو مسکرا رہی تھی۔

"میں نہیں مس کر رہی ان کو۔۔۔وہ میرے کچھ نہیں لگتے۔"

فارا کی آواز بولتے ہوئے بھرا گئی تھی جبکہ آنسو پلکوں سے اب رخساروں کی زینت بنے تھے۔ محزل نے اس کے چہرے پر عجیب سا خوف دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"شوہر ہے وہ تمہاری۔۔۔اور تمہاری سے ملنے بھی نہیں آئی۔۔۔ام تو اس لئے پوچھ رہا تھا۔"

محزل کی بات پر وہ آنکھیں بند کر کے رونا شروع ہو گئی تھی۔ محزل نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔اس کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں۔

"ایم۔۔۔ایم سوری محزل آپی۔۔۔میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔۔وہ آج بھی آپ سے محبت کرتے ہیں۔۔میں پاپا سے بات کروں گی کہ مجھے خلع دلادیں ان سے اور موسی بھائی بھی آپ کو طلاق دے دیں گے۔ پھر آپ دونوں شادی کر لینا۔"

اس کی بات پر محزل ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جسے خود نہیں معلوم تھا وہ کیا بول گئی ہے۔

"تم اپنے حواس میں تو ہو۔۔۔یہ کیا بول رہا ہے تم؟"

محزل نے بمشکل اس کی بات کو ہضم کیا تھا۔سفید رنگت میں سرخی نمایاں ہونا شروع ہو گئی تھی۔فارا نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوبارہ بولنا شروع کیا۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔ طلحہ بھی بہت اچھے ہیں۔آپ دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہیں۔ ہم دونوں بہن بھائی آپ کی خوشیوں کے درمیان آ گئے ہمیں معاف کر دیں۔"

موسی جو آفس سے سیدھا فارا کو دیکھنے آیا تھا دروازے پر ہی رک گیا تھا۔

"تم خود بھی بہت اچھا ہے اس لئے تو تم کو طلحہ ملی ہے۔وہ ہماری قسمت کا حصہ نہیں تھی۔ام اس کو بہت شدت سے محبت کیا۔اتنا کہ ام کو خود کو بھول جاتا تھا اس کے آگے۔وہ ہماری زندگی کا تب سے حصہ بنائی گئی جب ام کو معلوم بھی نہیں تھی کہ وہ ہے کون؟لیکن۔۔۔"

ایک لمحے کہ وہ رکی تھی جبکہ فارا اور موسی دم سادھے اسے سن رہے تھے۔اس سے پہلے وہ مزید بولتی موسی کا موبائل رنگ کرنے لگا تو وہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ فارا اور محزل نے دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے آواز آئی تھی۔

"ام کو لگتا ہے تمہارا بھائی آ گئی ہے۔خیر یہ مت سوچنا کہ طلحہ سے ام اب بھی محبت کرتا ہے۔وہ ہماری زندگی کا حصہ تھی اور تمہارا بھائی ہمارا آج ہے۔ام کبھی قسمت سے نہیں لڑ سکتا مگر قسمت

کے فیصلے کو خوبصورت بنا سکتا ہے۔ تمہارا بھائی بہت اچھی ہے لیکن وہ ام سے اچھی لڑکی ڈیزرو کرتی ہے۔"

"اچھا ام اب چلتا ہے۔۔ام کو ماما کو کال کرنا ہے۔"

محزل بول کر اٹھنے لگی تو فارا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔ محزل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"موسی بھائی کو آپ سے اچھی لڑکی نہیں مل سکتی۔ اگر مل بھی گئی تو بھائی کبھی اسے اپنے دل میں وہ مقام نہی دے سکتے جو آپ کو بچپن سے دیتے آئے ہیں۔ وہ بچپن سے ہی آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔"

فارا کی بات پر محزل نے اسے بے یقینی سے دیکھ تھا۔

"یہ تم کیا بول رہا ہے فارا؟"

"آپی وہ بچپن سے ہی بہت ریزرو رہے ہیں لیکن ماما بتاتی ہیں وہ بہت چھوٹی عمر سے نماز پڑھتے ہیں اور شدت سے خدا سے کچھ مانگتے تھے۔ میں بہت حیران ہوتی تھی کہ وہ کیا مانگتے ہوں گے جس کی وجہ سے وہ خدا سے اتنا گہرا رشتہ بنا رہے ہیں۔ ایک دن میں ان کے کمرے میں ان کو ڈنر کے

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

لئے بلانے گئی تھی۔ مجھے یاد ہے تب میں ففتھ سٹینڈرڈ میں تھی۔ میں نے ان کو جائے نماز پر سجدے میں روتے دیکھا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے معلوم ہے کیا کہا تھا؟"

فارانم آنکھوں سے سوالیہ نگاہیں محزل کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ محزل ابھی تک صدماتی کیفیت میں تھی۔

"انہوں نے مجھ سے اپنا سیکریٹ شئیر کیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ آپ کو طلحہ کے ساتھ سوچتے ہوئے وہ اپنے سانس کو بند ہوتا محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں دعا کروں کہ اللہ آپ کا خیال ان سے دل نکال دے ورنہ وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔"

فاراز خمی سا مسکرائی تھی۔

"اکثر تہجد میں وہ آپ کی خوشیوں کی دعا مانگتے تھے۔ وہ بہت روئے ہیں خدا کے آگے صرف آپ کے لئے لیکن انہوں نے کبھی آپ کو خدا سے مانگا نہیں تھا کیونکہ ان کو ماننا تھا آپ کی خوشی معنی رکھتی ہے چاہے وہ پھر طلحہ کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر آج بھی آپ طلحہ کی زندگی میں جانا چاہیں تو وہ آپ کی خوشی کی خاطر آپ کو اپنی زندگی سے بے دخل کر دیں گے۔"

محزل ایک دم وہاں سے اٹھی اور دروازے کی جانب بڑھی تھی۔ محزل اب تک بے یقینی میں تھی۔ کیا وہ اس قدر چاہے جانے کے قابل تھی؟ کیا کوئی اس حد تک اس سے محبت کر سکتا تھا؟ یہی سوچتے ہوئے وہ وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔

رات کے کھانے کے بعد انفال برتن دھو کر کمرے میں آئی تو ثمامہ کو دیکھا جو سفری بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہا تھا۔ انفال حیرانگی سے اندر آئی تھی۔

"ایس کے آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

اس کی آواز پر ثمامہ مسکرایا تھا۔ پلٹ کر اسے دیکھا جو ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے جا رہا ہوں دعا کرنا مشن مکمل ہو جائے۔"

اس کے روبرو آ کر ثمامہ نے نرمی سے اسے جواب دیا تھا۔ انفال کی آنکھوں میں آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر بکھرے تھے۔ ثمامہ کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہوا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اگر اس رویان کبیر کی جگہ کوئی ایسا انسان ہوتا جس کا ریکارڈ کلئیر ہوتا تو تمہارے رونے کی وجہ بھی سمجھ میں آتی لیکن اس کے لئے آنسو مت بہانا انفال۔"

ثمامہ کی بات پر انفال کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔آنسو اچانک تھمے تھے۔

"آپ کو اب بھی لگتا ہے میں اس گھٹیا شخص کو سوچتی بھی ہوں گی؟"

انفال نے اس کا گریبان پکڑ کر اونچی آواز میں پوچھا تھا۔ثمامہ نے ناگواری سے اس کی آواز کو برداشت کیا تھا۔اس کی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہ اسے مزید خود کے قریب کر گیا تھا۔اتنا قریب کہ دونوں میں چند انچ کا فاصلہ باقی تھا۔

"پھر یہ آنسو کس لئے؟"

ثمامہ نے سرد لہجے میں پوچھا تھا۔انفال نے تھوڑا سا اونچا ہو کر اس کی پیشانی پر اپنے لرزتے لب رکھے تھے۔ثمامہ اس کی عنایت پر سانس روک گیا تھا۔پہلی دفعہ وہ اس کی اس پیش قدمی پر

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ساکت ہوا تھا۔دوسری طرف انفال نے سر جھکا لیا تھا۔ سرخی گالوں کی زینت بنتے ہی پلکوں پر حیا کا بوجھ آن ٹھہرا تھا۔وہ خود کو چھڑوا کر اس کے حصار سے نکلنے لگی تو ثمامہ حواس میں واپس آیا تھا۔

"اس اظہار کے بعد مزاحمت بیکار ہے میری جان۔"

ثمامہ نے بولتے ہوئے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھے تھے۔وہ لرزتے ہوئے اس کے گرد حصار باندھ گئی تھی۔ یہ لمحے فسوں خیز تھے۔اچانک انفال کو اس کی بات یاد آئی تو وہ خفگی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی جو مسکرا رہا تھا۔

"میں آپ سے ناراض ہوں۔"

گویا خفگی کا اظہار کرنے میں ایک پل نہیں لگایا تھا۔اس کے حصار میں کھڑی وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔ ثمامہ اس کی اس ادا پر دل و جان سے فدا ہوا تھا۔

"میں جانتا ہوں میرے جانے سے تکلیف ہو رہی ہے تمہیں اور تھوڑی دیر پہلے اس لئے تم آنسو بہا رہی تھی۔ تمہاری آنکھوں میں اپنا دھندلا عکس دیکھ کر برداشت نہیں ہوا اس لئے تمہیں وہ سب کہا۔ معاف کر دو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں کیونکہ تمہارے اظہار نے میرے تمام شکوے ختم کر دیئے ہیں۔"

450

ثمامہ کے جواب پر انفال نے اسے گھورا تھا۔

"آپ انتہا کے فضول شخص ہیں۔"

انفال نے اسے گھورا تھا۔

"مگر ہوں تو تمہارا ہی اب برداشت تو کرنا پڑے گا نا۔"

"شکر ہے آپ نے مان لیا آپ کو برداشت کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔"

انفال کی بات پر ثمامہ نے اسے مصنوعی خفگی چہرے پر سجا کر گھورا تھا۔

"طلحہ بھی ساتھ جا رہا ہے آپ کے؟"

انفال کے سوال پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

"ایس کے کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ فارااور طلحہ کے رشتے کا کیا ہو گا؟"

انفال کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر ثمامہ مسکرایا تھا۔

"تمہارا بھائی بہت بڑا خبیث انسان ہے۔وہ اس مشن سے واپسی پر لے آئے گا حویلی کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے پہلے وہ ماما کو دادی کے رتبے پر فائز کرے۔"

ثمامہ کے دانت پیسنے پر انفال نے اسے دیکھا تھا اور ہنستے ہوئے اس کے حصار سے نکلی تھی۔

"تو آپ جیلس کیوں ہو رہے ہیں؟ ویسے بھی میں پھپھو بنو گی۔واؤ۔۔۔کتنا مزا آئے گا اور۔۔۔"

اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے جب ثمامہ نے اسے دوبارہ اپنے حصار میں لیا تھا۔

"لیکن میں بڑا ہوں تو تمہیں نہیں لگتا کہ پہلے مجھے پاپا بننا چاہیے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کی ذومعنی بات پر وہ کانپ کر رہ گئی تھی جبکہ سفید گال سرخ ہو گئے تھے جبکہ چہرہ مقابل کی سانسوں کی تپش سے کر گلال بکھیر رہا تھا۔ ثمامہ نے مسکرا کر اسے اپنے بازئوں میں قید کیا تھا جبکہ قسمت دور کھڑی مسکرائی تھی۔

صبح ناشتے کے لئے سب ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھے جب وہاں اسامہ کی آواز گونجی تھی۔

"یہ تمہاری نافرمان اولاد نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ مجھے سکون نہیں لینے دینا۔"

محزل جو کل رات سے ہی فارا کی باتوں سے کافی ڈسٹرب تھی اسامہ کی آواز پر غائب دماغی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"ڈیڈ پلیز۔۔۔اتنا اچھا موقع میں نہیں گنوا سکتا اور ویسے بھی آپ ہی چاہتے تھے کہ میں آفس پر توجہ دوں آپ کا بزنس آگے لے کر جائوں تو پھر اب کیا مسئلہ ہے؟"

موسی بھی سنجیدگی سے پوچھنے لگا جبکہ زیب اور فارا بھی خاموشی سے ان کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"مسئلہ یہ ہے موسی کہ وہاں تم تنہا ہو گے۔۔۔اگر کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو۔۔۔ویسے بھی پردیس کسی کا سگا نہیں ہوتا۔"

اسامہ اپنے تلخ ماضی کو یاد کرے موسی کو اپنے خدشات سے آگاہ کر گئے تھے۔

"ڈیڈ میں اپنا بہت سارا خیال رکھوں گا اور آپ کو روزانہ کال کروں گا۔اور ویسے بھی کچھ وقت کی بات ہے پھر مجھے واپس یہیں آنا ہے۔"

موسی نے مسکرا کر ان سے کہا تو زیب نے اسے گھورا تھا۔

"کچھ وقت نہیں کچھ سال۔"

زیب کے شکوے پر وہ مسکرایا تھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر زیب کے پاس آیا تھا۔

"موم آپ نہیں چاہتی کہ آپ کے شوہر کی شکایات ختم ہو جائیں اور ویسے بھی ہو سکتا ہے یہ دو سال کسی کو مجھ سے محبت کروا دیں۔"

آخری بات کن نظروں سے محزل کو دیکھ کر کہی تھی یہ وہی جانتا تھا۔ محزل اس کی بات پر نظریں چرا گئی تھی جبکہ وہ زخمی سا مسکرایا تھا۔ زیب نے مسکرا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا جبکہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسامہ کی جانب آیا تھا۔

"ڈیڈ آج رات ایک بجے کی فلائیٹ ہے میری تو مجھے ابھی پیکنگ کرنی ہو گی اس لئے میں جا رہا ہوں کمرے میں۔"

موسی یہ بول کر فارا کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا جبکہ زیب نے محزل کو دیکھا جس کا چہرہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔

"محزل بیٹا جاؤ اس کی پیکنگ میں مدد کرواؤ جا کر۔"

زیب کی بات پر وہ غائب دماغی سے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب گئی تھی۔ اسامہ اور زیب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر دل میں ہی ان دونوں کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا سامنا موسی سے ہوا جو کال پر کسی سے بات کر رہا تھا اور ساتھ ہی پیکنگ کر رہا تھا۔ محزل نے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھا تھا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔ منور صاحب۔۔ اوکے پھر ائیر پورٹ پر ملتے ہیں۔ اللہ حافظ۔"

موسی محزل کو ایک نظر دیکھ کر بولا۔ کال بند کر کے وہ محزل کی جانب پلٹا جو بغیر تاثر کے کھڑی تھی۔

"کیا ہوا کوئی کام تھا؟"

موسی نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟"

محزل نے سنجیدگی سے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال پوچھا تھا۔ موسی نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

توکیا وہ اتنی غافل تھی اس کی ذات سے کہ اسے معلوم ہی نہیں تھا وہ کہاں جا رہا ہے؟ ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پر ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"دبئی۔"

ایک لفظی جواب دے کر وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔

"کتنی دنوں کے لئے؟"

محزل نے اس کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا تھا۔

"معلوم نہیں۔"

موسی کے جواب پر محزل نے ایک لمحے کو اس کا چہرہ دیکھنا چاہا مگر اس نے بروقت اس کی طرف سے پھیر لیا تھا۔

"تم ام سے فرار چاہتی ہو؟"

محزل کا لہجہ اب بدلا تھا۔موسی نے اس کی طرف دیکھا جو نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔تو کیا وہ آنسو اس کے لئے تھے؟ قطع نہیں یہ خیال اس کو خوش فہم نہیں ہونے دے سکتا تھا کیونکہ وہ اب بھی طلحہ سے محبت کرتی ہے۔

"ایسا کچھ نہیں ہے؟"

موسی نے نظریں چرائی تھیں۔

"ہماری طرف دیکھ کر بات کرو موسی۔۔۔تم ام سے نظریں کیوں چرا رہی ہو؟"

محزل اس کے نزدیک ہو کر پوچھنے لگی۔اتنا نزدیک کہ دونوں میں چند انچ کا فاصلہ تھا۔دھڑکنوں کا شور حد سے سوا تھا۔خاموشی کا وقفہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔آنکھوں میں موجود محبت کا سمندر رقص کرنے میں محو تھا۔

Urdu Novels Ghar

"تم غلط سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے میں بس کچھ عرصے کے لئے وہاں جا رہا ہوں تا کہ تم اس رشتے کے بارے میں اچھے سے سوچ سکو۔ کیونکہ واپسی پر فیصلہ تمہارا ہو گا میرے ساتھ زندگی گزارنے اور نہ گزارنے کا۔"

موسی کی بات پر وہ زخمی سا مسکرائی تھی۔

"کیا تم ہماری یہاں موجودگی کے باوجود شک میں مبتلا ہو۔۔۔ تم جانتی ہو اگر ام یہاں موجود ہے تو صرف اس رشتے کی وجہ سے۔"

محزل کے جواب پر وہ آگے بڑھ کر اس کے شانوں پر دونوں ہاتھ رکھ گیا تھا۔

"میں رشتوں میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔ ویسے بھی یہ رشتہ نہیں مجبوری ہے آپ کی جسے تم نبھا رہی ہو۔"

"کچھ زخموں کو بھرنے میں وقت درکار ہوتی ہے۔ تم ہمارا ساتھ دینے کی بجائے ام سے بھاگ رہی ہو۔"

اس کی بات پر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا جو اسے لاجواب کرنے کے درپے تھی۔

"مگر جن زخموں کو بار بار کریدا جائے وہ کبھی نہیں بھرتے۔"

اک تلخ مسکراہٹ سمیت وہ بولا تھا۔

"یہ تو مسیحا پر منحصر ہے کہ وہ مسیحائی کرتی ہے یا زخموں کو گہرا کرتی ہے۔"

"اگر زخموں کو بھرتے بھرتے مسیحا خود زخمی ہو گیا تو؟"

اس کی آنکھوں کے سحر میں وہ ڈوب رہا تھا۔ محزل مسکرائی تھی۔

"تو ام اس کے زخموں کو اپنا توجہ سے بھرے گا۔"

آنسو پلکوں سے بکھر کر موتی کی صورت میں رخساروں کی زینت بنے تھے۔

"کیا پہلی محبت کو بھولنا آسان ہوتا ہے؟"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر سرد لہجے میں پوچھنے لگا۔

"نہیں۔"

محزل کے جواب پر ایک فسوں ٹوٹا تھا۔وہ فوراً محزل سے پیچھے ہوئے تھا۔محزل کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔

ایک لمحے کو رک کر اس نے موسیٰ کو دیکھا جو چہرہ پھیر کر اپنے آنسو صاف کر رہا تھا۔

"ام نے اللہ سے کبھی خود کے لئے شدت سے کچھ نہیں مانگی۔۔۔لیکن ام اب دعا کرتا ہے کہ ام کو تمہاری محبت سے محبت ہو جائے۔"

محزل کی بات پر وہ ایک جھٹکے سے پلٹا تھا۔بے یقینی اس کے جسم کے ہر عضو سے جھلک رہی تھی۔ زبان گویا لفظوں کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔بہتے آنسوؤں سے اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتا۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

موسی کی بات پر وہ مسکرا کر اس کے قریب ہوئی تھی۔اس کے شانوں پر بازو رکھ کر اس کے روبرو آئی تھی۔

"پہلا محبت نہیں بھولتا انسان لیکن ام دعا کرتا ہے خدا سے ام کو تم سے محبت نہیں عشق ہو کیونکہ تمہارے عشق کی صداقت ام کو اس مقام پر لے آیا ہے کہ ہمارا دل کے ساتھ دماغ بھی تمہاری قدر کرنے کو بول رہی ہے۔"

اس اعتراف پر وہ مسکرایا تھا۔یہ مسکراہٹ دل کی خوشی کی گواہ تھی۔آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین پر گرتے اس سے پہلے ہی محزل نے ان کو اپنی پوروں پر چن لیا تھا۔

"ام اپنی زندگی میں صرف دو مردوں کو روتا دیکھی ہے ایک طلحہ اور ایک تم۔۔۔طلحہ فارا کے لئے رویا تھا اور تم ہمارے لئے۔اس کے آنسو پر ام کو تکلیف نہیں ہوا تھا لیکن آج تمہارے آنسوؤں پر ام کو تکلیف ہو ہو رہا ہے۔طلحہ کو ام تمہارے نکاح میں آنے سے پہلے بھول گیا تھا۔اللہ ہماری قسمت تمہارے ساتھ جوڑا تھا کیونکہ تم ام سے عشق کرتا ہے اور وہ بھی آج سے نہیں بچپن سے۔اللہ نے ام سے بہتر لے کر بہترین تمہاری صورت میں دی ہے۔ام اس وقت کا شدت سے انتظار کرے گا جب ام کو تم سے محبت ہو گا۔"

محزل کے خاموش ہونے پر موسی جیسے فسوں سے باہر آیا تھا۔ بے ساختہ جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اسے عقیدت بھرے لمس سے روشناس کروا گیا تھا۔

"میری دعائوں کا ثمر تم ہو۔ میرا خدا گواہ ہے میں نے کبھی تمہارے ساتھ کی چاہ نہیں کی تھی۔ بچپن سے بس تمہارے چہرے کی خوشی عزیز رکھتے ہوئے دل سے دعا کرتا تھا کہ تم کبھی زندگی میں دکھی نہ ہو۔ کل جب تم فارا سے بات کر رہی تھی تب مجھے آفس سے کال آگئی اور میٹنگ میں چلا گیا لیکن مجھے فارا نے کل رات کو ہی بتادیا تھا کہ وہ تمہارے ساتھ میرا اسیکریٹ شئیر کرچکی ہے۔ میں شرمندہ تھا تم سے کہ کہیں تم یہ نہ سوچو میری وجہ سے تم طلحہ سے دور ہو گئی۔ اسی وجہ سے کل رات ہی یہ پروجیکٹ فائنل کر گیا۔"

موسی کی بات پر وہ اسے گھورنے لگی۔

"تم ام پر شک کر رہا تھا؟"

محزل نے مصنوعی خفگی سے پوچھا تھا۔

"میری یہ مجال۔۔۔بس میٹنگ تھی تب میری جان۔"

موسی کا لہجہ آخری بات پر گھمبیر ہوا تھا۔اس کے لفظوں پر محزل کا دل ایک لمحے کو رکا تھا۔ چہرے پر گلال بکھر کر پلکوں کو حیا کے بوجھ سے گرا گیا تھا۔ موسی نے مبہوت ہو کر اس کا یہ روپ دیکھا تھا۔ سامنے کھڑی لڑکی سراپہ عشق تھی۔اس بات کی گواہی اس کے دل نے دی تھی۔

"یہ منظر کائنات کا دلفریب اور روح پرور منظر ہے۔"

بولتے ہوئے وہ جھک کر اس کے کان کی لو کو لبوں سے چھو گیا تھا۔ محزل کانپ کر پیچھے ہوئی تھی۔

"تم پیکنگ کرو ہم کو آنٹی بلا رہا ہے۔"

"میں کہیں نہیں جا رہا اب۔"

موسی کے جواب پر دروازے کی جانب اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

"کیوں؟"

Urdu Novels Ghar

بے ساختہ وہ اس سے پوچھنے لگی۔

"اپنی اتنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر کوئی بدذوق مرد ہی پردیس جائے گا۔اور الحمدللہ میں بہت باذوق انسان ہوں۔"

اس کے جواب پر محزل کا منہ کھلا تھا۔

"تم تھوڑی دیر پہلے اسی بیوی کے ہوتے ہوئے دبئ جارہی تھی اب کونسا کیڑا کاٹ گئ تم کو؟"

محزل نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

"محزل موسی۔"

موسی نے جان بوجھ کر اسے چڑایا تھا۔محزل نے اسے دیکھا اور مسکرائی۔

"تم کیا اب تو تمہارا باپ بھی دبئ جائے گی تم بس دیکھو ام کرتا کیا ہے تمہارے ساتھ۔"

محزل یہ بول کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی جبکہ موسی نے اس کی دھمکی کو ہوا میں اڑایا تھا۔ تقدیر کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں اور اس بات کا یقین دور کھڑی قسمت کو موسی کی مسکراہٹ دیکھ کر ہو رہا تھا۔

"رویان کبیر کا اصل نام الیکس سمتھ ہے جو ایک یہودی ہے مگر رویان کبیر کے حلیے میں پچھلے کچھ سالوں میں پاکستان میں مقیم ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ایجنٹ اے کے اور اس کی ٹیم اس مشن کو ابھی تک بہت ہی اچھے طریقے سے ہینڈل کر رہی تھی۔ اس مشن کے دوران رویان کبیر کو شک ہوئے بغیر ہم نے کافی لڑکیوں کی سمگلنگ کو ناکام بنایا ہے۔ اب اس مشن کا آخری امتحان ہے۔ رویان کبیر کو چونکہ اب معلوم ہو چکا ہے کہ آئی ایس آئی اس کے کیس میں داخل ہو چکی ہے تو اس لئے وہ کل رات تک لندن جا رہا ہے اور وہاں سے اسرائیل۔ اس یہودی کو زندہ پکڑنا ہمارا اولین مشن ہے لیکن اگر زندہ نہ پکڑا گیا تو مردہ تو لازمی چاہیے۔ ایسے انسانوں کی اس روئے زمین پر کوئی جگہ نہیں ہے۔"

یہ منظر ہے ایک اندھیرے کمرے کا جہاں اس وقت سترہ سے اٹھارہ لوگ بیٹھے سامنے چلتی پروجیکٹر کی روشنی میں سکرین کو دیکھ رہے تھے اور ساتھ ہی ایک آفیسر کی ڈیٹیل کو سن رہے تھے۔

Urdu Novels Ghar

"سر چوہدری کرامت جو ایم این اے وہ اس کا واویلا مچائے گا کیونکہ یہ اس کا رائٹ ہینڈ ہے۔"

طلحہ کی آواز پر سب نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"آفیسر شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے ہی چوہدری اس کو خود سے الگ کر چکا ہے۔"

ثمامہ کی بھاری آواز جواب میں گونجی تھی۔

"آفیسر اے کے۔۔۔آپ کو کسی بھی قسم کی سپورٹ درکار ہو تو آپ آرمی سے رابطہ کر سکتے ہیں لیکن اس غدار کو پکڑنا لازمی ہے۔"

آفیسر اکمل کی آواز پر اس کے چہرے پر سختی چھائی تھی۔

"راجر سر۔"

"اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔"

"آمین۔"

سب یک زبان ہو کر بولے تھے۔میٹنگ برخاست ہوتے ہی وہ سب ثمامہ کے گرد جمع ہوئے تھے جو انہیں ایک نقشہ میز پر رکھ کر کچھ سمجھانا شروع ہو چکا تھا۔یقیناًاللہ حق کا ساتھ دینے والا ہے۔

رویان کبیر کی فلائٹ رات ایک بجے کی تھی اس لئے وہ ابھی آرام کر رہا تھا جب کسی آہٹ سے اس کی آواز کھلی تھی۔کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔جیسے ہی اس نے سائیڈ لیمپ آن کیا سامنے صوفے پر ایک نقاب پوش کو بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟"

(رویان چونکہ کافی سالوں سے پاکستان میں تھا اس لئے اردو صاف بولتا تھا)رویان کے سوالیہ انداز پر مقابل مسکرایا تھا۔

"کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ میں کون ہوں؟"

مقابل کا پراسرار سا لہجہ رویان کو ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"کیا چاہیے تمہیں؟"

رویان کبیر کا اعتماد مقابل کو ایک لمحے کو چونکا گیا تھا۔

"تمہاری سانسیں۔"

"ہاہاہا۔۔۔اچھا جوک تھا ایجنٹ اے کے عرف ثمامہ خان۔"

رویان کی بات پر وہ دنگ رہ گیا تھا تو کیا وہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟

"زیادہ حیران مت ہو۔۔۔ایجنٹ اے کے وہ کیا ہے نا۔۔۔مجھے تمہارے ہر قدم کی خبر ہوتی ہے۔رویان کبیر جب تک نا چاہے کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اب آنکھ مچولی سے میں بھی تھک گیا تھا اس لئے سوچا روبرو سامنا کیا جائے۔"

رویان کھڑے ہوتے ہوئے اطمینان سے بولا تو ثمامہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے مقابل آیا تھا۔
"تم جیسا گھٹیا انسان یہی سب کر سکتا ہے۔"

ثمامہ کی طیش بھری آواز کمرے میں گونجی تھی۔دل تو سامنے کھڑے وجود کو قتل کرنے کے درپے تھا مگر کچھ وقت درکار تھا۔

"ثمامہ احمر خان۔۔۔۔تمہاری بیوی بہت خوبصورت ہے۔۔ہائے کاش ایک رات کا قرب۔۔۔۔"

اس کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے جب ثمامہ نے اپنے دائیں ہاتھ کا مکا اس کے منہ پر مارا تھا۔وہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔

"یو باسٹرڈ۔۔۔تمہاری اتنی ہمت۔۔۔تم دیکھو اب میں تمہاری اس سو کالڈ بیوی کی دھجیاں کیسے اڑاتا ہوں۔"

Urdu Novels Ghar

رویان چیخ کر ایک بٹن پریس کر گیا۔ سارا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ ثمامہ کا دھیان بے ساختہ اس دیوار کی جانب گیا تھا جہاں ڈبل مرر نصب تھا۔ مرر کی دوسری جانب انفال کا بے ہوش وجود تھا جبکہ اس کے انتہائی قریب ایک لڑکا تھا۔ جس کو دیکھ کر ثمامہ کا طیش مزید بڑھا تھا۔

"اگر میری بیوی کو ہاتھ بھی لگا یا تو جان سے مار دوں گا تمہیں۔"

بے ساختہ وہ اس آئینے کی جانب بڑھتے ہوئے دھاڑا تھا۔

"تمہاری بیوی کے ویسے کافی عاشق ہیں۔۔ ہونے بھی چاہیے کیونکہ ہے ہی سالی قیامت۔"

رویان کی خباثت بھری آواز پر وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔ وہ اس وقت انفال کو دیکھ کر جیسے خود کو بھول گیا تھا۔

"تمہارے بڑھتے قدم اس کی سانسوں کو چھین لیں گے اے کے۔"

رویان کی آواز پر وہ رکا تھا جبکہ رویان نے جیسے اس کی بے بسی کا مزہ لیا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"میری بیوی کو چھوڑ دو الیکس۔"

ثمامہ سنجیدگی سے اسے دیکھ کر بولا جہاں اطمینان تھا جبکہ ثمامہ کی آنکھیں اس وقت سرخ سمندر کا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

"کامران ہے وہ جسے تمہاری بیوی دو گھنٹوں کے لئے چاہیے اس کے بعد تم لے جانا اس کو کیونکہ تب تک میں بھی یہاں سے چلا جائوں گا۔"

رویان کی آواز پر وہ بے بسی سے آنکھیں بند کر کے بے ساختہ دل میں اللہ کو پکار گیا تھا۔

"کیا ہوا اپنے خدا کو یاد کر رہے ہو؟ کیا واقعی وہ تمہاری بیوی کو بچا سکتا ہے؟"

رویان کبیر کا استہزائیہ انداز اسے طیش دلا گیا تھا جب اس نے بغیر کسی چیز کی پرواہ کئے دائیں ہاتھ کا مکا اس کے چہرے پر مارا تھا۔رویان جو اس افتاد کے لئے تیار نہیں تھا ایک دم نیچے گرا۔اس کے منہ سے خون نکلا تھا۔رویان نے غصے میں اپنی پاکٹ سے گن نکالی اور ثمامہ پر تان دی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ تم سے بات کی جائے۔"

رویان کی دھاڑ پر وہ مسکرایا تھا۔اس کی مسکراہٹ پر رویان کو کچھ کھٹکا تھا۔اس نے پلٹ کر آئینے والی دیوار کو دیکھا جہاں انفال ویسے ہی بے ہوش تھی جبکہ کامران ویسے ہی جھکا ہوا تھا۔اس منظر پر جہاں ثمامہ کو طیش آنا چاہیے تھا وہ مسکرا رہا تھا کیوں؟رویان کبیر کو یہ خیال چبا تھا۔

"کیا لگا اندر میری بیوی اور تمہارا وہ سو کالڈ آدمی موجود ہے وہ بھی اس کے اتنے قریب؟"

ثمامہ کی بات پر اس کی گن پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔
رویان نے پلٹ کر پھر ایک بار وہ منظر دیکھا تھا وہ بالکل ویسا ہی تھا۔کچھ تو گڑبڑ لگ رہی تھی مگر کیا؟وہ جلدی سے ایک بٹن پریس کر کے آئینے کی دیوار کے اندر جانے لگا مگر ٹھٹھک کر رکا کیونکہ اندر کوئی نہیں تھا۔کچھ لیزر لائیٹس تھیں جو انفال اور کامران کا عکس بنا رہی تھیں۔

"چچچ۔۔۔افسوس ہو رہا ہے مجھے کہ تم میری بیوی تک پہنچ نہیں سکے۔۔۔لیکن وہ کیا ہے نا میری بیوی نے مجھے تمہارے اس سو کالڈ آدمی کے بارے میں بتا دیا تھا اسی وجہ سے ہم لوگ یہاں پہنچے ہیں۔"

ثمامہ کی اطمینان بھری آواز پر وہ غصے سے مڑ کر گولی چلانے لگا۔ٹریگر پر ہاتھ رکھا مگر یہ کیا؟ گولی نہیں چلی تھی۔

"اوپس۔۔۔کیا ہوا گولی نہیں چلی کیا؟ وہ کیا ہے نا مسٹر الیکس مجھے گولیاں کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

رویان کے ماتھے پر خوف سے پسینہ چمکا تھا۔وہ گن گرا کر وہاں سے بھاگنے کے لئے دروازے کی جانب گیا تھا جب دروازہ بھی لاک ملا۔

"اوہو۔۔۔۔تم تو ڈر گئے الیکس۔"

ثمامہ نے مصنوعی ہمدردی سے کہا تھا۔

"تمہیں کیا لگا کہ تم تک پہنچنا مشکل ہے؟"

ثمامہ اطمینان سے دوبارہ صوفے پر ٹانگ جما کر پوچھنے لگا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"مشکل نہیں تھا الیکس سمتھ بس ہم نے ایسا ظاہر کیا کہ مشکل ہے۔ مجھے اپنا کام مکمل کرنے کی عادت سی ہے اس لئے میں نے پہلے تمہارے ارد گرد لوگوں کو دور کیا۔ تمہاری یہاں سے جڑیں کھوکھلی کیں اور اب نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔"

رویان کبیر کے چہرے پر خوف کا تاثر ابھرا تھا۔

"پلیز مجھے جانے دو۔"

گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر وہ گن پھینک کر اس کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

"جائو۔"

ثمامہ نے اطمینان سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ رویان نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر جلدی سے کھلے دروازے کو دیکھا۔ وہ دروازے سے باہر نکل کر جیسے لاؤنج میں پہنچا سامنے طلحہ کو دیکھ کر رکا تھا۔

"اوہو۔۔۔ کیا ہوا؟"

طلحہ کی آواز پر وہ رکا تھا۔

"دیکھو مجھے جانے دو۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔"

اس کے جواب پر طلحہ کا پارہ ہائی ہوا تھا۔وہ ایک جست میں اس تک پہنچ کر اس کی ٹانگوں میں فائر کر چکا تھا۔وہ چیختے ہوئے نیچے گرا تھا۔

"تم نے میری بیوی کو ذلیل کیا اور بول رہے ہو میں نے کچھ نہیں کیا۔ذلیل انسان تمہاری وجہ سے میری بہن اور بیوی دونوں ہی اپنی زندگی کے سنہرے دن گنوا چکی ہیں اور تو بول رہا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔"

فائر کی آواز سے ثمامہ بھی باہر نکلا تھا۔چیخ کر روتے ہوئے وہ طلحہ کے آگے خون میں لت پت پڑا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے طلحہ۔۔۔ہمیں اس کو زندہ پکڑنا ہے کیا تم بھول گئے ہو۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

ثمامہ کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"لالہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے تو بس اسے روکا ہے لیکن اپنے طریقے سے۔"

طلحہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجا کر بولا تو ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔

"دروازے کی جانب مت دیکھو کیونکہ تمہاری ساری سیکیورٹی ایک گھنٹہ پہلے ختم کی جاچکی ہے۔"

طلحہ کی بات پر رویان نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

"پلیز مجھے معاف۔۔۔۔۔"

"شششش۔۔۔۔معافی نہیں۔۔۔۔کیونکہ اگر تمہیں معاف کر دیا تو تمہاری عادت بدلے گی فطرت نہیں۔اس لئے آواز نہ آئے اب تمہاری۔"

طلحہ سرد لہجے میں اس کی بات کاٹ کر بولا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"کاش میں تمہیں مار سکتا لیکن پہلی دفعہ مجھے کسی کو نہ مارنے کا افسوس ساری زندگی رہے گا۔
آفیسرز اریسٹ ہم۔"

ثمامہ نے جھک کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر کچھ آفیسرز کو آواز دی جو باہر لان میں موجود تھے۔ آرمی کے کپڑوں میں ملبوس وہ یقیناً اس کو گرفتار کرنے والے تھے۔ رویان نے درد بھلائے جیسے ہی ایک آرمی آفیسر کی گن چھیننے کی کوشش کی طلحہ نے اسی وقت تین سے چار فائر اس کے دماغ میں کئے تھے وہ چیخ کر پیچھے گرا تھا۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ ثمامہ کو سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

"گڈ جاب آفیسر طلحہ۔"

سر اکمل جو دروازے سے تمام کاروائی دیکھ چکے تھے اندر داخل ہوتے ہوئے بولے جبکہ ثمامہ نے طلحہ کو گھورا تھا جو مسکرا کر سر جھکا گیا تھا۔
"شکریہ سر۔"
طلحہ نے انہیں سلیوٹ کر کے داد وصول کی تھی۔

"مشن سکسیس فل۔۔۔ گڈ جاب ایجنٹ اے کے۔"

سر اکمل کی مبارکباد پر ثمامہ نے بمشکل مسکرا کر طلحہ کو گھورا تھا۔

"اس کی ڈیڈ باڈی پوسٹ مارٹم کے لئے پہنچا دو۔"

سر اکمل باقی آفیسرز کو ہدایت کر کے وہاں سے جا چکے تھے۔ جبکہ ثمامہ نے اب طلحہ کو گھورا جو ثمامہ کو مکمل نظرانداز کئے وہاں سے جانے کے درپے تھا۔

"تم نے کہا تھا تم اس کے گندے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگوں گے۔"

ثمامہ کی کرخت آواز نے اس کے قدموں کو بریک لگائی تھی۔ آنکھیں بند کر کے وہ ایک لمبی سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے پلٹا تھا۔

"اور میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا تھا اس کی چلتی سانسیں بھی مجھے برداشت نہیں ہوں گی اس لئے میں انہیں ہر قیمت پر بند کروں گا۔"

طلحہ نے ہٹ دھرمی سے جواب دیا تو ثمامہ نے اسے گھورا اور پھر مسکرا دیا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"گڈ جاب۔ شکر الحمداللہ کے سب پلان کے مطابق ہو گیا۔"

ثمامہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"پلان کامیاب کیسے نہیں ہوتا آخر بنایا کس نے تھا۔"

طلحہ نے مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تو ثمامہ نے اسے گھورا تھا۔ یہ ان دونوں کی پلاننگ تھی کہ وہ رویان کو اس طرح قتل کریں گے کہ سنئیر آفیسر بغیر کسی سوال کے ان کو داد دیں۔ اور وہ کامیاب بھی ٹھہرے تھے۔

"لالہ اب ڈیڈ سے بات کریں میری بیوی گھر لانے کی۔"

وہاں سے نکلتے ہوئے طلحہ نے بیچارگی سے ثمامہ کو دیکھ کر کہا جس نے بمشکل ہی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"اسامہ انکل نہیں مانیں گے اس کی رخصتی کا ابھی۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ثمامہ کی بات پر وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"اسامہ انکل اگر سیدھے طریقے سے مان گئے تو ٹھیک ورنہ ان کی بیٹی کو اغوا کر لوں گا اور پھر جب وہ نانا بن جائیں گے تب واپس لے آئوں گا۔"

طلحہ کے خیالات سنتے ہی ثمامہ نے ایک دھموکہ اس کی پیٹھ پر جھڑا تھا۔

"تم واقعی ایک کمینے انسان ہو۔"

ثمامہ کے دانت پیس کر بولتے وہ قہقہ لگا گیا تھا۔اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھ کر حویلی کی طرف روانہ ہوئے تھے۔بلاشبہ اب خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔

دو سال بعد:

یہ منظر ہے اسامہ کے گھر کے جہاں اس وقت طلحہ شرافت کا پتلا بنا صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ باقی سب گھر والے باتوں میں مصروف تھے۔فارا،انفال اور محزل کیچن میں تھیں جبکہ زیب اور ہانم

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔اسامہ،اکشم،ثمامہ،موسی اور طلحہ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

موسی بھی چونکہ کل رات ہی دبئی سے واپس آیا تھا اس لئے وہ بھی موجود تھا۔آج فارا کے لئے اکشم خان اسامہ سے بات کرنے آئے تھے۔دو سال پہلے جب انہوں نے طلحہ کے ضد کرنے پر اسامہ سے بات کی تو انہوں نے فارا سے بات کر کے دو سال کی مہلت لی تھی جسے طلحہ نے کچھ واویلہ کرنے کے بعد مان لیا تھا۔ان دونوں سالوں میں طلحہ نے اپنی گریجویشن مکمل کی تھی جبکہ فارا نے بھی ایف ایس کے امتحانات دیئے تھے۔موسی کو اسامہ نے اسی دن فلائٹ سے دبئی بھیجا تھا۔کیونکہ اسامہ بھی چاہتا تھا کہ وہ اب سنجیدگی سے بزنس میں اپنی دلچسپی ظاہر کرے۔اب وہ دبئی میں اپنی کمپنی کی ایک کامیاب برانچ لانچ کر کے واپس آیا تھا۔انفال اور ثمامہ بھی اپنی زندگی میں خوش تھے۔اگر ایک کمی تھی تو وہ اولاد کی تھی جو فلحال ان دونوں کو محسوس ہوتی تھی لیکن دونوں کو ہی اللہ پر مکمل یقین تھا کہ وہ انہیں اپنی نعمت سے نوازے گا ضرور۔محزل نے دو سالوں میں تھوڑی بہت اردو سیکھ لی تھی جبکہ موسی سے دوری میں وہ اس سے محبت کی کرنا سیکھ گئی تھی۔

"ام فارا کو بہت مس کرے گا آپو جان۔۔۔تم اس کو اپنے گھر لے جائے گا پھر ام کس سے بات کرے گا۔"

محزل کی بات پر انفال اور فارا دونوں مسکرائی تھیں۔

"تو تمہارا شوہر آتو گیا ہے اس سے کرنا۔ ویسے کل رات کافی سکون کی نیند آئی ہو گی تمہیں ہے نا؟"

انفال کی معنی خیز بات پر محزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا جبکہ فارا سر جھکا کر اپنی مسکراہٹ ضبط کر گئی تھی۔

"ام تو پہلے بھی سکون سے سوتا ہے۔ ام کو موسی سے اتنا زیادہ باتیں کرنا تھیں مگر وہ کمرے میں آتے ہی ایسے بے ہوش ہوئی جیسے ام اس کو بھانگ پلا دیا ہو۔"

محزل کے منہ بسور کر بولنے پر جہاں فارا کو کھانسی کا دورا پڑا وہیں انفال کا قہقہ گونجا تھا۔

"چلو میں موسی کو آج جاتے ہوئے بول کر جائوں گی کہ تم سے باتیں کرے وہ بھی ساری رات۔"

انفال کی معنی خیز بات پر محزل نے اسے گھورا تھا۔

"تم اپنے شوہر کو بولو جا کر ام خود بول لے گا موسی سے سب۔"

محزل کے جواب پر جہاں انفال کا منہ کھلا تھا وہیں فارا کا قہقہ کیچن میں گونجا تھا اور موسی جو کیچن سے پانی پینے آیا تھا اپنی بیوی کے نادر خیالات سنتے ہی مسکراہٹ کو لبوں پر جگہ دے گیا۔

"اہم۔اہم۔۔۔ کیا ایک گلاس پانی ملے گا پینے کے لئے؟"

موسی کے گلا کھنکار کر متوجہ کرنے پر تینوں ہڑ بڑا گئی تھیں۔

"تم یہاں کیوں آ گئی ام کو آواز دے کر بول دیتی۔"

محزل انفال اور فارا کو گھور کر جلدی سے بولی تھی۔

"ہاں یاد آیا آپا آپ کو بھائی بلا رہے تھے اور فارا تمہیں ماما نے کہا ہے سٹور سے برتن لے کر آئو۔"

موسی کی بات پر انفال نے اسے گھورا تھا۔

"صاف صاف کہو کہ بیوی سے تنہائی میں بات کرنی ہے۔"

انفال کی شرارت بھری آواز پر وہ مسکرایا تھا۔

"جب معلوم ہے تو جلدی جائیں نا یہاں سے۔"

وہ دونوں کو مصنوعی سا گھورتے ہوئے ڈھیٹ پن سے بولا جبکہ محزل سرخ ہوتے رخ موڑ گئی تھی۔ وہ دونوں ہنستے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھیں۔

"تورات کو کون بھانگ پی کر سویا تھا میں یا تم؟"

موسی کی آواز اپنے قریب سن کر اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

"ام تو بس ایسے ہی۔"

انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ بمشکل ہی اپنا بولی تھی۔ دو سال بعد اس کے اتنے قریب وہ اپنے دل کی دھڑکن کی آواز کانوں میں سن رہی تھی۔

موسی نے اسے پیچھے سے حصار میں لیا تھا۔اس کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

"تم کیا کر رہی ہے۔۔جائو یہاں سے کوئی آجائے گی؟"

محزل کیچن کا دروازہ دیکھ کر بولی۔

"رومانس کی کوشش کر رہا ہوں۔اور خدا کا واسطہ ہے اب تو مجھے اس طرح سے مخاطب کیا کریں کہ مجھے واقعی لگے میں لڑکا ہوں لڑکی نہیں۔"

منہ بسورتے ہوئے وہ بولا تو محزل اس کا حصار توڑ کر دور ہوئی تھی۔

"تم کیا وہاں سے چھچھورپن کی ڈگری لے کے آئی ہے اور بھئی ام سے نہیں بولا جاتا اردو کیونکہ وہ بہت مشکل ہے۔ام تم سے ایسے ہی بولے گا۔"

محزل کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"یار کبھی تو مجھے محسوس ہونے دیا کریں میں آپ کا شوہر ہوں بیوی نہیں۔"

Urdu Novels Ghar

"اچھااب تم جائوام کو کھانا بنانا ہے۔ویسے بھی جب سے تم آئی ہے ڈسٹرب کر رہی ہے۔"

"ٹھیک ہے اب میں تم سے بالکل بات نہیں کروں گا۔"

محزل کی بات پر وہ مصنوعی ناراضگی چہرے پر سجا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔محزل نے حیرانگی سے اس کی ناراضگی کو دیکھا تھا۔

"ہیں یہ تو ناراض ہو گئی ہے اب ام کیسے منائے گا اس کو؟"

محزل دل میں سوچ رہی تھی جب چولہے پر رکھے پریشر ککر نے اس کی توجہ کھینچی اور سب کچھ جھٹک کر کھانے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

رات کے کھانے کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فکس کی گئی تھی۔فارا اپنے کمرے میں تھی جبکہ باقی سب لاؤنج میں تھے۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"لالہ کیا ہے یار اب ایک ملاقات نہیں کروا سکتے کیا؟"

طلحہ فارا سے ملنا چاہتا تھا جبکہ ثمامہ مسلسل اس کی بات کو نظر انداز کر رہا تھا۔ طلحہ کی ایک جانب موسی جبکہ دوسری جانب ثمامہ بیٹھا تھا۔

"نہیں۔"

ثمامہ نے اسے ہری جھنڈی دکھائی تھی۔

"لالہ غریب کی دعا لگے گی آپ کو ملوا دیں نا اس چڑیل سے۔"

طلحہ کی آواز دھیمی تھی۔ موسی نے اسے گھورا تھا۔

"تمہیں شرم نہیں آرہی ایک بھائی کی موجودگی میں اس کی بہن سے ملنے کی درخواست کر رہے ہو؟"

موسی نے اسے شرم دلانی چاہی لیکن وہ تو ازلی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔

Urdu Novels Ghar

"میں اپنی بیوی سے ملنے کے لئے بے چین ہوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے کیا؟"

طلحہ نے جواباً اسے گھورا تھا۔

"تمہاری بیوی بہن ہے میری۔"

موسی نے دانت پیسے تھے۔ ثمامہ نے دونوں کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر میں محزل کو آج اس کے میکے لے جاتا ہوں آفٹر آل اس کے کزن کی شادی ہے۔"

طلحہ کی بات پر موسی کے چاروں طبق روشن ہوئے تھے۔ وہ اس کو گھور کر خاموش ہو گیا تھا۔

"ماما موسی بھائی کہہ رہے ہیں کہ محزل میری شادی تک خان حویلی رہے گی کیا واقعی ایسا ہے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

طلحہ نے ہانم کو دیکھتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے تھے جبکہ موسی نے منہ کھول کر اسے دیکھا تھا۔ ثمامہ نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا تھا۔ محزل نے حیرانگی سے اس کی بات کو سنا تھا۔

"سالے میں نے ایسا کب کہا ہے اور محزل کی نند کی بھی شادی ہے تو بہتر ہے وہ اپنے سسرال میں رہ کر تیاری کروائے وہاں تو انفال آپا بھی ہیں۔"

اس سے پہلے ہانم کچھ بولتیں موسی جلدی سے بولا تھا مبادہ کہیں سچ میں نہ لے جائیں۔

"انکل آپ اس عمر میں بھی بہت ہینڈسم لگتے ہیں۔"

اچانک طلحہ کا رخ اسامہ کی جانب ہوا جبکہ سب اس کی بات کا مطلب تھوڑا تھوڑا سمجھ چکے تھے۔

"اس مکھن کے بدلے کیا چاہیے؟"

اسامہ نے اسے مصنوعی گھورتے ہوئے پوچھا۔

"یار فارا سے ملنا ہے مجھے۔۔ آپ لوگ تو ظالم سماج بن کر بیٹھ گئے ہیں ہم دونوں کے درمیان۔"

Urdu Novels Ghar

طلحہ کی بات پر لاؤنج میں ایک لمحے کی خاموشی چھائی تھی اس کے بعد سب کے قہقہے گونجے تھے۔

"شادی کے بعد مل لینا ابھی نہیں۔"

اسامہ نے روعب جھاڑا تو طلحہ نے مسکین سی شکل بنا کر زیب کو دیکھا۔

"ملنے دیں ویسے بھی شوہر ہے اس کا ہم کون ہوتے ہیں روکنے والے۔"

زیب کے حامی بھرتے ہی وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے سیڑھیوں کی جانب بھاگا تھا جبکہ اکثم اس کی حرکت پر ضبط کر کے رہ گئے تھے۔ باقی سب اس کی جلد بازی پر ہنسے تھے۔

فاراجو واش روم سے نائیٹ ڈریس پہن کر باہر نکلی تھی اپنے سامنے طلحہ کو دیکھ کر ساکت رہ گئی تھی۔ اس نے دروازے کی جانب دیکھا جو لاک تھا جبکہ طلحہ بیڈ پر لیٹے فرصت سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ پنک کلر کے سلک کے ٹروازر شرٹ پہنے، بالوں کو دائیں کندھے پر ڈالے، چھوٹے

سے گلابی لب، لمبی گھنی پلکیں جو اس کو دیکھ کر جھک گئی تھیں۔ دو سال میں وہ تھوڑا سا بدل گئی تھی، چہرے پر چمکتی پانی کی بوندیں طلحہ کو خود پر ضبط کرنا مشکل لگنے لگا تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

نظریں جھکا کر وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے پوچھنے لگی۔ طلحہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے مقابل آیا تھا۔ فارا نے ایک نظر اسے دیکھا جو سرخ و سفید رنگت کا مالک، تیکھے نین نقوش لئے، عنابی لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔ہاں دو سالوں میں اس کا قد کچھ بڑھ گیا تھا۔ وہ ہینڈسم تو پہلے ہی تھا لیکن اب دل کی دھڑکن کا مالک بن گیا تھا۔

"تم خوبصورت ہو گئی ہو یا مجھے لگ رہی ہو؟"

طلحہ نے گھمبیر لہجے میں اس سے سوال کیا تھا۔ اس کے سوال پر وہ بمشکل ہی خود کو سنبھال سکی تھی۔ اوپر سے اس کا لہجہ وہ اپنے قدموں کی مضبوطی ڈگمگاتی محسوس کر رہی تھی۔

"دو سال، چار ماہ، پانچ دن، سترہ گھنٹے، چوبیس منٹ اور تقریباً تیس سیکنڈ بعد تمہیں روبرو دیکھ رہا ہوں۔ میری جدائی نے کافی نکھار دیا ہے تمہیں۔"

اس کے ماہ وسال کے حساب پر وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔بے ساختہ ہی اس کا دھیان بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی ڈائری پر گیا تھا جہاں اس نے ماہ سال کا حساب لکھا تھا اور یہ بھی کہ اس عرصے میں اس نے اسے کتنا یاد کیا تھا۔

"آپ نے میری ڈائری پڑھی ہے؟"

فارا نے صدمے کے کیفیت سے نکلتے ہوئے غصے سے پوچھا تھا۔

"جو تمہارا ہے وہ میرا ہے اور جو میرا ہے وہ تمہارا ہے۔اور ویسے بھی کچھ خاص نہیں لکھا تم نے اس میں سوائے اس کے۔۔۔کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا۔فارا ایک سحر میں گرفتار ہوئی تھی۔طلحہ نے اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔فارا ایک دم ہوش میں آ کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔دھڑکنوں کا شور اس کی محبت کی گواہی چیخ چیخ کر دے رہا تھا۔

"سٹاپ اٹ بچی نہیں ہو جو اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہو۔"

طلحہ نے اسے گھورا تھا۔ فارا نے خفگی سے سر جھکا کر مزاحمت ترک کر دی تھی۔

"اب ناراض کیوں ہو رہی ہو؟"

اس کے چہرے کی خفگی پر طلحہ کا دل بے چین ہوا تھا۔ جو بھی تھا وہ مسلسل دو سالوں سے اس کی تنہائی کی ساتھی تھی۔

"مجھے ناراضگی کا حق کہاں دیا ہے آپ نے۔۔۔ اگر اتنی پرواہ ہوتی تو یوں دو سال مجھ سے منہ موڑ کر نہ بیٹھ جاتے۔"

ہنوز سر جھکائے وہ شکوے کرتے ہوئے طلحہ کو خود سے محبت پر مجبور کر رہی تھی۔

"یہ فاصلے تمہاری ضد تھے فارا ورنہ میں تو دو گھنٹے تم سے دور نہ رہتا۔"
اس کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے وہ گھمبیر آواز میں بولتے ہوئے مقابل کی بولتی بند کر گیا تھا۔ لرزتی پلکوں کا رقص، چہرے پر حیا کی لالی، وجود کی کپکپاہٹ سب ہی طلحہ کی ہر حس کو جیسے مبہوت کر گئے تھے۔ وہ جھکا تھا۔ اس کی پسینے سے چمکتی پیشانی پر اپنے تشنہ لب رکھ کر مقابل کو سانس لینے سے جیسے روک گیا تھا۔

"تم زندگی ہو طلحہ اکشم خان کی۔۔۔تمہاری حیا کا یہ دل گرویدہ ہو گیا ہے۔تم سے زیادہ دلکش اس کائنات میں کوئی نہیں ہے اور اس کی گواہی میرے دل کی دھڑکن دے رہی ہے۔ڈیڈ چاہتے تھے پہلے میں گریجویشن مکمل کروں پھر وہ انکل سے ہماری شادی کی بات کریں گے اور مجھے بھی یہی مناسب لگا کیونکہ اگر تم پاس ہوتی تو۔۔۔"

سرگوشیانہ انداز میں بولتے ہوئے وہ اس کی کان کی لو پر اپنے لب مس کرتے ہوئے رکا تھا۔فارا نے بے ساختہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے تھے۔دھڑکنوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔اس کا پور پور سماعت بنا تھا۔اس کا رکنا جیسے دل و دماغ کو ناگزیر گزرا تھا۔

"تو۔"

دھیمی سی سرگوشی کرتے وہ مقابل کو بات مکمل کرنے پر اکسا رہی تھی۔

"تو اب تک میں اپنے ڈیڈ کو دادا بنا چکا ہوتا۔"

طلحہ اس کی لرزتی پلکوں پر لب رکھ کر بولا۔فارا نے سختی سے لب بھینچ کر اسے گھورا تھا۔

"ہٹیں پیچھے باہر سب آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

فارا نے اسے گھورتے ہوئے ناراضگی جتائی تھی۔

"کیا ہوا بچے پسند نہیں ہیں کیا؟"

طلحہ اس کا خود سے دور جانا محسوس کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"پسند ہیں لیکن مجھے ابھی اپنی سٹڈی مکمل کرنی ہے پلیز۔"

فارا نے اصل وجہ بتائی تو وہ مسکرایا۔

"دیکھو وہ تمہیں پڑھنے سے تھوڑی روکیں گے۔ان کو میں سنبھال لوں گا نا۔"

طلحہ نے جان بوجھ کر اسے تنگ کیا۔فارا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کرتے ہیں میں ابھی ماما کو بتاتی ہوں۔"

یہ بول کر وہ کمرے سے نکلتی کہ طلحہ نے قہقہ لگاتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا۔یقیناوہ اس کی آنکھوں میں موجود شرارت کو بھانپ گئی تھی۔

"جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا لیکن پلیز اب اپنے والدین سے کچھ مت بولنا ورنہ وہ مزید میری شادی ڈیلے کر دیں گے۔"

آخری میں وہ ملتجی ہوا تو فارا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"ایک شرط پر نہیں بتائوں گی ان کو کچھ۔"

"کون سی شرط؟"

طلحہ نے مشکوک انداز میں اسے گھورا تھا۔

"میری پڑھائی پر آپ کوئی کمپرومائز نہیں کریں گے۔"

ڈھکے چھپے لفظوں میں وہ فورا مدعے پر آئی تو طلحہ نے اسے گھورا تھا۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"اچھاٹھیک ہے۔"

طلحہ اس کے بالوں پر بوسہ دیتا کہ کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔موسی کی آواز پر وہ دونوں الگ ہوئے تھے۔

"سالے صاحب آپ کے گھر والے آپ کا انتظار کر رہے ہیں جلدی آ جائیں۔"

"ایک یہ اور ایک تم دونوں میرے رومانس کے دشمن ہو۔"
طلحہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا تھا۔
موسی یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ فارا نے مسکرا کر طلحہ کو دیکھا جو اسے گھورتے ہوئے سر پر بوسہ دے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔فارا کھل کر مسکرائی تھی۔بلاشبہ قسمت کا انتخاب اس کے لئے بہترین تھا۔

موسی واش روم سے کپڑے تبدیل کر کے بیڈ پر لیٹا اور محزل کو انتظار کرنے لگا جو شاید جان بوجھ کر اسے انتظار کروانے کے لئے ابھی تک باہر زیب کے پاس بیٹھی تھی۔رات کے بارہ بجے تھے

جب دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ مسکرایا۔ خود کو سوتا ہوا ظاہر کرتے ہوئے بھی وہ اس کے قدموں کی آہٹ کو پہچان رہا تھا جو بالکل اس کے قریب آرہی تھی۔

وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"سالگرہ مبارک ہو۔"

دھیمی سی سرگوشی کرتے ہوئے وہ مقابل کو جیسے زندگی کی نوید سنا رہی تھی۔

"ام تم سے محبت نہیں کر سکا اس عرصے میں۔۔۔ لیکن ام کو تم سے عشق ہو گیا ہے۔ تمہاری ساری پسندیدگی کے مطابق خود کو ڈھالنے کی کوشش کیا ہے ام نے۔ تم ام سے دور تھا مگر دل کے پاس تھا۔ تمہارا دوری ام کو بہت تکلیف دیا ہے۔ ام اب چاہتا ہے کہ تم ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔"

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے وہ جھکی تھی اور اپنے تشنہ لب اس کی پیشانی پر رکھ کر مقابل کو سانس روکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اس کے اظہار پر جہاں وہ سرشار ہوا تھا وہیں اس کے لمس پر وہ جیسے خود کو بھول گیا تھا۔ محزل جیسے ہی پیچھے ہونے لگی موسی نے آنکھیں کھول کر اس کی کمر کے گرد ہاتھ باندھ کر کروٹ بدل لی۔ محزل نے دھیمی مسکراہٹ سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"تم موسی کے لاحاصل سفر کی منزل ہو۔ میرے جینے کا مقصد ہو۔ تمہارے اظہار نے جو توانائی میرے اندر بھری ہے وہیں تمہارے لمس پر دل کی تڑپ بڑھ گئی ہے۔"

اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"تمہاری ان آنکھوں میں اپنا عکس دیکھنے کی خواہش میں نے شدت سے کی ہے اور شکر ہے خدا کا جس نے مجھے زندگی کا سب سے بڑا تحفہ تمہارے ساتھ کی صورت میں دیا ہے۔"

"تم جاگ رہی تھی؟"

محزل نے مصنوعی خفگی سے پوچھا تھا۔

"ہاں جی اور تم بھی جانتی تھی کہ میں جاگ رہا ہوں اس لئے تو مجھے سالگرہ کا گفٹ اپنے عشق کے اظہار کی صورت میں دیا ہے۔"

اس کی دھڑکنوں کا شور سنتے ہوئے وہ جھک کر عقیدت سے اس کی پیشانی پر اپنے لبوں کو رکھتے ہوئے اسے معتبر کر گیا تھا۔ محزل کی پلکیں حیا کے بوجھ تلے جھکی تھیں جبکہ چہرے پر گلال بکھر کر اسے کپکپا گیا تھا۔ لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ سجائے وہ مقابل کو دیکھنے جرت نہیں کر سکی تھی۔

"ام کو کبھی چھوڑ کر مت جانا۔۔۔ ام جی نہیں سکے گا"

محزل کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔

"تمہارے بغیر میری سانسیں کیسے چلے گیں۔۔۔ تم دھڑکن ہو اس دل کی تمہیں خود سے دور کر کے خود کو تکلیف کیسے دے سکتا ہوں۔ مجھ سے محبت کرنا کا شکریہ میری جان۔"

موسی بولتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا جبکہ قسمت دور کھڑی ان کے ملن پر مسکرائی تھی۔

#

فارا اور طلحہ شادی کے بعد ہنی مون پر دبئی جا چکے تھے جبکہ موسی اور محزل زیب اور اسامہ کے پاس تھے۔انفال حسب معمول کیچن میں ثمامہ کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی۔ہانم اور رشیدہ بھی اس کے ساتھ کیچن میں تھیں۔اکثم کل رات سے ہی ہاسپٹل میں تھا۔ثمامہ باہر لاؤنج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب اچانک انفال کا سر چکرایا تھا۔وہ جلدی سے سلیب کو تھام کر ہانم کو پکار گئی تھی۔

"ماما۔"

اس کی پکار پر ہانم جلدی سے اس کی جانب بڑھی تھیں۔اس کا فق چہرہ دیکھ کر وہ شاکڈ رہ گئی تھیں۔

"انفال۔۔۔انفال۔"

ہانم نے دو مرتبہ اس کو پکارا مگر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

"رشیدہ بی جلدی سے چھوٹے خان کو بلائیں۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ہانم اسے کیچن میں موجود چیئر پر بٹھا کر خود ساتھ کھڑی ہو کر بولی تھیں۔رشیدہ بی جلدی سے باہر کی جانب گئی تھیں۔ثمامہ رشیدہ بی کو دیکھنے لگا جو ہانپتے ہوئے اس تک پہنچی تھیں۔

"رشیدہ بی کیا بات ہے آپ اتنا ہانپ کیوں رہی ہیں؟"

ثمامہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"وہ لاڈلے خان۔۔۔۔چھوٹی بہو کو کچھ ہو گیا ہے وہ آنکھیں نہیں کھول رہیں۔"

رشیدہ کے جواب پر ثمامہ کیچن کی جانب دوڑا تھا۔

"ماما کیا ہوا ہے اسے؟"

انفال کا زرد چہرہ دیکھ کر ثمامہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"پتہ نہیں ابھی ناشتہ بنا رہی تھی کہ بے ہوش ہو گئی۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

Urdu Novels Ghar

ہانم کی پریشان آواز پر وہ جلدی سے انفال کو اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ہانم نے ایک لیڈی ڈاکٹر کو کال کر کے گھر پر بلایا تھا۔جبکہ اکشم کو بھی انہوں نے کال کر کے بتادیا تھا کہ انفال کی کنڈیشن کے بارے میں۔انہوں نے آدھے گھنٹے کا پہنچنے کا کہہ کر کال بند کر دی تھی۔ڈاکٹر انفال کا چیک اپ کر رہی تھی جبکہ ثمامہ باہر بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔

"ماما۔۔۔یہ ڈاکٹر باہر کیوں نہیں آ رہی؟"

ثمامہ کی جھنجلائی آواز حویلی میں داخل ہوتے اکشم نے بھی سنی تھی۔اکشم ہانم کے پاس پہنچے جو خود پریشان صورت لئے صوفے پر بیٹھی تھیں۔

"کیا ہوا انفال کو؟"

اکشم کے سوال پر ہانم نے انہیں انفال کے بارے میں بتایا کہ وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔

"ڈاکٹر میری وائف کو کیا ہوا ہے؟"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ ثمامہ جلدی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔اس سے پہلے ڈاکٹر جواب دیتی وہ اپنے کمرے کے اندر چلا گیا تھا۔انفال جو سرخ سی مسکرا رہی تھی ثمامہ کو دیکھ کر سر جھکا گئی۔

"کیوں پریشان کرتی ہو؟اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی۔۔۔اب دیکھو کتنی کمزور لگ رہی ہو۔۔ تمہاری ڈائیٹ کا خیال آج سے میں خود رکھوں گا بہت ہو گئی تمہاری من مانی۔۔۔سوکھ کر لکڑی بنتی جا رہی ہو۔۔ بھلا ایسے بھی کوئی بے ہوش ہوتا ہے جیسے۔۔۔۔"

"بس کر دیں خان۔"

انفال نے بے ساختہ مسکرا کر اس کی زبان کو بریک لگائی تھی۔ثمامہ نے خفگی سے اسے گھورا تھا۔

"تم مجھے تنگ کرنے لگی ہو اب۔"

خفگی سے بول کر وہ خاموش ہو گیا تھا۔

"تنگ تو میں واقعی کروں گی آپ کو لیکن ایسے نہیں۔۔کسی کے ساتھ مل کر۔"

Search on google For More (Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

انفال کی مسکراہٹ پر ثمامہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کانگریجولیشنز فادر ٹوبی۔"

انفال بول کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی تھی جبکہ ثمامہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔ کچھ لمحے لگے تھے حواس بحال کرنے میں۔ وہ مسکرا کر نم آنکھوں سے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

"الحمدللہ۔"

بے ساختہ وہ اللہ کا شکر گزار ہوا تھا۔ ہانم اور اکشم کی آتی آوازوں پر وہ اس دور ہوا تھا۔

"بہت شکریہ میری جان۔"

اس کی پیشانی کو چھو کر وہ اس سے الگ ہوا تھا کیونکہ ہانم اور اکشم اب دستک دے کر اندر داخل ہو رہے تھے۔ خوشیوں نے خان حویلی کا بسیرا کر لیا تھا۔ ہر کوئی اپنی زندگی میں پر سکون ہو چکا تھا۔ زندگی اپنی ڈگر پر چل نکلی تھی۔ انفال نے ایک غلطی کے بعد اپنی زندگی کو سدھار لیا تھا۔ وہیں

Urdu Novels Ghar

ثمامہ نے بھی خود کو اس کے لئے کافی بدل لیا تھا۔ جہاں موسی اور محزل ایک دوسرے کی خوش کا سبب بنے تھے وہیں طلحہ کی توجہ اور محبت فارا کے لئے بڑھتی جا رہی تھی۔ کبھی کبھی ہمیں قسمت کے فیصلے بہت دیر بعد سمجھ آتے ہیں کیونکہ اللہ نے جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے بس انسان کو اس فیصلے کو ماننے میں شاید وقت درکار ہوتا ہے۔ اللہ تب تک بہترین سے نہیں نوازتا جب تک وہ آپ کو کامل یقین والے نہ دیکھ لے۔ امید خدا سے جوڑنے کے بعد انسان کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا اس لئے امید اور یقین صرف اسی ذات پر رکھو کیونکہ اگر اس نے تمہیں بنایا تو یقیناً قسمت بھی بہترین لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

ختم شد۔

Urdu Novels Ghar